پیغام

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قرآن و احادیث در سیف الملوک

کاوش

شہباز علی قادری

پیغام

حضرت میاں محمد بخش رَحمۃُ اللہِ تعَالیٰ عَلَیہ

قُرآن و احادیث دَر سیف الملوک

کاوش بتوفیق الٰہی

شہباز علی قادری

مقصود پبلشرز

جیلانی سنٹر، احاطہ شاہدریاں، اُردو بازار، لاہور

موبائل: 0333-4320521

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازل فرما ۔ اے عظمت اور بزرگی والے ۔(مُستَطرَف ، جلد ا صفحہ ۲۹)

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

ISBN-969-8769-72-7

نام کتاب : پیغام حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کاوش بتوفیق الٰہی : شہباز علی قادری بن محمد اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(بمقام پھرا کھٹانہ تحصیل وضلع گجرات Ph:03006266240)

نظر ثانی : مفتی حامد حسین قادری الشاذلی، پروفیسر عاشق حسین، پروفیسر سعید احمد

خصوصی تعاون : میاں ذوالفقار احمد، کھڑی شریف

اشاعت : 07 ذوالحج 1443ھ کو حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سالانہ عُرس مبارک کے موقع پر

کمپوزنگ : فقیر قادری بن محمد اسماعیل اور محمد سدھیر سائیں

ناشر : مقصود احمد شرقپوری (0333-4320521)

مقصود پبلشرز جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اُردو بازار، لاہور

ہدیہ : 600/- روپے

ملنے کا پتہ : قادری پرفیومر، دربار عالیہ کھڑی شریف

آس امید پبلی کیشنز انڈس وزڈم، شاپ نمبر ۱۳ لوک ورثہ میوزیم، اسلام آباد

آس امید پبلی کیشنز بس سٹاپ دربار کھڑی شریف (03005234006)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بفیضانِ نظر

حضور غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بوسیلہ مُرشد گرامی پیر حیدر شاہ صاحب قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(مشائخ قادریہ، ڈھوڈا شریف گجرات)

تاریخ

پیغامِ حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

افتخارِ شہباز علی قادری

۲۰۲۲ء

کیوں نہ ہو اعلیٰ و بالا یہ کتاب
اس کو شہبازِ علی نے ہے لکھا

کیوں نہ ہو یہ لائق صد احترام
جب حوالہ ہے محمد بخش کا

انتہائی زیرک و دانا تھے جو
حق نے بخشی تھی جنہیں چشمِ رسا

سامنے رکھتے تھے وہ قرآن کو
یاد تھی اُن کو حدیثِ مصطفی ﷺ

اُن کا اِک اِک شعر دانائی سے پُر
اُن کا اِک اِک قول حکمت سے بھرا

اُن کو کہیے شاعرِ فکر آفریں
اُن کو کہیے واعظِ فقر آشنا

دی صدا ہاتف نے "پیغامِ فقیر"
ذکرِ تاریخِ اشاعت جب چھڑا

۱۴۴۳ھ

از قلم

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروسؔ فاروقی

مونیاں شریف ضلع گجرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

{قرآن حکیم پڑھنے اور سمجھنے کی ترغیب}

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ o (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ آیت نمبر ۲)

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا o (سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا o

ترجمہ: اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا۔ (سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ آیت نمبر ۳۰)

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ o

ترجمہ: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔ (سُوْرَۃُ صٓ آیت نمبر ۲۹)

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ ھُدًی وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ o (سُوْرَۃُ یُوْنُسَ آیت نمبر ۵۷)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا o (سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنتساب

والدین مرحومین و مغفورین نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَھُمَا

اور

تمام اُمتِ مسلمہ کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مختصر تعارف	13	غصہ کی مذمت (وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ پڑھ کھاں)	51
﴿باب اوّل﴾ قرآنی آیات مبارکہ سے صراحتاً استدلال	16	امر الٰہی (لَا تَتَحَرَّكَ ذَرَّہ)	54
بارگاہ الٰہی کے آداب (صُمٌّ، بُکۡمٌ، رہن فرشتے)	16	کامیابی کا انحصار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد پر (نَصۡرٌ، مِّنَ اللّٰہِ)	56
معراجُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اَسۡرٰی دا سرگشت سرے تے)	18	اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل (آکھ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ)	57
حُسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (سُرمہ سی مَازَاغَ اَکھیں وِچ)	21	بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی (اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ)	60
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام قرب (قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی تائیں)	23	﴿باب دوم﴾ احادیث مبارکہ سے صراحتاً استدلال	62
شانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ)	24	جس نے طلب کیا پالیا مَنۡ طَلَبَ شَیۡئًا وَ جَدَّ وَجَدَ	62
خلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ	25	خاص پہلے لَا اُحۡصِیۡ کہہ کے	66
بِسۡمِ اللّٰہِ (کر بِسۡمِ اللّٰہِ کھادا کھانا)	26	صاحب لولاک (لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡکَوۡن)	69
اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے وعدہ کی پاسداری (قَالُوۡا بَلٰی کو کیندے بھائی)	31	شانِ علی المرتضیٰ (لَحۡمُكَ لَحۡمِیۡ وَ دَمُّكَ دَمِّیۡ)	72
قرب الٰہی (نَحۡنُ اَقۡرَبُ آپ کو کیندا)	33	مرنے سے پہلے مرنا (مُوۡتُوۡا قَبۡلَ أَنۡ تَمُوۡتُوۡا)	74
امید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت (لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰہِ)	35	مرنے کے بعد اٹھنا (بَعۡثَ بَعۡدَ الۡمَوۡت)	77
ہر دشواری کے ساتھ آسانی (عُسۡرٌ وں یُسۡر غریب نوازی)	37	(فَاطۡلُبۡنِیۡ تَجِدۡنِیۡ)	78
نیکی میں کمال (لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ)	39	اَلۡحَمۡدُ وَ الۡمِنَّةُ لِلّٰہِ	80
اَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی کی برکت (یَا قَادِرُ یَا غَالِبُ کہہ کے)	41	اللہ عَزَّوَجَلَّ والدین سے زیادہ مہربان (أَنَا لِلۡعَبۡدِ أَرۡحَمُ)	82
توحید الٰہی (لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ)	42	دُنیا مسافر خانہ (اَلدُّنۡیَا غَرِیۡبٌ)	84
لَنۡ تَرٰىنِیۡ آکھ اوس تائیں	43	اَلتَّأَنِّیۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ	85
عزت دینے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے (وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ)	44	لِیۡ مَعَ اللّٰہِ وَقۡتٌ	87
علمِ لَدُنی (وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا)	46	چوکیدار جنابی (لَا حَوۡلَ وَلَا پکارن)	89
امانت کا بوجھ (آکھ بَلٰی بلا سہیڑی)	48	نفی اثبات (لَا اِلٰہ دی پھیر بہاری)	91
ایفائے عہد (اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡ)	50	دُنیا کی بے رغبتی (دُنیا تے مَا فِیۡهَا کولوں)	93

143	اختیاراتِ اولیائے کرام	94	تقدیرِ الٰہی (جَفَّ الْقَلَمُ)
145	فضیلت اہل بیت اطہار	95	شجاعتِ علی (ناداں نَادِ عَلِیًّا پڑھیا)
146	حُسنِ اخلاق	97	کلمہء شہادت (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)
147	رزق کی تقسیم	99	﴿باب سوم﴾ **تعلیماتِ قرآنی کے اشارے**
150	جو رب گرسی سو یو ہوسی	100	نکتہ چینی اور طعنہ زنی کی مذمت
151	دُنیا کی بے ثباتی	102	سیدھا راستہ اتباع نبوی ﷺ
153	آہ سحر گاہی	103	علم کی فضیلت و اہمیت
154	ذرہ بھر نیکی و بدی کا حساب	104	درود و سلام کا نذرانہ
155	اخلاص	107	غیبت کی مذمت
158	نورِ مصطفیٰ کریم ﷺ	108	تکبر کی مذمت
160	آخر موت ہے	110	دُنیا فانی
161	آئی باجھ نہ مردا کوئی	114	وسیلہ ذریعہ کامیابی
162	استقامت	117	آمد مصطفیٰ ﷺ کی بشارت
163	کامل عشق خدایا بخشیں	120	فضل الٰہی
167	﴿باب چہارم﴾ **تعلیماتِ احادیث مبارکہ کے اشارے**	122	عاجزی کی فضیلت
168	جے اک آہ درد دی مارن	124	خُودکُشی کی مذمت
170	طہارت کے فوائد	125	احترام آدمیت
171	تشبیہ مرد مومن	126	جھوٹ کی مذمت
172	مومن کی فراست	127	وقت کی قدر
173	مومن، مومن کا آئینہ	129	مساوات کا درس
174	حیا ایمان سے ہے	131	قضاء و قدر
175	شراب حرام ہونے کی وجہ	134	خواہشاتِ نفسانی کی مذمت
176	حُسنِ ادب	136	صبر کی فضیلت
		138	والدین کا مقام
		142	شُکر گزاری

پیش لفظ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و توفیق اور نبی پاک ﷺ کے تصدق سے یہ مختصر سی کاوش پایہ تکمیل کو پہنچی ۔ عارفانہ کلام حضرت میاں محمد بخش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سے دلچسپی اور ذوق ایک تو زمانہ طالب علمی میں ہی ہوگیا جب اپنے والد گرامی محمد اسماعیل بن فضل احمد اور ماموں جی رحمت خان کو اپنے ہی گھر کی بیٹھک میں پرسوز آواز میں کبھی کبھی پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس ذوق کی سیرابی کے لیے والد صاحب کی خریدی ہوئی گھر میں موجود کتاب سفر العشق المعروف سیف الملوک کا تسلسل سے مکمل مطالعہ بھی کیا۔ دوسری وجہ مُرشد گرامی حضرت پیر حیدر شاہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا اپنی روحانی مجالس میں سیف الملوک کو ذوق وشوق سے سننا اور پھر اپنے بیان میں کلام حضرت میاں محمد بخش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو پُرسوز آواز میں پڑھنا میرے ذوق میں اضافے کا باعث بنا۔ اگرچہ اولیائے کرام کے مزارات کی حاضری کا شغف تو میٹرک کے بعد ہی شدت سے ہوگیا تھا۔ جس میں میاں محمد بخش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی بارگاہ میں حاضری بھی بہت بڑی سعادت کا ذریعہ بنتی رہی۔ جن کی خصوصی روحانی توجہ سے ہی یہ ادنیٰ سی کاوش ہوسکی۔

علمی و تحقیقی ذوق میں اضافے کا باعث تقریباً بارہ سال کا وہ قیمتی دورانیہ ہے جو پیارے دوست عاطف سلیم نقشبندی صاحب کے ساتھ راولپنڈی میں گزرے ۔حضرت میاں محمد بخش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے کلام پر یہ کاوش کرنے کے دوران خصوصی طور پر جن احباب کی طرف سے حوصلہ افزائی ہوتی رہی ان میں کرنل سعادت جنجوعہ، پروفیسر سعید احمد، پروفیسر عاشق حسین ،صوفی محمد امین ،سید محمد عبداللہ قادری، حافظ عبدالغفار، میاں محمد ریاض، میاں ساجد، میاں ارشد، تنویر قریشی، ڈاکٹر محمد عارف، ملک محمد یحییٰ اور سید کبیر علی گیلانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات اور جو بھی اس کام میں کسی طرح سے حصہ بنے، تمامی کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مقصود احمد شرقپوری (پبلشر) کا بھی شکر گزار ہوں جو اس کام کو مکمل کرنے کے لیے بہت زیادہ توجہ دلاتے رہے۔ قارئین کے لیے گزارشات:

۱۔ تمام آیات کا ترجمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے شہرہ آفاق ترجمہ کنزالایمان کے مطابق لکھا گیا ہے۔

۲۔ اہل علم و دانش کسی بھی طرح کی غلطی محسوس کریں تو راہنمائی فرما کر شکر گزاری کا موقع فراہم فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی لغزش اور کوتاہی کو معاف فرمائے۔

۳۔ تمام اشعار کے نمبر شمار سیف الملوک سید اجمل حسین میموریل سوسائٹی، لاہور پاکستان مطبوعہ فروری 2002ء کے مطابق ہیں۔

۴۔ اشعار کا متن سیف الملوک کے نسخہ ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۶۹ء مطبع مصطفائی لاہور، (جو دربار کھڑی شریف اور انڈس وزڈم، شاپ نمبر ۱۳ لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میسر ہے) اور نسخہ ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء بہ مطبع سراج المطابع جہلم عکسی قدیمی نسخہ (سیف الملوک اکیڈمی ملک آپٹکس، رشید پلازہ، چوک شہیداں، میرپور آزاد کشمیر میں دستیاب ہے) اور نسخہ در مطبع یونیورسل پریس جہلم کو مدِنظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

از: (شہباز علی قادری پھرا کھٹانہ گجرات 03006266240)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک نظر

اس دُنیا میں اَن گنت انسان آئے اور اپنے اپنے وقت پر اس دُنیا فانی سے رُخصت ہو گئے۔تاریخ کے صفحات پر صرف گنتی کے آدمیوں کے نام ملتے ہیں جو اپنی زندگی میں عوام الناس سے ممتاز رہے اور ایسے کام کر گزرے جنہیں دُنیاوالے یاد رکھتے ہیں۔حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ایک ایسی ہی شخصیت تھے جو ۷ ذوالحج ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۷ء عیسوی کو اس دُنیا سے پردہ فرما گئے مگر اپنا کلام آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک نایاب قیمتی ورثہ اور سدا بہار باغ چھوڑ گئے۔جس کا پھل مخلوق آج بھی کھا رہی ہے گویا آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنی ہی مانگی گئی اس مقبول دُعا کے مصداق ٹھہرے۔

469۔ میں شوہدا مر خاک رلیساں جھل ہجر دی کانی

جے ربّ سچے روشن کیتے رُسن سُخن نشانی

9152۔ جے ربّ سچے رحمت کیتی رہسی باغ اُجالا

مَر کے خاک ہوئے گا عاجز باغ بناون والا

بابا جی حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ پنجابی کے عظیم المرتبت شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ولی کامل ،عارف باللہ ،تصوف،روحانیت اور شریعت کا مکمل ادراک رکھنے والی شخصیت تھے۔سفر العشق (قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال) ،فارسی ادب سے لے کر جس ماہرانہ طریقے سے پنجابی اسلامی ادب میں پیش کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ تقریباًدُنیا کے ہر کونے میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے اشعار کو سوزو گُداز (سُریلی آوازوں) کے ساتھ جب پڑھا جاتا ہے تو سامعین وجد سے جھُوم جاتے ہیں۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے کلام میں حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی کتب فتوح الغیب، الفتح الربانی اور سر الاسرار کے اسباق بھی ملتے ہیں اور شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے افکار بھی ملتے ہیں۔پھر مولانا جلال الدین رومی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی مثنوی، حافظ شیرازی کے دیوان ،شیخ سعدی شیرازی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی مشہور زمانہ کتب گلستان و بوستان اور فرید الدین عطار رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کتاب منطق الطیر کے مضامین سے مماثلت بھی ملتی ہے

اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کثیر کلام عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے افکار کی عکاسی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔اس روحانی قصے میں تصوف ،اسلامی فلسفہ اور قرآن و سنت کی جس انداز میں تفسیر و شرح بیان کی گئی ہے اُس نے اس کتاب کو بلند پایہ آفاقی اور غیر فانی بنا دیا ہے۔یہ کتاب اسلامی ادب اور پنجابی ادب میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔

بابا جی حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس خوبصورت طریقے سے قُران حکیم کی آیات سے استدلال فرما کر عام فہم پنجابی نظم میں اپنی قادر کلامی، عظیم ادبی صلاحیتوں اور اپنے پیر و مُرشد کی نظر کرم سے ایسی سند عطا کر دی کہ یہ علم لدنی کی تخلیق معلوم ہوتی ہے۔کسی بھی اچھے اور اعلیٰ کلام کا پُر تاثیر ہونا اُس کی سچائی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ بتوفیق الٰہی شہباز علی قادری صاحب نے انتہائی محنت ،جانفشانی اور عرق ریزی سے اعلیٰ تحقیق و تخریج سے ایسا مرتب کیا ہے کہ جسے پڑھنے کے بعد بندہ داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔کُل چار ابواب میں تقسیم کر کے پہلے باب میں قُرآن حکیم کی آیات مبارکہ اور دوسرے باب میں احادیث مبارکہ سے صراحتاً استدلال والے اشعار کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جبکہ تیسرے اور چوتھے باب میں چند ایسے موضوعات کے اشعار کو اکٹھا کیا گیا ہے جن میں قُران حکیم اور احادیث مبارکہ کی تعلیمات کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔جس سے مجھ جیسے کم علموں کے فہم و ادراک میں اضافہ اور علمی ضرورت پوری ہوئی ہے۔محبت بھرے انداز سے اشعار کی مناسب تشریح کرنا صاحب کلام سے والہانہ محبت اور عقیدت کا مظہر ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی کاوش ہے کہ جس سے عوام الناس کو حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی مقام و مرتبہ کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔کہ آپ بحیثیت عالم دین کس طرح اپنے منظوم کلام میں قرآن و احادیث سے استدلال فرماتے ہیں۔میں نہ صرف شہباز علی قادری صاحب کو اس کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں بلکہ یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی بابا جی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام پر اس طرح محنت اور خلوص سے کام کرے گا۔تو بابا جی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خاص نظر کرم اس پر ضرور ہو گی۔آخر میں دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس درویش صفت انسان کو صحت و عافیت کے ساتھ ساتھ علومِ نافع ،اخلاص والے اعمال اور برکت والا حلال رزق عطا فرمائے اور بابا جی حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خاص نظر عنایت عطا فرمائے۔امین۔

9410۔ ایس بیڑی دا پُور ہمیشہ شالہ صحیح سلامت
دُنیا اُتے موجاں مانے سُکھی روز قیامت

از: میاں ذوالفقار احمد،کھڑی شریف

چند باتیں

حضرت میاں محمد بخش بن میاں شمس الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کھڑی شریف کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔آپ تقریباً پندرہ کتب اور چندسی حرفیوں کے مصنف ہیں جن میں صرف ایک کتاب تذکرہ مقیمی فارسی نثر میں ہے باقی تمام پنجابی منظوم میں لکھی گئی ہیں۔سب کتب ایک دوسری سے بڑھ کر ہیں مگر سفر العشق المعروف سیف الملوک کا بڑا شہرہ ہوا۔آج کی نشست میں سیف الملوک کے حوالہ سے بات کی جائے گی آپ نے اس کتاب میں قُرآن و احادیث کے متن اور تلمیحات بھی پیش کی ہیں۔جو ان کے اشعار میں موجود ہیں۔

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک عقیدت مند،صاحب ذوق نوجوان شہباز علی قادری بن محمد اسماعیل جن کا تعلق پھرا کھٹانہ نزد فتح پور ضلع گجرات سے ہے۔ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کا امتحان یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے پاس کیا ہے۔جو سلسلہ قادریہ میں پیر حیدر شاہ صاحب قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ڈھوڈا شریف (گجرات) کے دَستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔مشائخ ڈھوڈا شریف کا یہ سلسلہ قادریہ اس طرح سے ہے:۔

''پیر محمد شفیع قادری۔پیر سید امیر قادری۔پیر گُل حسن قادری۔پیر محمد فاضل قادری۔
پیر محمد چراغ علی قادری۔پیر محمد قاسم قادری۔پیر سیّد احمد المعروف میراں شاہ قادری
رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم (بھیرہ شریف) سے ہوتا ہوا سلسلہ وارحضور پیرانِ پیر غوث اعظم شیخ
عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔''

شہباز علی قادری صاحب نے یہ کاوش قُرآن و احادیث دَر سیف الملوک بنام پیغام حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالہ سے ایک تحقیقی کام ترتیب دیا ہے۔کل 85 عنوانات کو چار ابواب میں اس طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔کہ پہلے دو ابواب میں قُرآن و احادیث سے صراحتاً استدلال والے اشعار کو موضوع بحث بنایا ہے۔پھر عنوان سے متعلقہ مفہوم والے اشعار کو بھی مع ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔تیسرے باب میں ایسے موضوعات کے اشعار پیش کیے گئے ہیں جن میں قُرآن حکیم کی تعلیمات کی طرف اشارے ہیں جس میں تفسیری نکات کو مدِنظر رکھا گیا ہے اور چوتھے باب میں چند اُن موضوعات کے اشعار کو جمع کیا گیا ہے جن میں احادیث مبارکہ کی تعلیمات کی طرف اشارے ہیں۔ یہ کام مستقل مزاجی چاہتا تھا۔شہباز علی قادری صاحب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کام کو احسن طریقے سے سرانجام دینے میں کامیابی عطا فرمائی۔یقیناً حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روحانی توجہ اور تصرف کا ہی اثر ہے۔

پہلا ایڈیشن بنام " قُرآنی آیات کے حوالہ جات سیف الملوک میں " 32 صفحات پر مشتمل 115 ویں سالانہ عُرس مبارک حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے موقع پر 7 ذوالحج 1439ھ کو شائع ہوا پھر دوسرا ایڈیشن بنام " قرآن و احادیث کے حوالہ جات سیف الملوک میں " 96 صفحات پر مشتمل 21 ربیع الثانی 1441ھ بمطابق 19 دسمبر 2019ء کو شائع ہوا جس میں کچھ اضافہ جات کے ساتھ ساتھ ایک اضافی باب سیف الملوک میں احادیث مبارکہ کے حوالہ جات کو بھی شامل کیا گیا۔اور ابھی موجودہ کاوش بتوفیق الٰہی مزید دو ابواب کا اضافہ جات کر کے کُل چار ابواب پر مشتمل قُرآن و احادیث دَر سیف الملوک بنام " پیغام حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ " 7 ذوالحج 1443ھ کو 119 ویں سالانہ عُرس مبارک حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے موقع پر تکمیل کو پہنچا جس میں سابقہ دونوں ایڈیشن بھی بطور باب اول و باب دوم شامل کر دیئے گئے ہیں۔اور بفضل تعالیٰ مزید دو ابواب کا اضافہ بھی کیا گیا ہے دُعا ہے کہ یہ تمام تر کاوش اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے ۔حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نظر رحمت کا ذریعہ اور پڑھنے والوں کے لیے نافع بنائے پھر ہم سب اہل ایمان کے لیے دارین کی سعادتوں اور بے حساب بخشش ومغفرت کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نئی کتابوں پر تعارف وتبصرہ پر مشتمل مجلہ نقطہ نظر شش ماہی کے شمارہ 41 جنوری 2022 تا جون 2022 آئی پی ایس پریس انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز،1-نصر چیمبرز،ایم پی سی ایچ ایس،مرکز ای-ایلون/تھری،اسلام آباد کے صفحہ 97اور 98 میں اسی کتاب کے پہلے دو ابواب پر چھپے ہوئے کتابچہ پر تبصرہ کیا گیا ہے جس کا اقتباس یہ ہے۔

"اس کتابچہ میں "سیف الملوک" کے اُن اشعار کی نشاندہی کی گئی ہےٗ جن میں میاں محمد بخش نے قُرآنی آیات اور احادیث نبوی کے حوالے دیے ہیں۔جناب قادری نے اِن اشعار کی مناسب تشریح اور وضاحت کی ہے۔احادیث کی تشریح کرتے ہوئے انھوں نے بعض کے بارے میں بتایا ہے کہ محدثین کے نزدیک یہ احادیث رسول نہیں ہے محض صوفیہ کے اقوال ہیں (صفحات 69،70،84) مگر ان کا جواز بایں الفاظ پیدا کیا گیا ہے۔ "بعض دفعہ صوفیائے کرام وجید اولیائے عظام بعض ایسی احادیث اپنے کشف کے منہج سے جانچ کر نقل فرماتے ہیں جو کہ معتبر کتب احادیث میں موجود نہیں ہوتیں،گو کہ صوفیائے کرام کا کشف ان کے علاوہ پر حجت نہیں مگر اُن کے صحتِ حدیث کے لئے ان کا اپنا کشف کافی ہے جیسا کہ امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک حدیث شریف نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں:"

"اس حدیث میں اگرچہ محدثین کو کلام ہے مگر وہ اہل کشف کے نزدیک درجہ صحت پر فائز ہے۔" (ص 85)

از: سیّد محمد عبداللہ قادری بن سیّد نور محمد قادری (03015031096) چک 15 شمالی ضلع منڈی بہاء الدین (22-06-22)

مختصر تعارف حضرت پیرا شاہ غازی المعروف
دمڑی والی سرکار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه

شجرہ مُرشد: سَیّد شاہ محمد امیر بالا پیر بن سَیّد شاہ محمد مقیم محکم الدین بن شاہ ابو المعالی بن سَیّد نور محمد بن سَیّد بہاءالدین گیلانی المعروف بہاول شیر قلندر گیلانی حجروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم اَجْمَعِين ہیں۔ (سیّد بہاءالدین گیلانی المعروف بہاول شیر قلندر گیلانی حجروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جوکہ حضور غوث اعظم شیخ سَیّد عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی بارھویں پُشت مبارک میں سے بیٹے کی حیثیت سے ہیں)۔ (ماخوذ از تذکرہ مقیمی، حدیقۃ الاولیاء)

سِلسِلہ بیعت: حضرت پیرا شاہ غازی المعروف دمڑی والی سرکار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے مُرشد ہیں سیّد شاہ محمد امیر بالا پیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه، اُنکے مُرشد و والد سَیّد شاہ محمد مقیم محکم الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه، اُنکے مُرشد سَیّد جمالُ اللہ المعروف حیات المیر زندہ پیر جو مُرید و پوتے سرکار غوث اعظم شیخ سَیّد عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے ہیں۔ اس طرح سے دمڑی والی سرکار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا یہ سِلسِلہ بیعت تین واسطوں سے سرکار غوث اعظم شیخ سَیّد عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ تک پہنچتا ہے۔

مشہور خلفاء: سجادہ نشین اور منہ بولا بیٹا، میاں دین محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه (مزار مُرشد کے پہلو میں ہے) اور حضرت حاجی بگا شیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه (مزار درکالی شریف) جن کے خلیفہ میاں بدھو (بدوح) شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اور ان کے خلیفہ سائیں غلام محمد کلروڑی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه (پلیر شریف) جن کے مُرید حضرت میاں محمد بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ہیں۔

وصالِ مُبارک: ۱۱۵۵ھ " زہے پیر مردانِ حق پیرا شاہ" (یعنی حضرت پیرا شاہ قلندر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه مردانِ حق کے بھی پیر ہیں۔ (تذکرہ مقیمی صفحہ ۳۰۷)

عُرس مُرشد: ہر سال ۱۴ شعبان المعظم (شب برأت) کو دربار عالیہ کھڑی شریف

690۔ پیر میرا اوہ دمڑی والا پیرا شاہ قلندر
ہر مشکل وِچ مدد کردا دوہاں جہاناں اندر

212۔ عاجز نردھن اس دے دَر تے لکھ نعامت کھاندے
ہِک دَمڑی دا تحفہ لے کے دیندا دان لکھاں دے

مختصر تعارف حضرت میاں محمد بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

سَن ولادت : (۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۰ء) سفرالعشق المعروف سیف الملوک کے شعر نمبر ۴۶۳ کے مطابق حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ کتاب ۱۲۷۹ھ میں لکھی جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک ۳۳ سال تھی۔جس کے مطابق آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سن ولادت ۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۰ء بنتا ہے۔اس بات کا اظہار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شعر نمبر ۴۶۵ میں اس طرح سے فرمایا ہے:

عمر مصنف دی تد آہی تن داہے تن یکے
بھین وڈی فرماندی ایہو پیتے ربے نوں پکے

والد گرامی: حضرت میاں شمس الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۱۲۶۴ھ)۔(تذکرہ مقیمی صفحہ ۳۴۵)

جائے پیدائش: علاقہ کھڑی کھڑیالی، چک ٹھاکرہ میں (نزد میرپور آزاد کشمیر)

466۔ جہلم گھاٹوں پَربت پاسے میر پورے تھیں دَکھن
کھڑی مُلک وِچ لوڑن جیہڑے طلب بندے دی رَکھن
کھڑی اندر چک ٹھاکرہ، پنڈ وَڈا سَردار
جس وِچ وَسےّ محمداؔ، پیرا شاہ سچیار

(شیریں فرہاد صفحہ ۷۶)

ظاہری بیعت: سائیں غلام محمد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کلروڑی (عرس مبارک ہر سال ۱۳ مارچ کو کلروڑی، پلیر شریف (نزد ڈڈیال آزاد کشمیر) میں منعقد ہوتا ہے)۔

9093۔ مَرد بھَلیرا مُرشد میرا ، شاہ غلام محمد
اہل شریعت اہل طریقت ، وانگ امام محمد

9094۔ محرم حال حقیقت کولوں واقف سی عِرفانوں
پُر تقصیراں نوں تاثیراں ہونون اُس زبانوں

9096۔ صحبت مجلس پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں
ہِک ہِک سخن شریف اوہناں دا کردا محرم رازوں

تصانیف:

قصہ سوہنی مہینوال	(سَن تالیف 1273ھ)	قصہ شیخ صنعان	(سَن تالیف 1274ھ)
تحفہ میراں	(سَن تالیف 1274ھ)	مثنوی نیرنگ عشق	(سَن تالیف 1275ھ)
قصہ شاہ منصور	(سَن تالیف 1275ھ)	شیریں فرہاد	(سَن تالیف 1276ھ)
سیف الملوک	(سَن تالیف 1279ھ)	تحفہ رسولیہ	(سَن تالیف 1281ھ)
قصہ سخی خواص خان	(سَن تالیف 1282ھ)	قصہ مرزا صاحباں	(سَن تالیف 1288ھ)
ہدایت المسلمین	(سَن تالیف 1297ھ)	پنج گنج	(سَن تالیف 1304ھ)
چٹھی ہیر	(سَن تالیف 1315ھ)	تذکرہ مقیمی	(سَن تالیف 1324ھ)

سی حرفیاں، باراں ماہ، گلزار فقر، سسی پنوں

عرس مبارک: ہر سال ۷ ذوالحج کو دربار عالیہ کھڑی شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

وصال مبارک: ۷ ذوالحج ۱۳۲۴ھ (بمطابق ۱۹۰۷ء)۔ (سوانح عمری 1914ء)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شخصیت مبارک کے متعلق مولانا فقیر محمد جہلمی (صاحب حدائق الحنفیہ) نے تقریظ ہدایت المسلمین لکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ ایک فاضل اجل فقیر اکمل ہونے کے علاوہ ایک ولی کامل صاحب کشف و کرامات بھی ہیں ہر چند اس زمانہ میں بہت سے بزرگان دین صاحب سجادہ موجود ہیں لیکن مصنف کتاب ہذا کی لائف کچھ ایسی تھی کہ دیکھنے والوں کو ماننا پڑتا ہے کہ سچ مُچ آپ ولی اللہ ہیں اور صحابہ کرام کا پورا جلوہ آپ میں نظر آتا ہے۔ آپ طمع دُنیا اور نفسانی لالچ سے بالکل پاک وصاف مبرّا اور معرّا تھے۔ سادہ لباس اور نان جویں پر گزارہ تھا۔ شب بیداری اور نفل گزاری گویا آپ ہی کا حصہ تھا۔ عبادت میں کھڑے ہوئے راتیں گزر جاتی تھیں اور قدم مبارک متورّم ہو جاتے تھے۔ آپ کو اپنے مُرشد حضرت پیرا شاہ قلندر دمڑی والا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کچھ ایسی عقیدت تھی کہ آپ کی خانقاہ پر اپنی ریش مبارک سے جھاڑو کیا کرتے تھے۔ (اقتباس تقریظ ہدایت المسلمین صفحہ 150)

ملک محمد قادری جہلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مدح میں فرمایا:۔

آں نورِ حقیقت و طریقت
آں پیشروِ رہِ شریعت

اے حقیقت و طریقت کے نور۔ اے شریعت کے رہرو

(دیوان ملک محمد جہلمی صفحہ 141)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب اوّل:

سیفُ المُلوک (سَفرُ العِشق) میں قرآنی آیات سے اِستدلال

حضور عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی تصنیف لطیف سفرالعشق المعروف سیفُ المُلوک میں ویسے تو بہت سارے مقامات پر قرآن مجید کی تعلیمات اور مضامین مفہوماً و اشارۃً بیان ہوئے ہیں مگر اس باب اول میں جن اشعار کی وضاحت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق خاص سے کی جا رہی ہے ان میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بات سمجھانے کے لیے قرآن مجید کے بعض مقامات سے صراحتاً قرآنی آیات و الفاظ سے استدلال فرمایا ہے۔

﴿بارگاہِ الٰہی کے آداب﴾

43۔ صُمٌّ، بُکْمٌ، رَہن فرشتے کِس طاقت دَم مارے
دَر اُس دے پر عاجز ہو کے ڈَھیندے بزرگ سارے

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی بارگاہ ہے کہ اس (مقدس) بارگاہ میں فرشتوں کو بھی اونچا سانس لینے کی مجال نہیں بلکہ (وہ ادب سے خاموش رہتے ہیں اور) تمام بزرگ عاجزی کے ساتھ اس کی پاک بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

شرح: حضور عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے یہاں سُورَۃُ البَقَرَہ کی آیت نمبر ۱۸ سے دو الفاظ صُمٌّ، بمعنی بہرے (نہ سننے والے) اور بُکۡمٌ" بمعنی گونگے (نہ بولنے والے) خاموشی میں مبالغہ کے اظہار کیلئے استعمال فرمائے جس میں فرشتوں کے آداب بیان فرمائے کہ مقربین فرشتے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قضا و قدر اور امر (حکم) کے سامنے اس طرح خاموش ہیں جیسا کہ صُمّ" بُکۡم" (نہ سننے والے اور نہ بولنے والے ہوتے ہیں) یعنی کوئی دخل اندازی نہیں کرتے اور اونچا سانس بھی نہیں لیتے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اور انہی الفاظ میں حضرت شیخ سعدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بھی اپنی کتاب "بوستان" کے صفحہ نمبر ۷ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کبریائی اور بزرگی کو بیان فرمایا:

بتہدید اگر برکشد تیغ حکم   بمانند کَروبیاں صُمّ" بُکۡم"
بدرگاہ لطف و بزرگیش بر   بزرگاں نہادہ بزرگی زسَر

ترجمہ: دھمکانے کے لیے اگر حکم کی تلوار سونتے تو مقرب فرشتے بھی صُمٌّ بُکمٌ (نہ سننے والے نہ بولنے والے) ہو جائیں۔اس کی مہربانی اور بزرگی کی درگاہ میں بزرگوں نے اپنے سَر سے بزرگی اُتار پھینکی۔(بوستان سعدی مترجم صفحہ ۷)

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک اَور جگہ انہی قرآنی الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے محبوب کی صورت کا دیدار کرنے والے عاشق کی کیفیت کو اس طرح بیان فرمایا۔

4948۔ تروڑے طاقت تَران وجودوں دہشت تیغ الَم دی
صُمٌّ بُکمٌّ ہوئی محمّد صورت ویکھ صَنم دی

محبوب کے غم کی تلوار کی دہشت (خوف) سے جسم کی طاقت میں کمی آجاتی ہے اور پہلے دیدار یار سے زبان گُنگ (خاموش) ہو جاتی ہے۔

46۔ بادشہاں دے شاہ اُس اَگے منہ مَلدے وِچ خاکاں
اوگنہار کہایا اوتھے سچیاں صافاں پاکاں

بادشاہوں کے بادشاہ اُس پاک بارگاہ کے سامنے زمین پر پیشانی رگڑتے ہیں (یعنی عاجزی کیساتھ سجدہ ریزی کرتے ہیں) اور پاکباز، سچی ہستیوں نے بھی عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

80۔ ہر جائی نہیں چلدی بھائی جبھے دی چترائی
کَن ڈورے جبھ گنگی ہوندی جاں کوئی جاگہ آئی

ہر جگہ پر زُبان کی چترائی نہیں چلتی بلکہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاک بارگاہ کی بات آتی ہے تو وہاں پر (ادب کا یہ مقام ہے کہ) زُبان خاموش ہو جاتی ہے اور کان ایسے ہو جاتے ہیں جیسے نہ سننے والے ہوں۔

6607۔ جو دانشور اَکھیں والا وَنج تیرے تک پوہتا
اَنھاں ڈورا ہویا شتابی حُسن ڈِٹھوس جاں بوہتا

جو بھی صاحب بصیرت دانشمند تیری بارگاہ عالیہ میں پہنچا تو حسن کے کمال کو جب دیکھا تو خاموش ہوگیا۔

﴿ معراجُ النبی ﷺ ﴾

120۔ اَسْرٰی دا سَر گَشت سرے تے اَفسر سی لَولاکی
طٰہٰ تے یٰسٓ پھُلاں دا سہرا شرم تے پاکی

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر مبارک پر (لفظ) اَسْرٰی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سیر کرانے کے انعام) کا تاج سجایا اور شان لولاکی (کہ اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کوئی چیز پیدا نہ کرتا) کی سرداری عطا فرمائی یعنی آپ ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں (ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد سرکار دو عالَم ﷺ ہیں) اور طٰہٰ اور یٰسٓ کے پھولوں کے ساتھ شرم وحیا اور پاکیزگی کا سہرا عطا فرمایا۔

شرح: حضور عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اس نعتیہ شعر میں سرکار دو عالَم ﷺ کا معجزہ معراج مبارک بیان فرما رہے ہیں جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اس طرح فرمایا ہے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝ (سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی۔ کہ ہم اُسے اپنی (قدرت کی) عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا، دیکھتا ہے۔

حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اسی لفظ اَسْرٰی کا سہارا لیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَر مبارک پر اَسْرٰی کا تاج سجایا اور فرمایا کہ آپ ﷺ ایسے افسر لولاکی ہیں کہ جن کے سبب سے ساری مخلوقات کو پیدا فرمایا گیا ہے اور یہ اشارہ اس حدیث قُدسی کی طرف ہے۔

"لَوۡلَاكَ مَا خَلَقۡتُ الدُّنۡیَا" (فوائد ابن الصلت وابی احمد الفرضی جلد ۱ صفحہ ۶۹ حدیث نمبر ۳۷)

ترجمہ: اے محبوب اگر آپ ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

زیر بحث شعر میں عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے سرکار دو عالَم ﷺ کی شرم وحیا اور پاکیزگی کو ایسے سہرا سے تشبیہہ دی جس کو طٰہٰ اور یٰسٓ کے پھولوں سے بنایا سجایا گیا ہو۔ حروف مقطعات، طٰہٰ اور یٰسٓ قرآن مجید کی دو سورتوں کے نام ہونے کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صفاتی نام بھی ہیں۔ اسم طٰہٰ

کے متعلق سرکار دو عالَم ﷺ نے خود فرمایا کہ قرآن پاک میں میرے سات نام ہیں ان میں سے ایک طٰہٰ جس کے معنی مفسرین نے مختلف بیان فرمائے ان میں سے دو جنہیں علامہ محمد مہدی فاسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے المطالع المسرات شرح دلائل الخیرات کے صفحہ ۲۰۱ پر اس طرح نقل فرمایا:

۱۔ طاء سے طاہر (پاکیزہ) اور ھاء سے ھادی (ہدایت دینے والے)

۲۔ ابجد کے حساب سے ط کے نو (۹) اور ہ کے پانچ (۵) عدد ہیں، جن کا مجموعہ چودہ ہے۔ حضور ﷺ کو چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ سرکار دو عالَم ﷺ نے خود فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرے دس نام ہیں۔ ان میں سے یٰسٓ ذکر فرمایا بمعنی اے تمام انسانوں کے سردار (یا سید البشر) اور امام محمد بن یوسف الصالحی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنی کتاب سُبل الھدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد میں طٰہٰ کے معنی اس طرح لکھے ہیں: "یعنی اے وہ ذات والا جو عیوب اور گناہوں سے پاک ہے۔ اے وہ ذات جو ہر بھلائی کی طرف راہ نمائی کرنے والی ہے۔" (سُبل الھدیٰ والرشاد فی سیرت خیرُ العباد جلد ۱ صفحہ ۴۷۱)

مذکورہ بالا شعر حضرت شیخ سعدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے اس شعر کی مکمل تائید کرتا ہے۔ (بوستان سعدی صفحہ ۱۰)

ترا عزِ لولاک تمکیں بس ست
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس ست

ترجمہ: آپ ﷺ کو لولاک کی عزت کافی ہے۔ آپ ﷺ کی تعریف طٰہٰ اور یٰسٓ کافی ہے۔

انہی قرآنی الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے سرکار دو عالَم ﷺ کی شان میں مزید فرمایا:۔

154۔ سُخن نہیں کوئی ہوندا میں تھیں ، تیری شان قدر دا
طٰہٰ تے یٰسٓ الٰہی صِفت تُساڈی کردا

یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ آپ ﷺ کی قدر و منزلت (شان) کو بیان کرسکوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ ﷺ کی شان طٰہٰ اور یٰسٓ کہہ کر خود بیان فرما رہا ہے۔

109۔ آئی رات مبارک والی بھاگ اساڈے جاگے
سجناں تے خوش مُشکاں ڈُلیاں دُشمن سر سہاگے

معراج کی مبارک رات آئی تو ہماری قسمت جھاگ اُٹھی دوستوں پر خوشبوؤں کا چھڑکاؤ ہوا۔ امتیوں کے سر فخر

سے بلند ہوئے جبکہ دشمنوں کے سر ذلت اور رسوائی سے مغلوب ہوئے۔

113۔ لوح قلم اسماناں زمیناں دوزخ جنت تائیں
کرسی عرش معلیٰ ویکھیں سیر کریں سبھ جائیں

معراج کی مبارک رات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب ﷺ کو لوح و قلم اور زمین و آسمان کی سیر کرائی پھر کُرسی عرش معلیٰ کا نظارہ کرایا۔

114۔ عزت قُرب تُساڈا ویکھن حوراں مَلک پیارے
نالے روح نبیّاں سندے ہوون سلامی سارے

اے میرے محبوب آج شب معراج حوریں اور فرشتے آپ ﷺ کی عزت اور قُرب کو دیکھ لیں اور پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی سلامی پیش کرلیں

117۔ ہویا سوار بُراقے اُتے اوہ سلطان عرب دا
چائی واگ محبت والی ٹریا راہ طلب دا

خاص سواری بُراق جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے اس پر سواری فرمائی اور اپنے مالک و مولا کے دیدار کے لیے محبت اور شوق سے روانہ ہوئے۔

118۔ لے لے نذراں مِلدے اَگوں روح تمام نبیاں
خدمت اندر حاضر ہوئے بدھے لک ولیاں

معراج شریف کے موقع پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام حاضر خدمت ہوئے اور اولیائے کرام بھی ہدیئے تحفے لے کر پیش خدمت کرنے کے لیے کمر بستہ تھے۔

119۔ سَے سنگار کیتے سبھ حوراں منگل گانون کھلیاں
اج جنجاں دا لاڑا آیا مَل مَل رکھو گلیاں

حوریں اپنے حُسن و جمال کا سنگار کیے ہوئے پیارے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کررہی تھیں اور صاحب لولاک شب اسری کے دولہا ﷺ کی خاطر انتظار میں صف بہ صف کھڑی تھیں۔

﴿حُسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم﴾

121۔ سوہنی جھنڈ معنبر سر تے چمکے نور دُخانوں
سُرمہ سی مَا زَاغَ اَکھیں وِچ گل تعویذ قرآنوں

ترجمہ: سرکار دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر اقدس پر خوشبو دار خوبصورت زُلفیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور مبارک کی چمک سے تمام دُخان (دھواں بمعنی اندھیرے، تاریکیاں) ختم ہوگئی ہیں اور ہر طرف نور ہی نور ہوگیا ہے۔ مبارک آنکھوں میں مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی) کا سُرمہ ہے اور گلے (گردن مبارک) میں قرآن پاک کا تعویذ (حفاظت نامہ) ہے۔ یعنی قرآن کی صورت میں حفاظت الٰہی گلے مبارک میں حمائل ہے۔

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سرکار دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوبصورت خوشبو دار زُلفوں کا اور آنکھوں کا جن میں مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی) کا سرمہ ہو ذکر فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ قرآن مجید سورۃ المائدہ آیت نمبر 67 میں ارشاد فرمایا۔ اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

شعر کے دوسرا مصرعہ میں اشارہ اس آیت مبارکہ کی طرف ہے۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ آیت نمبر ۱۷) ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

102۔ پاک جمال اوہدے نوں سِکدے روح نبیاں سَندے
حوراں مَلک انہاندی خاطر خدمت کارن بندے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک جمال کو دیکھنے کے لیے ارواحِ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) منتظر ہیں۔ فرشتے اور حُوریں خدمت کے لیے منتظر ہیں۔

104۔ حُسن بازار اوہدے سَے یوسف بَردے ہو وَکاندے
ذُوالقرنین سلیمان علیہ السلام جیہے خدمت گار کہاندے

امام الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن کے بازار میں سَے یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) بَردے (غلام)

ہووَ کاندے (صدقے ہوتے ہیں)، ذُوالقرنین (عَلَیۡہِ السَّلَام) اور سلیمان (عَلَیۡہِ السَّلَام) جیسے خدمت گار کہلاتے ہیں۔

115۔ دوزخ جنت وِچ اسماناں جو خَلق اللہ جلّ جلالہٗ وَسدی

پاک جمال تُساڈے کارن ہر دی جان تَرسدی

جنت، دوزخ اور آسمانوں میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق رہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال پاک (حُسن مبارک) کو دیکھنے کے لیے ہر ایک کی جان تَرستی ہے۔

116۔ ویکھ جمال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میرے دا صدقے صدقے جاون

شرف سعادت پاون سارے شُکر بجا لیاون

میرے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حُسن و جمال دیکھ کر قربان ہونے کو ہر کوئی تیار ہے۔ دیدار مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرف یابی کی بہت بڑی سعادت کو حاصل کر کے ہر کوئی شُکر ادا کرتا ہے۔

130۔ ایسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنہاں دا والی سو اُمت کیوں جھُرسی

عیب گناہ خطائیاں بابت کیوں دوزخ وَل ٹُرسی

اتنی عظمت والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت اپنے عیوب و خطاؤں کی وجہ سے دوزخ کی طرف نہیں جائے گی۔ (بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت سے بخشی جائے گی)۔

6165۔ لکھ یوسف علیہ السلام اُس وال نہ جیہا ہوگ جوان اجیہا

دِن دِن روپ زیادہ چڑھسی کدے نہ تھیسی بیہا

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے حسن و جمال کے مالک ہیں) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زُلف مبارک کے حُسن پر یوسف علیہ السلام فخر کریں گے اور ہر آنے والے دِن میں اعلیٰ اور نئی شان کے ساتھ حُسن بڑھتا ہی جائے گا۔

6166۔ حُور فرشتے عاشق ہوسن صورت ویکھ پیاری

سَبھ تھیں بے پرواہ ہوئے گا نال ربے دی یاری

پیاری صورت مبارک کو دیکھ کر حوریں اور فرشتے عاشق ہوں گے۔ رب کریم کے ساتھ مقام محبوبیت پر فائز ہو کر ہر کسی سے بے نیاز ہو گا۔ (پہلی کتابوں میں شانِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں پیش گوئیاں)

﴿نبی پاک ﷺ کا مقام قُرب﴾

128۔ سبھ کسے تھیں گئے اگیرے چاء چاء پردے نُوری
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تائیں پایا شان حُضوری

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ (شب معراج کو) تمام نورانی پردوں کو اٹھاتے ہوئے ہر ایک سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ عالیہ میں (اتنے قریب ہوئے) کہ اس جلوے اور اس محبوب ﷺ میں قوسین کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔

شرح: حضور عارف کامل رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے مذکورہ بالا شعر میں نبی پاک ﷺ کے مقام قرب الٰہی کو بیان فرمایا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شب معراج اپنے حبیب ﷺ کو انتہائی قرب عطا فرما کر اپنے دیدار سے بھی نوازا اور انعامات و تحائف بھی عطا کیے۔ جس کا ذکر قرآن حکیم میں سُوْرَۃُ النَّجْمِ کی آیت نمبر ۹ میں اس طرح فرمایا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ آیت نمبر ۹)

ترجمہ: تو اس جلوے اور اس محبوب (ﷺ) میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

108۔ دہ سے سَد جنہاں نوں ہویا نیڑے آء پیارا
نعت انہاں دی کے کجھ لکھے شاعر اوگنہارا

جس ہستی مبارک کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے محبت سے بُلایا گیا۔ یہ شاعر اوگنہارا اُن کی نعت کیسے بیان کرے

6168۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اُس نوں کول بلاسی عَرشوں چاڑھ اگیرے
یاراں ہار کلام کرے گا تم میرے ہَم تیرے

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب ﷺ کو عرش سے آگے بُلا کر دوستوں کی طرح کلام فرمائے گا کہ آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کا محب ہوں۔

129۔ جانی نال ملے دِل جانی وِتھ نہ رہیّا ذرہ
خِلعت تحفے ہدیئے لے کے آئے فیر مُقرّہ

﴿شانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ﴾

133۔ پیر مُرید صدیق اکبر سَن پہلے یار پیارے
حق جنہاں دے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ

ترجمہ: صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ﷺ کے مریدوں میں سے ایسے بزرگ ترین پہلے پیارے دوست ہیں کہ جن کے حق میں (ان کی رفاقت اور صحابیت کی گواہی) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کلام میں اس طرح فرمائی ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ "صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے۔"

شرح: عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا ذکر فرمایا تو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکرِ خیر "صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کے لقب سے فرمایا اور یہی اہل سنت و جماعت کے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے۔ جو اسلام قبول کرنے والے اولین میں سے ہیں اور خلافت راشدہ میں بھی خلیفہ اول ہیں جن کی شان أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ (انبیاء کے بعد سب سے افضل) ہے۔ جن کی صحابیت کی گواہی خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد فرمائی جس کا انکار قرآنی نَص کا انکار ہے اور اسی آیت مبارک کی طرف عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اشارہ فرما رہے ہیں:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

(سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب (نبی پاک ﷺ) اپنے دوست (سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے فرماتے تھے غم نہ کھا۔ بے شک (یقیناً) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ساتھ ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان صدیقیت سے متعلق سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۳۳ کی تفسیر میں امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (سُوْرَۃُ الزُّمَرِ آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے۔ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔

اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ سچ لانے والے سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں اور تصدیق کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (کتاب الکبائر صفحہ ۴۷۶)

﴿خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُم﴾

6174۔ اِک صدیق اک عادل ہوسی اِک سخی لکھ داتا
چوتھا شاہ مرداں دا ہوسی نال عشق مدھ ماتا

ترجمہ: (خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے ایک کا لقب صِدیق، ایک کا عادل، ایک کا سخی ہو گا اور چوتھے خلیفہ شاہِ مَرداں (شجاعت کے پیکر)، عشق حقیقی کے ذوق سے سرشار ہوں گے۔

134۔ یار دوجا فاروق عمر سی عدل کیتا جس چھڑ کے
ایہہ شیطان رجیم رُلایا پنجے اندر پھڑ کے

دوسرے دوست امیر المومنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنہوں نے عدل وانصاف کا حق ادا کیا اور شیطان مردود کو ہاتھ میں پکڑ کر رسوا (ذلیل) کیا۔

135۔ شب بیدار غنی سی تریجا جامع جو قرآنی
عثمان ذوالنورین پیارا مہتر یوسف ثانی

136۔ چوتھا یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی
دُلدُل دا اسوار علی ہے حیدر شیر حقانی

6182۔ نوکر جس دے ایسے ہوسن واہ سلطان اوہناں دا
نُوری بدن مبارک ہوسی سَرور شاہ شہاں دا

(یہاں کُتب سابقہ میں لکھی گئی خُلفائے راشدِین کی صفات کے حوالے سے بیان چل رہا ہے) تیسرے خلیفہ شب بیدار، سخی، جامع القرآن اور یوسف ثانی سیدنا عثمان ذوالنورین ابن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ جبکہ خاص دل کے جانی، پیارے بھائی، دُلدل کے اسوار، حیدر کرار اور شیر حقانی چوتھے خلیفہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ جس آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اتنی زیادہ صفات عالیہ کے حامل ہیں ان کے سلطان کی تو پھر کیا بات ہے۔ جن کا بدن مبارک نورانی ہے اور شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں۔

﴿بِسمِ اللہ﴾

210۔ بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ اگوں مدح مبارک آئی
ہادی مُرشد دی جس دُولے چارے کوٹ نوائی

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع ، اب ہدایت دینے والے ، اُس دولہا مُرشد کی تعریف مبارک آئی ہے جس کی دھوم چاروں طرف ہے۔

3597۔ جے اوہ قدم اکھیں تے رَکھے سبھ آکھن بِسمِ اللہ
ہر کوئی دے دعائیں دِل تھیں، کوئی نہ کردا گِلہ

اگر وہ اپنا قدم کسی کی آنکھوں پر رکھے تو ہر کوئی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بِسمِ اللہ کہتا ہے ۔کوئی بھی شکوہ نہیں کرتا بلکہ دِل سے دُعا دیتا ہے ۔

4811۔ ملکہ نے فرمایا اگوں بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ
لگی آس ہویاں دِل خوشیاں شُکر اَلحَمدُ لِلّٰہِ

ملکہ (خاتوں) نے فرمایا بِسمِ اللہ ، بِسمِ اللہ ، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا شُکر ہے ، امید لگنے سے دِل کو خوشی ہوئی ہے۔

5458۔ بِسمِ اللہ وَالحَمدُ لِلّٰہِ کہیا سیف الملوکے
آتش شوق میرے دی تُدھ وَل ، بھخ پئی سَنگ پھُوکے

سیف الملوک نے بِسمِ اللہ وَالحَمدُ لِلّٰہِ پڑھ کر (شُکر ادا کرتے ہوئے) کہا کہ میرے شوق کی آتش (آگ) پھونک کیساتھ تیری طرف جا کر بھڑک چکی ہے (یعنی تیرے دِل میں بھی اُس کا اثر ہو چکا ہے)۔

4251۔ کاتب لوح قلم دے لکھیا حکمت دی تدبیروں
وِچ بِسمِ اللہِ اللہُ اَکبَرُ الف ذبح تکبیروں

لوح وقلم کے لکھنے والے (مالک ومولا) نے اپنی حکمت کی تدبیر سے (سب کچھ) لکھ دیا ہے۔ اور پری کے حُسن میں ایسی تاثیر رکھی گئی ہے کہ جو دیکھے ایسا مدہوش ہو جائے گویا مُرغِ بسمل ہے۔

4447۔ کر بِسْمِ اللہ کھاہدا کھانا سیف ملوک شاہزادے
شُکر بجا لیاندا ربّ دا حدوں بہت زیادے

کھانا کھانے کے آداب (بِسْمِ اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے) ارشاد فرماتے ہیں کہ سیف الملوک شہزادے نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا اور کھانے کے بعد اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا بے حد شُکر ادا کیا۔

5643۔ جھلیا اُٹھ سلام پری نے کر عزّت تے پایا
بِسْمِ اللہ بِسْمِ اللہ کہندی جیوٗ آیا جیوٗ آیا

پری نے عزت کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید کے طور پر بِسْمِ اللہ، بِسْمِ اللہ کہتے ہوئے کہا جی آیا، جی آیا۔

5679۔ بِسْمِ اللہ کر پھڑیا ہتھوں صاف بلوری کاسہ
جاں پیتا جند پئی نوَیں سَر سُستی رہی نہ ماسہ

بِسْمِ اللہ کر کے (سیف الملوک) نے شیشے کے صاف پیالہ کو پکڑ کر جونہی پیا (تو جسم) میں نئے سرے سے جان پڑ گئی اور ذرہ بھر بھی سستی باقی نہ رہی۔

8349۔ سالڑیاں لے آئیاں چوُری تھالڑیاں ایہ لاہیاں
کر بِسْمِ اللہ کھا مہراجا نَالے وَنڈ گراہیاں

سالڑیاں (بیوی کی بھینیں) تھالیوں (پلیٹوں) میں چوُری لے کر آئی ہیں۔(اے) مہراجا (دولہے) بِسْمِ اللہ کر کے (خود بھی) کھا اور (دوسروں) کو بھی لُقمے تقسیم کر۔

1999۔ بِسْمِ اللہ، بِسْمِ اللہ کر کے اوپر تخت بہایا
آپوں بھی چڑھ بیٹھی کولے چَن نوں گرہیوں لایا

بِسۡمِ اللہ،بِسۡمِ اللہ کر کے تخت کے اوپر بٹھایا پھر خود بھی تخت پر ساتھ بیٹھ کر چاند کو گرہن لگا دیا۔(یعنی اس اعلیٰ حسن کے سامنے چاند کی روشنی مدھم پڑ گئی)

2362۔ اعظم اسم مبارک پڑھیا قُفل اتارے دَر دے
کر بِسۡمِ اللہ اندر وڑیا کردا سیر اندر دے

اسم اعظم (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اسم ذات) مبارک پڑھ کر دروازے کے تالے توڑ ڈالے اور بِسۡمِ اللہ پڑھ کر (قلعہ اسفند باش کے) اندر داخل ہوا اور اندرونی منظر کا سیر کیا۔

2400۔ کر بِسۡمِ اللہ چائے لُقمہ جو کجھ حد ادب دی
کھا لیا جو خواہش آہی حمد گزاری رب دی

بِسۡمِ اللہ کر کے لقمہ اٹھائے جو کہ ادب کی حد ہے (یعنی لقمہ اٹھانے سے پہلے بِسۡمِ اللہ پڑھتا)۔ اپنی خواہش (طلب کے مطابق) کھانا کھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔

2410۔ تیویں سیف الملوکے تائیں واوَ چت کھِلایا
بِسۡمِ اللہ پڑھ اوس مکانوں پَیر اگیرے پایا

(جس طرح صبح کی ہوا سے پھول کی کلی کھِل جاتی ہے) اسی طرح سیف الملوک کے دِل کی کلی کو ہوا نے کھِلا دیا بِسۡمِ اللہ پڑھ کر اس مکان سے پاؤں آگے رکھا۔

7074۔ دوہاں گلاں تھیں جو تُدھ بھاوے کر اللہ بِسۡمِ اللہ
ڈِھل کہی منہ طرف اساڈی دَھر اللہ بِسۡمِ اللہ

ہاشم شاہ نے شاہ شاہپال کو خط کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ دو باتوں (صلح یا جنگ) میں سے جو چاہے، کر توقف کس بات کی، ہماری طرف آ۔

7726۔ بِسۡمِ اللہ ، بِسۡمِ اللہ شاہا ایہو اساڈی مرضی
اسے مطلب کارن ہتھوں اَسیں تیرے وَل عرضی

(شاہ شاہپال کی بہن، والدہ اور زوجہ کہنے لگیں کہ) بِسۡمِ اللہ،بِسۡمِ اللہ شاہا یہی ہماری مرضی بھی ہے بلکہ ہم تو

خود اسی کام کے لیے تیرے پاس عرض کرنے کے لیے حاضر ہونا چاہتی تھیں۔

7734۔ ایہ صلاح بدیع جمالے بہت پسند لیاندی
بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ اگوں شابش دے فرماندی

یہ مشورہ بدیع جمال نے بہت پسند فرمایا۔ بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ شاباش دے کر فرمانے لگی۔

7740۔ بِسمِ اللہ جیو آئی بھینا کول اساڈے بہو کھاں
سیف ملوک کتھے کجھ اُس دی حال حقیقت کہو کھاں

(شاہ شاہپال نے اپنی بہن سرو بانو سے کہا کہ) بِسمِ اللہ، بِسمِ اللہ جی آیاں نوں بہنیں ہمارے پاس بیٹھ اور سیف الملوک کہاں ہے اس کا کچھ حال وحقیقت بیان کر۔

7990۔ کر بِسمِ اللہ پٹیا شاہے رُقعہ بند سجن دا
آئی بوء اشنائی والی کھڑیا غُنچہ مَن دا

محبوب کے بند رُقعہ کو بِسمِ اللہ پڑھ کر شاہ نے کھولا تو محبت کی خوشبو آنے سے دِل کا غنچہ کِھل گیا۔

8391۔ بِسمِ اللہ میں گھولی صدقے آکھ پری بھی اُٹھی
باہوں پکڑ بہائیوس سیجے تیغ عِشق دی کُٹھی

بِسمِ اللہ میں تجھ پر قربان، کہتے ہوئے پری کہہ کر اُٹھی اور عشق کی تلوار سے کُٹھی ہوئی (ذبح کی گئی) نے (سیف الملوک) کو بازوں سے پکڑ کر سیج پر بٹھایا۔

8272۔ مائی باپ مبارک جھلی، خوشیاں رہیا نہ بنّاں
بِسمِ اللہ بِسمِ اللہ پڑھ کے، کھارے چڑھیا بنّاں

والدین نے مبارک قبول کی، خوشیوں کی حد نہ رہی بِسمِ اللہ پڑھ کر دولہا کھارے (شادی کے دن کی ایک رسم) بیٹھا۔

8277۔ مَل مَل نائی وضو کرایا وَٹناں تیل ملایا
کر بِسۡمِ اللہ تے پڑھ کلمہ پانی اَنگ لگایا

خوب طریقے سے حجام نے وضو کروایااور وَٹناں (جسم کوصاف کرنے کے لیے چھوٹا سا پتھر) استعمال کیا اور بالوں پر تیل (خوشبو وغیرہ) لگایا۔ بِسۡمِ اللہ اورکلمہءطیبہ پڑھ کر پانی جسم پر لگایا۔

شرح: حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مذکورہ بالاتمام اشعار میں بِسۡمِ اللہ شریف کومختلف مقامات پر موقع ومحل کی مناسبت سے ذکر فرمایا ہے۔ جو قرآن حکیم میں سورتوں کے آغاز پر آنے کے علاوہ ان دو مقامات پر آئی ہے۔

وَ قَالَ ارۡکَبُوۡا فِیۡہَا بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝

(سُوۡرَۃُ ھُودِ آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ: اور بولا اس میں سوار ہو، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا ربّ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ۙ (سُوۡرَۃُ النَّمۡلِ آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: بےشک وہ سلیمان (عَلَیۡہِ السَّلَام) کی طرف سے ہے اور بےشک وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے ہے جونہایت مہربان رحم والا ۔

سرکارِمکّہ مکرّمہ،سردارِمدینہ منوّرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" جوبھی اہم کام بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے"۔

(اَلدُّرُّ الۡمَنۡثُور ج ۱ ص ۲۶)

6973۔ اوّل نام ربّے دا لِکھاں نامے دا سرنامہ
ننگا رُوح بندے دا کجیوس بخش جُثے دا جامہ

ہر تحریر کا حُسن اس بات میں ہے کہ اس کا آغاز اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقدس نام سے کیا جائے۔جس نے ہر انسان کی روح کو جسم کا غلاف عطا کر کے ساتھ پردے میں رکھا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کی پاسداری﴾

499۔ کَن آواز پَوے ہر وَیلے پہلے قَول اَلَسْتُوں
قَالُوۡا بَلٰی کوکیندے بھائی اَوسے ذَوقوں مَستوں

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پہلے دن کے قول اَلَسْتُ بِرَبِّکُمۡ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) کا آواز (حقیقی عاشقوں) کے کانوں میں ہر وقت گونج رہا ہے(وہ بھولے ہوئے نہیں ہیں)اور جو اس وقت جواب دیا تھا قَالُوۡا بَلٰی (کیوں نہیں؟) (ہاں تو ہمارا رب ہے) اسی ذوق و مستی کے ساتھ آج بھی جواب دے رہے ہیں۔

شرح: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی پشت سے ان کی ذُریت نکالی اور ان سے عہد لیا جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ کی آیت نمبر ۱۷۲ میں فرمایا ہے۔ اور اسی کی طرف حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا اشارہ ہے:

وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ اَشۡہَدَہُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ۚۛ شَہِدۡنَا ۚۛ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ ہٰذَا غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۷۲﴾ (سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ آیت نمبر ۱۷۲)

ترجمہ: اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یاد کرو جب تمھارے رب نے اولاد آدم کی پُشت سے ان کی نسل نکالی اور انھیں خود ان پر گواہ کیا (اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب بولے (قَالُوۡا بَلٰی) کیوں نہیں؟ (ہاں تو ہمارا رب ہے) ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو، کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ عاشقانِ حقیقی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان میں ایک صفت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے رب کریم سے روز ازل کیے گئے وعدے کو کبھی بھی بھولتے نہیں ہیں یعنی اپنے مالک حقیقی سے کسی لمحے غیر متوجہ نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت ان کے کانوں میں اس وعدے کی آواز (جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لیا تھا) گونجتی رہتی ہے اور اسی ذوق و مستی سے قَالُوۡا بَلٰی کیوں نہیں؟ (ہاں تو ہمارا رب ہے) پکارتے رہتے ہیں یعنی احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہیں اور کسی معاملہ میں اپنے رب کے احکام سے روگردانی نہیں کرتے۔

"حضرت ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ)
والا وعدہ آپ کو یاد ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ ہاں وہ وعدہ اب
بھی ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے"۔ (تفسیر روح البیان جلد ۹ صفحہ ۴۴۹)

ذیل کے اشعار میں بھی اشارہ اسی آیت مبارکہ کی طرف ہے:

84۔ نال ریاضت کریں صفائی سان فکر دی گھس توں
مَت خوشبو عشق دی کرسی طالب عہد آلستوں

ریاضت کے ساتھ (باطن) کی صفائی کر، (صفات الٰہی) میں تفکر کر، ہوسکتا ہے کہ عشق کی خوشبو تجھے عہدِ اَلست کا طالب بنا دے۔

567۔ جنہاں جام آلستوں پیتا رَل کے نال اصحاباں
روز حشر تک نہیں محمدؐ، تروٹک مَست خراباں

جنہوں نے اصحاب کے ساتھ مل کر جام اَلست (قول و قرار والا جام) پیا انہیں پھر روز حشر تک تروٹک نہیں (وہ اسی جام میں اس قدر مست ہیں کہ اب مزید پیاس نہیں ہے۔)

4514۔ سائیں والے سَدا سکھالے رب دے بالے دیوے
مست آلست شراب وصل دے ہر دَم رہندے کھیوے

جنہوں نے کسی کامل مُرشد کا دامن تھام لیا وہ ہمیشہ کے لیے سُکھ والے (خوشحال) ہو گئے۔ ان کے چراغ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روشن فرما دیے۔ وہ وصل کے شراب میں مست الست ہر وقت پُر باش (حالتِ تسکین) میں رہتے ہیں۔

4515۔ جیوں جیوں لکھیا ویکھن بھائی اکھر لوح قلم دا
والے جتنا فرق نہ پانون دیہن پتہ ہر کم دا

اُن کی نظر لوح وقلم پر ہوتی ہے جیسے وہاں پر لکھا ہوا دیکھتے ہیں ویسے ہی بتا دیتے ہیں اس میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں کرتے بلکہ ہر کام کا پتہ دیتے ہیں جو وہاں سے دیکھ کر بتاتے ہیں۔

﴿قُرب الٰہی﴾

515۔ نَحۡنُ اَقۡرَبُ آپ کُو کہیندا ہِک دَم دور نہ دِسدا
اُس دے ڈیرے اندر تیرے پھریں لوڑاوَ جسدا

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ ہم تمہارے قریب ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی لمحے بھی اپنے بندے سے دور نہیں ہے۔جس کو تو باہر تلاش کرتا ہے اس کے قرب کا تعلق تیرے اندر دل کیساتھ ہے۔

شرح: عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے بندے سے قریب ہونے کا اعلان بیان کر رہے ہیں جس کا تعلق سُوۡرَۃُ قٓ کی آیت نمبر ۱۶ سے ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے۔

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ٥

ترجمہ: اور ہم دل کی رَگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔(سُوۡرَۃُ قٓ آیت نمبر ۱۶)

وَرِیۡد" وہ رَگ ہے جس سے خون جاری ہو کر بدن کے ہر جزو میں پہنچتا ہے یہ رَگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۹۳۴)

حضور عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ہر طالبِ راہ مولیٰ کو ترغیب دلاتے ہوئے اس حقیقت سے آگاہ فرمایا ہے کہ اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو باہر تلاش کرنے کی بجائے اپنے دل میں تلاش کر کہ اس دل کو دنیا کی محبت سے پاک کرلے اور اپنے نفس کی بیماریوں (حسد،بغض،کینہ، لالچ،تکبر،غصہ،ریاکاری اور خود پسندی وغیرہ) کو دور کرلے تو اس ذات باری تعالیٰ کا قرب تجھے حاصل ہو جائے گا جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان الہجویری جلابی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

"مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو جنگل اور صحرا و دَشت (بیابان) قطع کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر اور اس کے حرم پر پہنچتا ہے کیونکہ اس میں اسکے انبیاء کے آثار ہیں مگر وہ کیوں نہیں اپنے نفس اور اسکی خواہش کو قطع کر کے اپنے دل میں پہنچتا کہ اس میں اس کے مولا (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے آثار موجود ہیں (آگے لکھتے ہیں) یعنی دل جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

معرفت کا محل ہے کعبہ سے جو عبادت الٰہی کی جہت ہے زیادہ عظمت والا ہے کیونکہ کعبہ تو
مقام ہے کہ عبادت میں ہمیشہ بندے کی نظر اس پر جمی رہتی ہے اور دل وہ مقام ہے کہ
ہمیشہ نظر حق اس پر پڑتی ہے۔" (کشف المحجوب صفحہ ۱۴۱)

516۔ محرم ہوویں کون بھلاوے پڑدا ہے وِچ کِس دا
جاں جاں دِسے آپ محمدؔ تاں تاں آ پ نہ دِسدا

جیسے جیسے انسان محرم راز ہوتا جاتا ہے تو اس سے پردے ہٹتے جاتے ہیں اور معرفت الٰہی نصیب ہوتی جاتی ہے۔ پھر اس کا اپنا آپ اس کو نظر نہیں آتا بلکہ ہر طرف اسی کے جلوے نظر آنے لگتے ہیں۔

649۔ جاں توں گُم ہوویں وچ اس دے اپنی چھوڑ نشانی
ایہہ توحید محمد بخشا دَسے کون زبانی

جب تُو اپنی (ذات) نشانی کو چھوڑ کر اس ذات بابرکات کے جلوؤں میں گُم ہو جائے گا۔اے محمد بخش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ! یہ توحید زبانی کون بتائے۔؟(یعنی زبان سے بیان نہیں ہو سکتی)

5689۔ جے کر صورت وِچ نہ ہوندا مالک آپ دِلاں دا
غیبوں چھِک مُہار دِلاں دی کیہڑا جیو ملاندا

اگر صورت میں دلوں کے مالک کا جلوہ نہ ہوتا تو پھر غیب سے دِل کی مُہار کو کھینچ کر کون ملاقات کروا دیتا؟۔

5690۔ ہر ہر وِچ نہ ہوون جیکر ہر دے روپ سمانے
دانشمنداں دا دِل ٹھگن کد معشوق ایانے

اگر ہر ایک میں اسی کے جلوے رونما نہ ہوں تو پھر دانشمندوں کے دِل کو معشوق ایانے کس طرح جیت لیتے؟

7866۔ روگی بدن دُرست کریندا دے انّھیاں روشنایاں
گئے گواتے پُت پیارے وَت ملاوے مائیاں

بیمار جسم کو شفا بخشنے والی اور اندھوں کو بینائی عطا کرنے والی وہی ذات ہے۔گُم شدہ بیٹوں کو اپنی ماؤں سے دوبارہ ملانے والی وہی ذات باری تعالیٰ ہے۔

﴿امید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت﴾

585۔ جے اوہ نال نہ چلن دیوے پیچھا کدے نہ چھوڑیں
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃ والی آس امید نہ تروڑیں

4130۔ پر جے مہر پیا دل پاوے مالک آپ دلاں دا
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃ یارا قول سچا فرماندا

ترجمہ: اگر وہ (محبوب) تجھے ساتھ نہ چلنے دے تو بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا کسی وقت بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ جو دلوں کا مالک ہے تیرے پیا (محبوب) کے دل میں رحم ڈالے (تو وہ تجھے اپنا بنا لے)۔اور بلا شک وشُبہ یہ فرمان" لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃ " سچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا قول مبارک ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر ۵۳)

ترجمہ: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح: عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے۔جس میں ناامیدی سے منع فرمایا گیا ہے۔معلوم ہوا اگرکسی وقت حالات بندے کی اپنی طبیعت کے موافق نہ چل رہے ہوں تو کبھی بھی ناامید ہو کر منزل سے منہ نہ موڑنا چاہیے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی (رضا کو دیکھ کر) رحمت پر ہمیشہ امید رکھنی چاہیے کہ اس کی طرف توجہ کرنے سے وصال کی دولت میسر آجاتی ہے اور آخر ایک وقت آتا ہے کہ محبوب کا وصل میسر آجاتا ہے۔ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنی کتاب بانگ درا کے صفحہ ۲۶۸ پر اسی لیے فرمایا تھا۔

ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ ممکن نہیں ہری ہو سحاب (بادل) بہار سے
ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

1090۔ نا امیدی وِچ اُمیداں رَکھیں آس کَرم دی
بہو مجلس داناواں والی لوڑ کریں اس کم دی

اہل دانش کی مجالس میں سے یہ بات تلاش کرنا کہ ہر وقت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے کرم کی امید رکھنی چاہیے۔

2880۔ بخشش کرکے فیض پہچاویں اوگنہار انساناں
رحمت تیری تھیں ناامیدی ہوندا کم شیطاناں

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہم گنہگاروں پر مہربانی فرماتے ہوئے بخشش فرمانا (اور اپنی بارگاہ سے ہمیشہ امید کے ساتھ رکھنا) کیونکہ تیری رحمت سے ناامیدی شیطان کا کام ہے۔

9170۔ میں عیباں وچ عمر کھڑائی کَر کَر کاغذ کالے
پَر امید نہ تروڑی ربا ویکھ کرم دے چالے

میں نے اگرچہ عیبوں میں کاغذ کالے کرتے ہوئے اپنی عمر ضائع کر دی مگر پھر بھی مالک کے کرم کو دیکھتے ہوئے ناامید نہیں ہوا۔

9178۔ رحمت تھیں نا امید نہ ہوساں نال گناہاں بھَریا
بُرئیایاں دی حد نہ رَکھی بھلا نہیں کجھ سَریا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے کبھی بھی ناامید نہیں ہوں گا اگرچہ گناہ بہت ہیں اور برائیوں کی کوئی حد نہیں اور بھلے کاموں (اچھے کام) کی بھی اعمال میں کمی ہے۔

5584۔ آہو راہ عشق دے اندر ناہیں نا امیدی
کالی راتے وِچوں نکلے اوڑک روز سفیدی

5729۔ رحمت تھیں ناامید نہ ہوئیے تنتے تاء نہ کرئیے
عشق خزانہ دوہاں جہاناں جے لبھے تاں جرئیے

عشق کے راستے میں مایوسی نہیں ہے۔ ہر روز سیاہ رات سے روشنی نکلتی ہے۔ کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔

﴿ہر دشواری کے ساتھ آسانی﴾

591۔ بادشہاں دا شاہ کہاوے نال غریباں یاری
عُسروں یُسر غریب نوازی کم سَدا سرکاری

6614۔ پئی دعا قبول حُضوروں رحم ہویا سرکاری
عُسروں یُسر کرن تے آیا چلی مصیبت ساری

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے، غریبوں سے پیار کرتا ہے مشکل کو آسان کرتا ہے، اور ہمیشہ غریبوں کی مدد کرتا ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے تو مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ہر مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

شرح: عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہاں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے:۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ آیت نمبر ۶، ۵)

ترجمہ: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

ان آیات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر مومن کے لیے مشکلات و مصائب کے بعد آسانی کا اعلان تاکیدًا فرمایا۔ معلوم ہوا مومن کو کسی بھی مشکل و مصیبت میں دل برداشتہ اور پریشان حال ہو کر، ناشکرا نہیں بننا چاہیے بلکہ خوشی اور غمی ہر حال میں راجع اِلَی اللہ ہو کر اس مالک کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔ علماء فرماتے ہیں کہ دوسری آیت میں لفظ "العسر" زائد ہے۔ اس صورت میں ان دو آیات کا مفہوم یہ ہوا کہ ایک مشکل کے ساتھ دو آسانیاں ہیں۔

"حضرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں مجھ پر بڑی سختیاں گزرا کرتی تھیں اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گزرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا جب وہ مجھ پر بہت ہی زیادہ گزرنے لگتیں تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیت کریمہ پڑھتا۔"

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ آیت نمبر ۶، ۵)

ترجمہ: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ پھر میں آسانی سے سر اٹھاتا تو میری ساری کلفتیں (تکلیفیں) دور ہو جاتیں۔ (شرح تاریخ المعتبر صفحہ ۱۵۰، طبقات للشعرانی صفحہ ۲۶۹)

ان اشعار میں بھی اشارہ انہی مذکورہ بالا آیات کی طرف ہے:

723۔ چالی روز ہوئے اس ایویں مولیٰ اَگے روندا
عُسرُوں یُسر محمد بخشاؒ، اوڑک ہک دن ہوندا

چالیس روز (عاصم شاہ) کو اسی طرح روتے ہوئے گزر گئے تو پھر آخر ایک دِن دشواری سے آسانی ہو جاتی ہے۔

2879۔ بے یاراں نوں یاری کرنا آس تیری بے آساں
ہر ڈِگے نوں آپ اُٹھالیں کر مُشکل کم آساں

2883۔ توں غریب نواز ہمیشہ اَسیں بندے دَرماندے
کرم کریں تاں ہے چھٹکارا بھُکھے ہاں کرماں دے

ہر لاچار کو مدد اور بے بس کو امید تیری ہی بارگاہ سے ہے ۔ ہر گرے ہوئے کو اُٹھانا تیرا ہی کام ہے۔اور مشکل کام کو تو ہی آسان کرنے والا ہے۔اے غریب نواز ہم تیرے عاجز ،کمزور بندے ہیں ۔تیرے ہی کرم کے بھوکے ہیں ہم پر کرم فرما۔

6604۔ توں مقصوداں دے بند کھولیں دیویں آ پ مُراداں
اُچے تُدھ ہی اُچے کیتے شاد کریں ناشاداں

اے مالک ومولا تو ہی ہر ایک کی آرزؤں (تمناؤں) کی گرہیں کھولتا ہے اور مرادوں کو پورا کرتا ہے ۔جس کو بھی بلندی ملی تیری ہی بارگاہ سے ملی اور غمگین کو خوشی بھی تیری ہی بارگاہ سے ملی۔

8733۔ خوشیاں دی کجھ رہی نہ باقی دولت عِشرت شاہی
عُسرُوں یُسر محمد بخشاؒ کیتا فضل اِلٰہی

(جب) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فضل فرمایا تو دشواری سے آسانی ہوئی اور دولت عشرت شاہی کی خوشیوں میں سے کچھ باقی نہ رہی (یعنی ہر خوشی نصیب ہوئی)۔

﴾نیکی میں کمال﴿

669۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ بھائی سَٹ تمامی چیزاں
فرد ہووے تاں مرد کہاوے مِلدا نال عزیزاں

ترجمہ: ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے جب تک اپنی ہر پیاری چیز کو اپنے ہاتھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے پر خرچ نہ کردو گے۔ (جب ہر پیاری چیز سے اپنے ہاتھوں کو خالی کرکے) اکیلے رہ جاؤ گے تب مرد (کامل) کہلا کر اپنے محبوب کا وصل پاؤ گے۔

شرح: عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اس شعر میں بندے کو ترغیب دے رہے ہیں کہ اگر بندہ نیکی میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی ہر پیاری چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرکے اپنے آپ کو دولت اور دنیا کی محبت سے علیحدہ کرکے اس بات کا ثبوت دینا پڑے گا کہ اسے ان سب چیزوں سے بڑھ کر اپنے رب سے محبت ہے اپنی بات کا استدلال سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کی اس آیت سے فرمایا:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ۝

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ) میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو معلوم ہے۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ آیت نمبر ۹۲)

نیکی میں کون سا کمال ہے؟ جس کے لیے اپنی ہر پیاری چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کی شرط لگائی گئی ہے اس کی تفسیر، مُفسر شہیر علامہ بیضاوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اس طرح فرماتے ہیں:

"یعنی اپنی محبوب اور عزیز چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیے بغیر تم نیکی کی حقیقت تک، جو خیر و احسان کا درجہ کمال ہے رسائی حاصل نہیں کرسکتے اور اَلۡبِر سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور رحمت اور جنت کے مستحق نہیں بن سکتے۔ محبوب اشیا میں مال و متاع، جسم و جان اور جاہ و منصب سب داخل ہیں۔ ان میں سے جو چیز بھی پیاری ہو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قربان کرنے سے نیکی میں کمال حاصل ہوسکتا ہے۔" (تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۳۶۷)

پیاری چیز کے خرچ کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ بندے کے دل کا میلان و رغبت چیزوں کی محبت کی بجائے (چیزوں کے عطا کرنے والے) اپنے خالق و مالک کی محبت کی طرف رہے،لہذا جس چیز کی طرف بندے کی رغبت ہو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرے جیسا کہ سید نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ:

"حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اسکی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔"

(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل جلد ا صفحہ ۱۷۰)، (تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۱۱۱)

541۔ یار کرے جد اپنا تینوں چھُٹسن ہور اشنائیاں
ماں پیو سجن یاد نہ رہسن حرص نہ بھیناں بھائیاں

جب محبوب تجھے اپنا بنالے گا تو پھر تمام دوست رشتے داروں کی حرص اور کشش ختم ہو جائے گی۔

2537۔ چُماں قدم مبارک تیرے سر صدقے کر سٹاں
نفر بناں ان مُلا تیرا لاہ گھنیرا کھٹاں

اے محبوب تیرے قدموں کو بوسہ دے کر اپنا سر قربان کروں اور بغیر کسی قیمت کے نوکر بن جاؤں تاکہ اس کامیابی کے بعد بہت زیادہ نفع حاصل کرسکوں۔

3551۔ صدقہ کر جو سیس سجن دیاں قدماں وِچ نہ لایا
بھارا بھار نکما دھڑ تے ایویں رکھیا چایا

جس سر کو محبوب کے قدموں پر قربان نہ کیا تو سمجھیں کہ فضول میں ایسے سر کا جسم پر بوجھ اٹھائے رکھا۔

﴿اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کی برکت﴾

2960۔ پڑھ بِسْمِ اللّٰہ کلمہ جلدی شاہزادے ہتھ پایا
یَا قَادِرُ یَا غَالِبُ کہہ کے صندوقے نوں چایا

ترجمہ: شاہزادے نے جلدی سے بِسْمِ اللّٰہ کلمہ پڑھا اور یَا قَادِرُ یَا غَالِبُ (اَسْمَآءُ الْحُسْنٰی) پڑھ کر صندوق کو اٹھایا۔

شرح: عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ حکیم میں مذکور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسْمَآء ''قَادِرٌ'' اور ''غَالِبٌ'' کی برکت سے آشنا فرمایا ہے کہ جن کے پڑھنے سے نفس کی قید و بند سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے اور کامیابی میسر آجاتی ہے:۔

قُلْ اِنَّ اللّٰہَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَۃً وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: تم فرماؤ کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ " جو بھی ان (تمام اَسْمَآءُ الْحُسْنٰی) کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہو گا "۔

(حصن حصین صفحہ ۴۰)

2352۔ اعظم اِسم پکاندا جاندا برکت اس دی بھاری
قوت زور عشق دا تَن وِچ ہور اسم دی یاری

شہزادہ سیف الملوک اسم اعظم کو پڑھتا جاتا جس کی بہت زیادہ برکت ہے اور پھر اس کے جسم میں عشق حقیقی کی طاقت بھی تھی اور ساتھ اسم اعظم کی مدد بھی۔

3847۔ قادر قدرت والی والی گِنتر وِچ نہ مِیوے
قصہ دَس محمد بخشا یار کھلوتے سِیوے

اس مالک حقیقی کی قدرت لامحدود ہے۔اے محمد بخش! تو قصہ بیان کر کہ دوست احباب انتظار میں کھڑے ہیں۔

﴿توحیدِ الٰہی﴾

4313۔ نہ اُس جند نہ جُسّا جامہ بے مانند الٰہی

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے سَدا اَوسے دی شاہی

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات بے مثال ہے (موجود ہے مگر مخلوق کی طرح وجود سے پاک ہے) وہ جسم اور لباس سے پاک ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہمیشہ کی بادشاہت اسی کی ہے۔

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت اور یکتائی کو بیان کرتے ہوئے سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ کی آیت نمبر ۳ سے استدلال فرمایا۔

لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ (سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ آیت نمبر ۳)

ترجمہ: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

جو خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید پر مشتمل ہے جس میں اس ذات کا بے مثل ہونا واضح ہے جس کی تائید سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر ۱۱ میں اس طرح بیان ہوئی۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ۚ ترجمہ: اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ (سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی آیت نمبر ۱۱)

73۔ اگا پچھا اوسنوں معلم ناں چھُپیا ہِک ذرہ

داناں بینا کشف قلوبی حَیٌّ قَیُّوْمٌ مقرّہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ازل سے ابد تک ہر چیز کو جانتا ہے اس سے کوئی ذرہ بھی پوشیدہ نہیں ہے وہ دلوں کی بات کو جاننے والا ہے اور وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔

74۔ کناں باہجوں سُننے والا تکدا ہے بِن نیناں

باہجھ زُبان کلام کریندا نہ اُس بھائی بھیناں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کانوں کے بغیر سنتا ہے اور آنکھوں کے بغیر دیکھتا ہے۔ زبان کے بغیر کلام فرماتا ہے۔ اس کا کوئی بھائی اور کوئی بہن نہیں۔

﴿لَنۡ تَرٰنِیۡ﴾

4584۔ چُور ہوئے کوہ طور نہ جھلے نور حضوروں جھاتی
لَنۡ تَرٰنِیۡ آکھ اوس تائیں ہو رہو چُپ چپاتی

4585۔ اَرِنِیۡ اَرِنِیۡ بولے نائیں کھیہڑا ساڈا چھڈے
نامحرم دِیدار نہ پاسی لکھ چِلیہے کڈھے

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کی تجلی کوہ طور برداشت نہ کر سکا اور ریزہ ریزہ ہوگیا اُسے کہو کہ وہ ہر گز نہیں دیکھ سکتا، لہٰذا چپ چاپ (خاموش) ہو کر بیٹھے، دیکھنے کی خواہش نہ کرے بلکہ ہمارے دیدار کی خواہش کو ترک کر دے۔ اگر لاکھ چلیے (چالیس دن) کاٹ لے، پھر بھی نامحرم ہونے کی وجہ سے دیدار حاصل نہیں کر سکتا۔

شرح: دنیا میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ممکن ہے لیکن واقع نہیں ہے یہ صرف خاصہ ہے حضور امام الانبیاء ﷺ کا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دنیا میں ظاہری آنکھ سے دیدار باری تعالیٰ کا سوال کیا تھا۔ جس سے منع فرما دیئے گئے۔ حضرت میاں صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے مذکورہ بالا اشعار میں بات سمجھانے کے لیے قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ سے الفاظ کا انتخاب فرمایا ہے۔

وَ لَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی لِمِیۡقَاتِنَا وَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَ لٰکِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَکَ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ (سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ آیت نمبر ۱۴۳)

ترجمہ: اور جب موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام) ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اُس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں، اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا، اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام) گرا بے ہوش، پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان (مومن) ہوں (بنی اسرائیل میں سے)۔

﴾عزت دینے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے﴿

4619۔ جس ویلے رب مِہریں آوے ، ڈِھل نہ لگدی ماسا
وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ واہ واہ اُس دا پاسا

ترجمہ: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر بندے کے معزز (عزت دار) ہونے میں دیر نہیں لگتی کہ جسے وہ چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے۔ (وہ بندہ خوش نصیب ہے) جسے آیت مبارک کے اس حصہ (وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ) کا فیض نصیب ہوتا ہے۔

شرح: حضورعارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالاشعر میں اور آخر میں دیئے گئے اشعار میں ہماری توجہ سُوْرَۃُاٰلِ عِمْرٰنَ کی اس آیت مبارکہ کی طرف دلائی ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕبِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕاِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(سُوْرَۃُاٰلِ عِمْرٰنَ آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: یوں عرض کر، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مُلک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

6004۔ جدوں پیارا مِہریں آوے آپ اپنے وَل چھکے
ویری بھی تد گولے بَندے ہر اِک دا دِل وِکے

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہوتی ہے تو اپنی طرف کھینچتا ہے (یعنی بندہ ہدایت کے راستے پر چلنا شروع ہو جاتا ہے)۔دشمنوں کے دلوں میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تابعدار (خادم) بن جاتے ہیں۔

54۔ واہ واہ صاحب بخشنہارا تک تک اڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا فیر پناہاں

وہ اتنا بخشنے والا (غفور الرحیم) ہے کہ ہمارے گناہ دیکھنے کے باوجود پھر بھی اپنی (رحمت اور بخشش) کی پناہ عطا کرتا ہے اور رزق بھی بند نہیں فرماتا۔

4317۔ پتھر نوں دے نور جنابوں سورج کر چمکاندا
پانی دے اِک قطرے وِچوں عرش مجید بناندا

پتھر کو اپنی بارگاہ سے نور عطا فرما کر سورج بنا کر روشن کر دیتا ہے اور پانی کے ایک قطرے سے عرش مجید بنا دیتا ہے۔

4318۔ ساوریاں تھیں گورے کردا گورے وِچوں کالا
سِپ سمندر وِچوں موتیں کوہ قافاں وِچ لالہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی قدرت کاملہ سے کالے رنگ والوں میں سے سفید رنگ والے اور سفید رنگ والوں میں سے کالے رنگ والے پیدا کرتا ہے اور سمندر کے سیپ میں سے قیمتی موتی اور کوہ قاف پہاڑوں میں پوست کا پھول (لالہ کا سُرخ رنگ کا پھول) پیدا کرتا ہے۔

4618۔ آیا رب کریمی اُتے پئی قبول یتیمی
بے مہراں دِل مِہراں پائیاں واہ واہ صِفت رحیمی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم کرنے پر آیا تو یتیمی قبول ہوگئی اور اُس مالک ومولا کی صفت رحیمی (رحم کرنے والا) کی کیا بات ہے کہ بے مہراں کی طرف بھی مہر ڈالتا ہے۔ (سخت دلوں کو بھی نرم کر دیتا ہے)۔

9162۔ توں سب عیب چھپائی رکھے پردہ مُول نہ چایا
عزت رزق بدن وِچ میرے کجھ نقصان نہ پایا

ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال کر اُس ذات پاک نے چھُپایا ہوا ہے اور گناہوں کو دیکھنے کے باوجود ہمارے عزت اور رزق میں کچھ کمی نہیں فرماتا۔

7053۔ توں بھی راج نہ مُلّیں آندا لدھا اوسے گھر تھیں
مینوں بھی جے چاء نوازے عجب نہیں اس دَر تھیں

﴿عِلم لَدُنّی﴾

4914۔ پَر کوئی لکھی ڈِٹھی آیت، وچ کلام الٰہی
وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا، ایہ سُنیندی آہی

ترجمہ: مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام میں یہ آیت مبارک لکھی دیکھی ہے اور سنتے بھی آئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اپنی طرف سے علم لدنی عطا فرما دیتا ہے۔

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالا شعر میں سُوْرَۃُ الْکَھْفِ کی ۶۵ نمبر آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ٥ (سُوْرَۃُ الْکَھْفِ آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: (ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی) اور اُسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

قرآن مجید کے علوم کا تعلق ظاہر سے بھی ہے اور باطن سے بھی ہے۔ جیسا کہ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا کہ حسبِ ارشاد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم " قُرآن کے لیے ظہور (ظاہری علوم) اور بطُون (باطنی علوم) ہیں اور بطُون کے سات مراتب بیان فرمائے ہیں"۔ بیان ظہُور کو تفسیر کہا جاتا ہے۔ بلحاظِ بطُون قرآن کہا جا سکتا ہے کہ بعض سرائر و مخفیات اِس علم کے سینہ بہ سینہ چلے آ رہے ہیں۔ (مُلخص فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۵۲)

باطنی علوم اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (بطریق الہام) عطا کر دیتا ہے، جس طرح اس آیت مبارک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندے حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق فرمایا کہ ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا ہے۔ علم لدُنی کے اثبات میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ قول مبارک قابل ذکر ہے جسے سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب طبقات میں نقل فرمایا ہے:

"حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ یہاں ایسا علم ہے کاش کہ مجھے اس کے برداشت کرنے والا مل جائے"

(طبقات للشعرانی صفحہ ۸۰)

مفسرین نے فرمایا علم لدنی (یعنی غیوب کا علم) وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل جلد ۲ صفحہ ۳۱۰)، (تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۵۴۱)

414۔ ہک علم دے زوروں کر دے اوہ بھی ظاہر دِسدا
جس پر ہوئے عطا الٰہی سخن نہ چھُپدا تِس دا

ایک علم کے زور پر بات کرتے ہیں وہ بھی ظاہر نظر آتا ہے اور جس پر (خصوصی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا ہو (علم لدنی ہو) اُس کی بات بھی چھُپی نہیں رہتی ۔

496۔ حالاں اندر کرو نہ حُجت بھَلی نصیحت بھائی
حال مُحِبّاں دا رب مَعلَم ہور کی جانے کائی

اے میرے بھائی یہ اچھی نصیحت ہے کہ کسی کے حال (باطن) کے اندر کوئی حُجت نہ کرو کہ مُحِبین کے حال کو کوئی عام بندا نہیں جانتا، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔

497۔ ہر دَم ذِکر سَجن دے اندر کُل جہان بھُلاون
دِل جانی دے عشقے کولوں اپنی جان رُلاون

محبوب کے ذکر میں ہر وقت اس قدر محو ہوتے ہیں کہ تمام جہانوں کو اس وقت بھول جاتے ہیں اور پیارے محبوب کے عشق میں اپنی جان قُربان کرتے ہیں۔

498۔ ہک دِلبر نوں دِل وِچ رَکھن سبھ خلقت تھیں نَسن
ویدن وید نہ جانن مُولے کھو کے دارو دَسن

تمام مخلوق سے بے نیاز ہوتے ہیں محض اپنے محبوب کو دِل میں بَساتے (دِل میں جگہ دیتے) ہیں۔اور ان کے اس (مرضِ عشق) کو کوئی ظاہری طبیب ہرگز جان (پہچان) ہی نہیں سکتا تو علاج کیا بتائے گا؟۔

﴾امانت کا بوجھ﴿

6002۔ بھار عشق دا کسے نہ چایا ہر ہر عُذر بہانے
آکھ بلیٰ بلا سہیڑی انسانے نادانے

ترجمہ: عشق کا بوجھ اٹھانے سے ہر کسی نے عُذر کر کے اٹھانے سے انکار کر دیا مگر انسان نے اس بوجھ (بلا عربی لفظ بمعنی امتحان، آزمائش) کو بلی (کیوں نہیں؟) کہہ کر قبول کر لیا۔

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اشارہ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ کی آیت نمبر ۷۲ کی طرف ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ۝۷۲ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ آیت نمبر ۷۲)

ترجمہ: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھا لی۔ بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

"مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ امانت بطور تخییر (انہیں اختیار دیا گیا) آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انہوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا انہوں نے عرض کیا، نہیں اے رب! ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ امانت سے مراد اطاعت و فرائض ہیں اور بعض مفسرین نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔" (تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۷۷۰)

حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی آیت مبارکہ کی روشنی میں فرما رہے ہیں کہ جس عشق کے بوجھ (امانت) کو اٹھانے سے ہر ایک (یعنی آسمان، زمین اور پہاڑوں) نے معذرت کر لی۔ اسے انسان نادان نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) اٹھا لیا۔ حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سبع سنابل شریف میں حضرت جنید

بغدادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا قول اس سے متعلق نقل فرمایا:

"کہ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی نظر عرض (پیش کرنے والے) پر تھی۔ امانت کے ثقل (بوجھ) پر نہ تھی۔عرض کی لذت نے ان کے دل سے امانت کے ثقل (بوجھ) کو محو کر دیا لہذا لطف ربّانی نے زبانِ کرم سے فرمایا کہ اچھا امانت تمہارے سپرد اور حفاظت ہمارا ذمہ کرم۔" (سبع سنابل مترجم صفحہ ۳۵۶)

552۔ خاص انسان اُنہاں نوں کہئیے جنہاں عشق کمایا
دھڑ سر نال نہ آدم بَن دا جاں جاں سِر نہ پایا

خاص انسان تو ان کو کہنا چاہیے جنھوں نے سچا عشق اپنے محبوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا۔صرف سر اور جسم سے مقصود حاصل نہیں جب تک راز حقیقت کو نہ پایا۔

1417۔ مَن دے حکم عبادت کردے شر نہیں نفسانی
یار سوئی جس عشق کمایا ایہہ دولت انسانی

فرشتے اپنے رب کے حکم کی اطاعت میں عبادت میں مشغول ہیں۔نفس کے عیبوں سے پاک ہیں اور عشق کی دولت سے انسان کو سرفراز فرمایا گیا ہے۔

1418۔ عشقے کارن آدم کیتا محرم یار یگاناں
آہے مَلک عبادت جوگے کی حاجت انساناں

عبادت کے لیے تو فرشتے موجود تھے مگر حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو عشق کے لیے پیدا فرمایا۔(اور محرم راز بنایا)۔

536۔ جے لکھ زُہد عبادت کرئیے بِن عشقوں کس کاری
جاں جاں عشق نہ ساڑے تینوں تاں تاں نبھے نہ یاری

537۔ جنہاں درد عشق دا ناہیں کَد پھَل پان دیداروں
جے ربّ روگ عشق دا لاوے لوڑ نہیں کوئی داروں

﴿ایفائے عہد﴾

6524۔ کِس مذہب وچ جائز آیا بھجّن قول قراروں
اَوۡفُوۡا بِعَھۡدِیۡ پریئے مُکھ نہ مَوڑیں یاروں

ترجمہ: اے پریئے اپنے یار سے منہ نہ موڑنا اپنے قول قرار (عہد) کو نہ توڑنا کہ عہد کا توڑنا کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہے۔ (فرمان الٰہی ہے) کہ میرا عہد پورا کرو۔

شرح: عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا اشارہ اس آیت مبارکہ کی طرف ہے۔

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ ۚ وَاِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ ۝ (سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: اے یعقوب (عَلَیۡہِ السَّلَام) کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔

جس میں خطاب حضرت یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کی اولاد سے ہے جو مذہب ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام پر تھے اور حضور عارفِ کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے شعر نمبر ۲۸۷۷ میں لکھا ہے کہ شہزادہ سیف الملوک بھی مذہبی لحاظ سے حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی امت میں سے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کا پیروکار تھا۔ معلوم ہوا کہ عہد توڑنا انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امتوں میں سے کسی کے لیے بھی جائز نہیں تھا۔ جیسا کہ ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں عہد کا توڑنا جائز نہیں ہے۔

2877۔ اُمت خاص خلیل اللہ دی آہا اوہ شاہزادہ
دو رَکعتاں نفل گزارے دِل دا رَکھ ارادہ

وہ شہزادہ سیف الملوک حضرت ابراھیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی خاص اُمت میں سے تھا۔ جس نے دل میں نیت کر کے دو رکعت نفل نماز ادا فرمائی۔

﴿غصہ کی مذمت﴾

7029۔ كٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ پڑھ کھاں وَالْعَافِيْنَ کلاموں
صابر شاکر ہو در رب دے بھلا ہووے اس کاموں

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام سے یہ آیت مبارک وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ (غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے) پڑھ لے (پھر اس پر عمل کرتے ہوئے) جس کام میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں صابر اور شاکر ہو جائے گا تو اس کام میں خیر والا معاملہ ہو گا۔

شرح: حضور عارف کامِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مذکورہ بالا شعر میں ہر بندے کو غصہ پر قابو پا کر لوگوں کو معاف کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں صابر اور شاکر رہنے کی ترغیب دی ہے۔ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت مبارکہ ۱۳۴ کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے متقین لوگوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ

ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے (معاف کرنے والے) اور نیک لوگ (احسان کرنے والے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ آیت نمبر ۱۳۴)

حدیث شریف کی رو سے بھی حضرت عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ

"سرکار دو عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے پوچھا کہ تم پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جسے لوگ بچھاڑ نہ سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ہے بلکہ (پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔" (الادب المفرد للبخاری جلد ۱ صفحہ ۴۴۶، احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۳۶۸)

"فرمان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد ہی چلا جاتا ہے۔"

(الزواجر عن اقتراف الکبائر جلد 1 صفحہ 124)

جس کی وضاحت سبع سنابل شریف میں بیان کیے گئے اس واقعہ سے ہوتی ہے جس کا تعلق حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپکے خادم کے ساتھ ہے۔

"ایک روز امیر المومنین حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا چند مہمانوں کیساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ آپ

کا ایک خادم ایک برتن میں گرم شوربہ لایا اور بہت زیادہ ہیبت کی وجہ سے اس کا قدم بچھونے کے کنارے پھسل گیا اور پیالہ شہزادہ کے سر مبارک پر گرا اور شوربہ آپ کے رخسارے پر بہنے لگا، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بہ نیت سزا نہیں بلکہ صرف بہ ارادہ تنبیہہ اس کی طرف دیکھا خادم کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا۔ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (غصہ کو پی جانے والے) حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے اپنا غصہ ختم کیا۔ خادم نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (اور لوگوں سے درگزر کرنے والے) امیر المومنین حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا۔ میں نے درگزر کیا خادم نے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) تو امیر المومنین حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے اپنے مال سے تجھے آزاد کیا۔ برائی کا بدلہ برائی اہل ظاہر کے نزدیک اگرچہ دانائی میں شمار ہو لیکن اہل باطن سے تعلق رکھنے والے بدی پا کر نیکی کرتے ہیں۔" (سبع سنابل صفحہ ۲۸۶)

جیسا کہ فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب بُستان المحدثین میں اہل جنت کے یہ تین اوصاف بیان فرمائے:

۱۔ برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا

۲۔ جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنا

۳۔ جو محروم رکھے اس پر خرچ کرنا۔ (بُستان المحدثین صفحہ ۱۳۵)

5716۔ اَگ سُلگی نوں مار نہ پھُوکاں مَت دیوے بھڑکارے

لگی اَگے مینہ نہ برہدے پیش نہ جاندے کارے

سُلگتی ہوئی آگ کو پھونکیں نہ مارو ایسا نہ ہو کہ بھڑکنے لگے۔ پھر لگی ہوئی آگ میں ہوسکتا ہے کہ بارش نہ ہو اور پھر کوئی پیش نہ جائے۔ (کوئی تدبیر کام نہ آئے)

6006۔ آتشین پہاڑ غصے دا شہوت دریا جوشاں

حرص ہوا گلیم گوشاں تھیں لنگھے کر کے ہوشاں

آگ کا پہاڑ دراصل انسان میں پایا جانے والا غصہ ہے اور شہوت جوش مارتا ہوا دریا ہے۔ (جن پر کنٹرول کرنا عافیت کا سبب ہے) اور حرص و ہوا گلیم گوشاں سے بڑی احتیاط کے ساتھ گزرنا پڑتا ہے۔

7142۔ پھر سوگند اٹھائیوس بھاری غُصے جان جلائی
قسم مینوں اس رب سچے دی جس وِچ غلط نہ کائی

(جب شہزادے کے متعلق ہاشم شاہ کے ایلچی نے بدخبری دی) تو شاہ شہپال کو غصے نے جان کو جلا دیا پھر (شاہ شہپال) نے بھاری قسم اٹھائی کہ اس سچے رب کی قسم ہے۔ (جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔)

7143۔ اس جائیوں مُڑ جاساں ناہیں جب لگ دَم حیاتی
قُلزم ملک ویران کراں گا مار دیواں دی ذاتی

(حالت غُصہ میں شاہ شہپال کہنے لگا) کہ جب تک جان میں سانس ہے اس جگہ سے واپس نہیں جاؤں گا بلکہ قلزم ملک کے دیوؤں کی نسل کو ختم کر کے ویران کر دوں گا۔

6395۔ لِللّٰہ خون پُتر دا بخشاں مت میں بھی بخشیواں
گرم پیالا غصے والا اندر و اندر پیواں

غصے والے گرم پیالے کو پی کر اپنے بیٹے کا خون اللہ ﷻ کی رضا کے لیے معاف کرتا ہوں کہ شاید میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

6396۔ رہ رہ کے پھر رہ نہ سَکیا کیتوس حکم قتل دا
گچ پچاوے کون غصّے دا اُچا بھانبڑ بلدا

سوچ سوچ کر پھر بھی برداشت نہ کرتے ہوئے قتل کا حکم کر دیا۔ غصہ ایک آگ کے شعلوں کی طرح بندے کے دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے اس آگ کے شعلے کو برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ بڑی ہمت کا کام ہے کہ انسان بوقت غصہ تحمل سے کام لے۔

6391۔ ہتھوں چھُٹا باز نہ مُڑیا نال افسوساں گھنیاں
کجھ نہ حاصل ہوندا شاہا پٹ پِٹ منہ سر بھنیاں

جو شاہین ہاتھ سے نکل کر اُڑ جائے پھر وہ کب واپس ہو گا اس کا افسوس کرنا بے فائدہ ہے اور اپنے سر، منہ کو اپنے ہی ہاتھوں سے زود وکوب کرنا بے مقصد ہے۔

﴿امرِ الٰہی﴾

7482۔ جو اس کیتا سوئیو ہویا وَس میرے کی آہی
لَا تَتَحَرَّكَ ذَرَّہ حضرت باجھوں حکم الٰہی

ترجمہ: میرے بس کی کوئی بات نہیں ہے جو کچھ بھی ہوا ہے اسی کے امر سے ہوا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔

شرح: حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے مذکورہ بالا شعر میں ہماری توجہ ایک تو تقدیر الٰہی کی طرف دلائی ہے کہ بندے کے بَس میں کچھ بھی نہیں ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لکھا ہوا ہے وہی ہو کر رہے گا اور دوسری یہ کہ اُس کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا جو کہ معنی ومفہوم کے لحاظ سے قرآن مجید میں کئی مقامات پر موجود ہے:

وَ مَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعۡلَمُہَا وَ لَا حَبَّۃٍ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَ لَا رَطۡبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ○ (سُوۡرَۃُ الۡاَنۡعَامِ آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ۙ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۙ○ (سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: اور اس نے تمہارے لیے مُسَخَّر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس آیت میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو۔

وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَ الۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ (سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ: اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا۔ سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ رب سارے جہان کا۔

28۔ حکم اوہدے بِن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جُون نگاہ اوہدی وِچ ہر پتر ہر ڈالی

یہ اس قدرت والے رب کی شان ہے کہ اس کے حکم کے بغیر کوئی تنکا بھی حرکت نہیں کرسکتااور ہر چھوٹی بڑی مخلوق، ہر پتر، ہر ڈالی اس ذات پاک کی نظر میں ہے

2955۔ حکم تیرے بِن ککھ نہ ہلدا جو چاہیں سو ہوندا
جس نوں آپ دلیری بخشیں اوہ میدان کھلوندا

اے میرے مالک ومولا! تیرے حکم کے بغیر ایک تنکا بھی نہیں حرکت کرسکتا۔ ہوتا وہی کچھ ہے جوتُو چاہتا ہے اور میدان میں بھی وہی فتح یاب ہوتا ہے جسےتُو ہمت عطا کرتا ہے۔

6981۔ والے جتنا سیس نہ چاییے حُکم اوہدے وِچ ہوییے
اُس بِن حاکم ہور نہ کوئی جس دَر جا کھلوییے

اپنے مالک کے حکم میں سر کو جھکا کر رکھیں ایک بال برابر بھی سر نہیں اٹھانا چاہیے ۔کوئی دوسرا حاکم نہیں کہ جس کی بارگاہ میں جا کر کھڑا ہوا جائے۔

7483۔ امر اوہدے بِن ککھ نہ ہلدا لکھ کرے کوئی زورے
آپ دئے توفیق چلن دی سَبھو اُس دے ٹورے

اس کے حکم کے بغیر کوئی تنکا بھی حرکت نہیں کرتا اگرچہ کوئی لاکھ زور لگا لے مگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر کام کے کرنے کی خود توفیق عنایت فرماتا ہے۔

7047۔ حکمت حکم اوہدے تھیں بھریا ایہ تمام پسارا
حکموں ظاہر حکمت اوہلے کے جانے جگ سارا

7049۔ حُکم اوہدے تھیں کوئی نہ نَسدا اَسیں حکم دے بندے
جاں دَم کڈھ لئے تاں پَل وِچ مُک جاون سَبھ دَھندے

﴾ کامیابی کا انحصار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد پر ﴾

8298۔ راضی ہوئے اُٹھ کھلوئے، بدھے لک تماماں
نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ آکھ شہزادہ، چڑھیا مار دماماں

ترجمہ: (شہزادہ سیف الملوک کے) تمام اہل وعیال خوش ہو کر سب کھڑے ہوئے اور شہزادہ سیف الملوک نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ کہہ کر سواری پر سوار ہوا۔

شرح: عموماً انسان خوشی کے موقع پر خوشی دینے والے اپنے رب کو اور اس کے احکام کو بھول جاتا ہے لیکن عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مذکورہ بالا شعر میں شہزادہ سیف الملوک کے کردار کو اس طرح پیش فرمایا کہ اس نے اپنے مقصود کو پایا تو اپنی شادی کے موقع پر جب اپنے اہل وعیال کیساتھ تیاری کر کے سواری پر سوار ہونے لگا تو اس نے نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ پڑھ کر اپنی کامیابی پر خوشی کا نعرہ لگایا۔ جس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ ہر انسان کو اپنی خوشی اور کامیابی کے وقت بھی اپنے رب کی مدد کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ تمام خوشیاں اور کامیابیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہیں اور یہ سُوۡرَۃُ الصَّفِّ کی آیت نمبر ۱۳ میں سے ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو فتح کی نعمت کا مژدہ (خوشخبری) سنایا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ہوئی، فرمایا۔

وَ اُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝

ترجمہ: اور ایک نعمت اللہ عَزَّوَجَلَّ تمھیں اور دے گا جو تمھیں پیاری ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں کو خوشی سنا دو۔ (سُوۡرَۃُ الصَّفِّ آیت نمبر ۱۳)

6612۔ آوے نیک دہاڑا میرا چھڈن بخت بہانے
جس دم نظر کرم دی ہووے آون بھلے زمانے

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بخت بھی اچھے کر دے اور میرے لیے نیک (خیر والے) ایام آجائیں۔ جب تیری طرف سے نظر کرم ہو گی تو بھلا زمانہ آجائے گا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل﴾

8299۔ آکھ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ پیر رکابیں پائے
افسر تے سرگشت غلاماں سر پر آن جھلائے

ترجمہ: تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ (اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل رکھتے ہوئے) پڑھ کر (جب شہزادے نے) اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو غلاموں نے سر پر تاج (پہنایا) اور چھتر آ کر جھولائے۔

شرح: عارف کامل رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیہِ نے مذکورہ بالاشعر میں سُوْرَۃُ ھُوْدٍ کی اس آیت مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے۔

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (سُوْرَۃُ ھُوْدٍ آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: میں نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب، کوئی چلنے والا نہیں جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے۔

کسی نے ابو عبد اللہ قرشی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیہِ سے توکل کی نسبت سوال کیا، تو فرمایا ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ تعلق ہونے کو توکل کہتے ہیں۔ سائل نے عرض کی اور وضاحت کیجیے تو فرمایا۔ توکل یہ ہے کہ تو ہر اس سبب کو ترک کر دے جو کسی دوسرے سبب تک پہنچائے، یہاں تک کہ خود حق تعالیٰ اس سبب کا والی بن جائے۔ (رسالہ قشیریہ صفحہ 427)

2976۔ تَوَکَّلْتُ عَلٰی رَبِّ السَّمَآءِ
وَسَلَّمْنَا بِاَسبَابِ القَضَآءِ

میں نے آسمانوں کے رب پر بھروسہ کیا اور ہم نے قضاء کے اسباب کو تسلیم (قبول) کیا۔

680۔ دِھیاں پُتر بھیناں بھائی، وِچھڑ سنگوں ساتھوں
بیڑی روہڑ اسباباں والی عشق ندی دی ٹھاٹھوں

بیٹوں، بیٹیوں، بہن، بھائیوں اور ساتھ والی سنگت کے ظاہری اسباب پر بھروسہ کرنا چھوڑ کر علیحدہ ہو جا اور اسباب

والی کشتی کو عشق کی ندی کی لہروں میں بہا دے (تا کہ بھروسہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہو جائے)۔

681۔ رَستہ دور نہ اوڑک جس دا، گھنے قضیئے وَسدے
پر جو نال یقینے ٹُردے ، وَنج سَجن سَنگ وَسدے

اگر چہ رستہ بڑا کٹھن ہے جس میں بظاہر بہت زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں مگر جو بھی یقین کامل کے ساتھ چل پڑتا ہے وہ اپنے محبوب تک پہنچ جاتا ہے۔(اُسے وَصلِ محبوب میسر آجاتا ہے)

682۔ توڑے کجھ نہ معلم اس دا تھاں ٹکانا پاسا
چھڈ دُنیا پو لہر فقر دی رَکھ مِلن دی آسا

اگر چہ اس کے رہنے کی جگہ اور ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔لیکن پھر بھی ملاقات کی امید رکھتے ہوئے دُنیا کی محبت کو چھوڑ اور اہل فقر کے راستے کو اختیار کر لے۔

683۔ یار ملے بِن مَرسو ناہیں سِیس تُساں جے ہولے
اوہ تیرا توں اُس دا ہوسیں وِتھ نہ رَہسی مولے

اگر محبوب کی ملاقات کے شوق میں سر قربان کرنے کا جذبہ ہو تو پھر بغیر ملاقات کے مرے گا نہیں۔وہ تمہارا ہو گا اور تم اس کے ہو گے درمیان میں کوئی غیر نہ ہو گا۔

684۔ محبوباں دی بے پرواہی سُن کے ہٹ نہ رہو کھاں
ہمت آس قراری کر کے وَنج اوسے دَر ڈھو کھاں

محبوبوں کی بے نیازی کو دیکھ کر پیچھے نہ ہٹنا بلکہ پھر بھی ہمت اور امید کو برقرار رکھتے ہوئے اسی دروازے پر جھکنا۔

685۔ صبر توکل عاصم والی ہمت سیف ملوکے
کریں قبول نہ ہٹیں توڑے سَبھ کوئی ٹھاکے کُوکے

جس طرح عاصم بادشاہ نے صبر اور توکل کیا اور سیف الملوک نے ہمت نہ ہاری اگر تو نے بھی اسی طرح کا صبر، توکل اور ہمت کی اگر چہ ہر کوئی منزل سے رکنے کو کہتا رہا۔تو پھر کامیاب ہو جاؤ گے۔

686۔ اپنا آپ چھڈیں اُس کارن ساجن تاں گھٹ آون

سَبھ جَگ اُتے شاہی تیری پریاں تخت اُڈاون

محبوب کا وصل تب ملتا ہے جب خود نمائی اور خود بینی کو چھوڑ دے گا تو پھر تیری شہنشاہی ہو گی اور پریاں تیرا تخت اڑائیں گی۔

718۔ اوتر نام پیاں کے کرنا مال متاع گھنیری

گوشے بیٹھاں ہو چُپیتا رَکھ اللہ دی ڈھیری

بے اولادی کی حالت میں لوگ اوتر کہہ کر پکارتے ہیں تو پھر یہ اگر بادشاہی کا کثیر مال و دولت بھی ہو تو کس کام کا ہے۔(یعنی کسی کام کا نہیں ہے) لہٰذا خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کامل رکھ۔

2885۔ مان تران نہ زور نمانے نہ کجھ شیخی میری

ہکو پَرنا تکیہ تیرا ہور نہیں دِھر ڈھیری

مجھ عاجز کو اپنے کسی عمل پر کوئی بھروسہ اور فخر نہیں ہے بلکہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ہی توکل ہے۔اس کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی کی پناہ ہے۔

2887۔ تیری اوٹ پناہ خدایا ہور نہیں کجھ سُجھدا

جس دیوے نوں آپوں بالیں کدَ کسے تھیں بُجھدا

اے میرے مالک ہر وقت تیری ہی پناہ میں ہیں ۔اس کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا ۔جس چراغ کو تو جلا دے پھر وہ چراغ کسی سے بُجھتا نہیں ہے۔

5943۔ پکّ توکل رب دی رَکھیں سَوریں نام الٰہی

شاہزادے نے اوہو کیتی جو اُس دَسی آہی

مالک کُل پر کامل بھروسہ رکھنا اور اسی کا نام لیتے رہنا(تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی)۔جیسا کہ شہزادہ سیف الملوک نے بھی اسی بتائی ہوئی بات پر عمل کیا۔

﴿ بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ﴾

8423۔ آہو دائم سُجھدا آہا داغ وچھوڑے والا
اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ کردا خوب سَنبھالا

ترجمہ: ہمیشہ جدائی کے داغ کی فکر رہتی مگر اللہ عَزَّوَجَل اپنے بندوں پرلطف فرماتا ہے اور خوب طرح سے سنبھالتا ہے

شرح: حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا اشارہ سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی کی آیت نمبر ۱۹ کی طرف ہے ۔جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے بندوں پرمہربانی فرمانے کا ذکر ہے:

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ۠﴿۱۹﴾

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ۔جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت وعزت والا ہے۔

لطیف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی میں سے ہے ۔علامہ ابن منظور رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ لفظ اللطیف کے معنی کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کہ لطیف اس کو کہتے ہیں جس میں یہ تین چیزیں جمع ہوں: جو کام ہو اس میں درشتی اور سختی نہ ہو بلکہ نرمی اور رفق کا پہلو نمایاں ہو ۔ نیز وہ اپنے بندوں کی باریک سے باریک مصلحتوں اور منفعتوں پر آگاہ ہو اور جس کو کوئی نعمت عطا فرمانا چاہے اسے عطا فرمانے پر قادر ہو۔" (لسان العرب جلد ۹ صفحہ ۳۱۶،ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۳۷۴)

صاحب مختار الصحاح نے لکھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لطیف ہونے کا معنی ہے کہ وہ نیکی کی توفیق دینے والا ہے اور گناہوں سے حفاظت فرمانے والا ہے۔ (مختار الصحاح جلد ا صفحہ ۲۸۲)

"حضرت جنید بغدادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں لطیف اس ذات پاک کو کہتے ہیں جو تیرے دل کو ہدایت سے نور کر دے ۔غذا سے تیرے جسم کی نشوونما کرے تجھے دنیا سے ایمان کے ساتھ نکالے اور دوزخ کی آگ سے تجھے بچائے۔"

(تفسیر روح المعانی جلد ۱۳ صفحہ ۶۰،ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۳۷۴)

61۔ لطف کریندا کرم کنندہ ہر دے کام سنوارے
سَبھ خَلقت دا راکھا اوہو بھیت پچھانے سارے

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر لطف و کرم فرماتا ہے اور ہر ایک کے کام بھی سنوارتا ہے۔تمام مخلوق کا نگہبان بھی ہے اور ہر ایک کا راز دان بھی حتی کہ چھپی ہوئی بات کو بھی جاننے والا ہے۔

شیخ سعدی رَحۡمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں:

لطیف کرم گستر کارساز   کہ دارائے خلقت و دانائے راز

ایسا مہربان، کرم فرمانے والا، کام بنانے والا کہ مخلوق کا نگہبان، راز جاننے والا ہے۔(بوستان صفحہ 04)

6004۔ جدوں پیارا مہریں آوے آپ آپے وَل چھکے
ویری بھی تد گولے بَندے ہر اِک دا دِل وِکے

جب سوہنا مالک مہربانی فرماتا ہے تو اپنے قریب کر لیتا ہے۔پھر دُشمن بھی نوکر بَن جاتے ہیں اور ہر ایک کا دِل فریفتہ ہو جاتا ہے۔(ہر ایک دِل و جان سے قربان ہونے کو تیار ہو جاتا ہے)۔

7860۔ اول صفت ثناء ربے دی شُکر الحمد لکھائیے
کرم اوہدے دی حد نہ کائی رحمت اَنت نہ پائیے

7861۔ دُور کرے سبھ زحمت جس دم مہریں آوے سائیں
لکھ مَناں دی دھو پلیتی پاک کرے کُل جائیں

7862۔ سُکے وہن کریندا جاری کھیت سُہاون نہراں
گرم بزار مچاوے رونق اُجڑیاں مُڑ شہراں

7863۔ رَوگی بدن درست کریندا دے انھیاں رُشنائیاں
گئے گواتے پُت پیارے وَت ملاوے مائیاں

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللہِ ؕ (سُوۡرَۃُ ھُوۡدٍ آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔   (باب اوّل: تمت بالخیر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب دوم:

احادیث مبارکہ سے صراحتاً استدلال

اس باب میں ان اشعار کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے جن میں صراحتاً احادیث مبارکہ سے استدلال کیا گیا ہے اور پھر اسی عنوان سے متعلقہ مفہوم رکھنے والے اشعار کو بھی مع ترجمہ شامل کر دیا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ہم سب اہل ایمان کی بے حساب بخشش ومغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ عَلیہِ واٰلہٖ وسلَّم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ﴾

سَفرُ العشق (سیفُ المُلوک) میں احادیث مبارکہ سے استدلال

﴿جس نے طلب کیا پا لیا﴾

عارف کامل حضرت میاں محمد بخش صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کتاب سفرُ العشق المعروف سیفُ المُلوک کے نسخہ ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۶۹ء (عیسوی) در مطبع مصطفائی لاہور کے سر ورق پر لکھا ہوا ہے کہ:

"ایں کتاب در تفسیر ایں حدیث شریف"

''مَنۡ طَلَبَ شَیۡئًا وَ جَدَّ وَجَدَ''

یہ کتاب اس حدیث شریف کی تفسیر میں ہے جس کا مفہوم ہے کہ:

"جس نے کسی چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا یا تلاش کیا اور کوشش کی، اُس نے وہ چیز حاصل کر لی"

اور نسخہ ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء بہ مطبع سراج المطابع جہلم کے سر ورق پر عبارت اسی معنیٰ و مفہوم میں کچھ اس طرح سے لکھی ہوئی ہے۔

''مَنۡ طَلَبَ شَیۡئًا وَ جَدَّ فَوَجَدَ''

جسے امام شمس الدین سخاوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (المتوفی: ۹۰۲ھ) نے اپنی کتاب المقاصد الحسنہ میں ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا:

''مَنۡ جَدَّ وَجَدَ''

جس نے کوشش کی اُس نے پالیا۔ (المقاصد الحسنہ جلد ۱ صفحہ ۶۴۱)

حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا:

''مَنۡ طَلَبَ وَجَدَ''

جس نے طلب کیا پالیا۔ (کشف المحجوب صفحہ ۱۹۶)

اور اس بات کی تائید قرآن حکیم میں سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کی آیت نمبر ٦٩ سے ہوتی ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

(سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ آیت نمبر ٦٩)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکوں کے ساتھ ہے۔

اس مفہوم کو حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سیف المُلوک میں متعدد مقامات پر اس طرح بیان فرمایا:

687۔ ڈھونڈن والے مُڑن نہ خالی خود حضرت فرماوے
ویکھاں سیف ملوکے ولّوں جو لوڑے سو پاوے

سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنے فرمان عالیشان کے مطابق (سچی) تلاش کرنے والا خالی واپس نہیں لوٹتا۔ سیف الملوک کی طرف دیکھ لے جس تلاش میں نکلا اسے پالیا۔

اور سفر العشق (قصہ سیف الملوک) لکھنے کا مقصد یہی لکھا:

689۔ قِصہ سیف الملوکے والا اِس کارن ہُن کہنا
طالب ہمت کر کے چلے رَوا نہ رکھے بہنا

اسی مقصد کے لیے اب یہ قصہ سیف الملوک والا کہنا ہے کہ اگر طالب ہمت کر کے اپنی (منزل) کی طرف (عزم) کیساتھ چلے اور بیٹھنا گوارا نہ کرے۔ (تو وہ اپنی منزل کو پالے گا)

2339۔ کنڈے سخت گلاباں والے دوروں ویکھ نہ ڈریئے
چوہباں جھلیئے رَت چوایئے جھول پھُلیں تَد بھریئے

گلاب کے سخت کانٹوں کو دیکھ کر خوف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے بلکہ کانٹوں کے زخم کھا کر خون نکلوائیں گے تو آخر کار جہد مسلسل کے بعد پھُولوں سے جھولی بھر لیں گے۔

5684۔ لوڑن والا رہیا نہ خالی لوڑ کیتی جس سَچی
لوڑ کریندا جو مُڑ آیا لوڑ اوہدی گِن کَچی

جس کسی نے بھی سچی تلاش کی وہ کبھی خالی نہیں رہتا لیکن جو تلاش کرتے ہوئے واپس لوٹ آیا اُس کی تلاش کچی ہے۔ (یعنی منزل پر پہنچنے کا عزم پختہ نہیں ہے)

5685۔ سیف ملوک جیہیا بَن لوڑے لوڑ اوہدی تد پکّی
اللہ چاہے مُڑے نہ خالی مطلب دا مُنہ تکّی

سیف الملوک جیسا بن کر جو تلاش کرتا ہے تو اس کی جستجو پختہ ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے سے وہ واپس خالی نہیں آئے گا بلکہ اپنے مقصد تک پہنچ جائے گا۔

9128۔ اِسے ہِکسے مِصرے اندر غرض قصے دی ساری
جو ڈھونڈے سو پاوے بھائی مُفت نہیں پَر یاری

اسی ایک مصرے (آدھے شعر) میں تمام قصہ کی غرض و غایت (مقصد) ہے کہ جو بھی (سچی) تلاش کرے گا پا لے گا کیونکہ دوستی مفت میں حاصل نہیں ہوتی (محبت کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں)۔

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قصہ سیف الملوک شروع کرنے سے پہلے جو عنوان دیا ہے اُس کا بھی یہی مفہوم نکلتا ہے:

"تمام قِصہ در تفسیر این بیت مولوی نظامی (گنجوی) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔"

تمام قصہ مولوی نظامی (گنجوی) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس شعر (جو سکندر نامہ کے صفحہ ۸۰ پر موجود ہے) کی تفسیر ہے۔

چنین زد مِثل شاہِ گویندگان
کہ یابند کاتند جویندگان

ایسی مثال دی کہنے والوں کے شہنشاہ (یعنی سرکارِ دو عالم تاجدارِ انبیائے کرام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے:

"کہ پا جاتے ہیں ڈھونڈنے والے" (سکندر نامہ صفحہ ۸۰)

﴿ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ﴾

79۔ اس میدان نہ چلے گھوڑا شِینھ حیرت دا گجّے
خاص پہلے لَا اُحْصِیْ کہہ کے اس دوڑوں سَن رجّے

ترجمہ: اس میدان (توحید) میں (کسی عام بندے کی کیا مجال کہ عقل) کے گھوڑے کو دوڑا سکے۔ یہاں تو حیرت (تعجب و حیرانی) کا شیر گرج رہا ہے اور خاص الخاص (محبوب نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی لَا اُحْصِیْ فرمادیا۔

شرح: حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ عقیدہ توحید کے ایک اہم پہلو کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کی معرفت اور حقیقت میں غور وفکر کرنے والا میدان ایک ایسا وسیع عریض لامتناہی میدان ہے کہ جس میں تعجب اور حیرت کا شیر اپنی گرج دار آواز سے پکار رہا ہے کہ یہاں عقل کا گھوڑا دوڑ کر اپنی سوچ سے اس کی حد کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہاں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی لَا اُحْصِیْ کہہ چکے ہیں اشارہ اس حدیث مبارکہ کی طرف ہے، جس میں حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز وتر کے آخر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:۔

"اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ"

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیری رضا کے ساتھ، تیری ناراضگی سے، تیری معافی کے ساتھ، تیری سخت گرفت سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، الٰہی! میں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تُو نے خُود اپنی ثناء کی۔

(سنن النسائي جلد۲ صفحه ۲۰۵ رقم ۱۷۴۷، السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي جلد ۳ صفحه۲۹ ، مسند أبي يعلى جلد۱ صفحه۲۳۱ رقم ۲۷۵)

عبدالکریم جیلی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

"برادران محترم! انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کی تعریف

کرتا رہے۔ انسان کی وہ تعریف جو وہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی کرتا ہے وہ اس کی قابلیت کے ساتھ معلق ہے یہ اس قوت کا اثر ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو عطا کی ہے۔ یہ تعریف استعداد کے اُن عطیات کے مطابق ہوتی ہے جو اسے عطا کیے جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام تعریف اس طرح ہے جس کا وہ اہل ہے اس کی تعریف اس طرح نہیں جس طرح تیرا فکر اور تیری دلیل عقل سے اندازہ لگا کر مناسب سمجھیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ: سرکار دو عالَم نورِ مجسم شفیع معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اے مولا! ہم تیری ذات کی تعریف اس طرح نہیں کر سکتے جس طرح تو اپنی ذات کی تعریف کرتا ہے یعنی میں (نبی آخرالزماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کمالات کا اتنا زیادہ مشاہدہ کرتا ہوں کہ اس طرح تعریف نہیں کر سکتا۔ ان کی کوئی حد نہیں ہے اس لیے میں اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو تعریف کرنے پر قادر ہے۔ جمال و کمال کا ہر کمال تجھی کو زیبا ہے۔" (ماخوذ از جواہر البحار جلد ۵ صفحہ ۴۴۱)

شیخ سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنی کتاب بوستان میں فرمایا تھا۔

که خاصاں دریں رہ فرس فاندہ اند
لَا اُحْصِیْ از تگ فرو ماندہ اند
نہ ہر جائے مرکب تواں تا ختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

کیونکہ خاصان خدا نے اس راستے میں گھوڑے دوڑائے ہیں لَا اُحْصِیْ کے مطابق دوڑ سے عاجز رہے ہیں۔ ہر جگہ گھوڑا نہیں دوڑایا جا سکتا ہے بلکہ بہت سے مواقع ڈھال پھینک دینی پڑتی ہے۔` (بوستان سعدی صفحہ ۸)

صاحب شرح السنة أبو محمد الحسن بن علي بن خلف البربهاري (المتوفى: 329ھ) فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں غور وفکر کرنا بدعت ہے کیونکہ نبی کریم رؤف الرحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

"تَفَكَّرُوْا فِي الْخَلْقِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰه"

ترجمہ: مخلوق میں غور وفکر کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں غور وفکر نہ کرو۔

کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے بارے میں غور وفکر، دل میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے۔

(شرح السنۃ صفحہ ۶۸، الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ ۲۵۱)

80۔ ہر جائی نہ چلدی بھائی جبھے دی چترائی
کن ڈورے جبھ گنگی ہوندی جاں کائی جاگہ آئی

ہر جگہ پر زُبان کی تیزی نہیں چلتی بلکہ جب کوئی ایسا مقام آتا ہے تو زبان خاموش ہو جاتی ہے اور کان سماعت سے عاری ہو جاتے ہیں۔

81۔ اس مجلس دا محرم ہو کے پھیر نہ مُڑدا کوئی
جو ایہ مست پیالہ پیندا ہوش کھڑاندا سوئی

اس مجلس کا جو بھی محرم ہوا پھر یہاں سے واپس نہیں ہوا۔ جس نے بھی یہ مست پیالہ پی لیا پھر اسے اپنا ہوش نہیں رہتا۔ جیسا کہ شرح فتوح الغیب صفحہ 72 پر مشائخ کا قول منقول ہے یعنی جو پلٹ آیا وہ راستے سے ہی پلٹ آیا (منزل پر پہنچا ہی نہیں کہ پہنچتا تو نہ پلٹتا)۔

82۔ اس خونی دریاؤں ڈردے عقل فکر دے سائیں
کس دی بیڑی باہر آئی پہنچ اجیہیں جائیں

اس شہادت گاہِ اُلفت سے عقل وفکر کے مالک خوف زدہ ہوتے ہیں۔ ایسی جگہ پر جس کی بیڑی پہنچ جائے وہ کب واپس ہوتی ہے؟۔

6602۔ ناموراں دیاں ناماں اُتے نام تیرا سر ناماں
کُنہ تیری وِچ راہ نہ پایا کیا خاصاں کیا عاماں

سب ناموں سے بڑا نام تیرا ہی نام ہے اور کسی خاص اور عام کو تیری حقیقت تک پہنچنے کی مجال نہیں ہے۔

﴿ صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴾

100۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْن آیا شان اُنہاں دے

جن انسان غلام فرشتے دوئے جہان اُنہاں دے

ترجمہ: شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔تمام جن وانس اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں بلکہ دونوں جہان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہیں۔

شرح: عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اشارہ حدیث قُدسی کی طرف ہے۔ جسے ابن الصلت و ابی احمد الفرضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اس طرح نقل فرمایا ہے۔

''وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْاٰخِرَةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام''

(فوائد ابن الصلت و ابی احمد الفرضی جلد ۱ صفحہ ۶۹ حدیث نمبر ۳۷)

ترجمہ: اے محبوب اگر آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا نہ کرتا تو آخرت کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا نہ کرتا تو جنت کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا نہ کرتا تو دوزخ کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا نہ کرتا تو آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کو پیدا نہ کرتا۔

علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ہندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۹۷۵ھ) نے اپنی کتاب کنز العمال میں اس طرح نقل فرمایا: کہ سرکار مدینہ سرور وقلب وسینہ صاحب معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ:

'' أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ'' (الدیلمی۔ابن عباس)

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا اے محمد ﷺ (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔

(کنزالعمال جلد ۱۱ صفحہ ۵۷۸ رقم ۳۲۰۲۵)

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ذیل کے اشعار میں بھی سرکار دو عالَم نورِ مجسم شفیع معظم ﷺ کی شان بطور صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرمائی ہے:

6090۔ اِکناں ناری نام دَھرایا اِک سَدّے کر خاکی
آل سمیت دُرود اُنہاں تے شَرف جنہاں لولاکی

ایک مخلوق نے اپنا نام ناری (آگ سے بنائے ہوئے) رکھوایا اور ایک خاکی کے نام سے پکارے گئے (لیکن) جن کو شرفِ لولاکی کی شان ملی ہے اُن پر اور ان کی آل پر درود وسلام ہوں۔(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

6091۔ جس دی خاطر پیدا کیتا آدم تے سبھ پریاں
عاشق تے معشوق بنائے دُکھ پَنڈاں سر دھریاں

جن کی خاطر (طفیل) آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اور پریوں کو پیدا کیا اور عاشق و معشوق بنائے اور سَر پر دُکھ کی گٹھڑیاں رکھیں۔

6163۔ اوہ محبوب الٰہی خاصہ سَر افسر لولاکی
قدم مُبارک اس دے چُمسن نُوری ناری خاکی

نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب خاص ہیں جن کے سَر مبارک پر لولاک کا (تاج مبارک) ہے اور قدمین شریفین کو چومنے (بوسہ دینے) کے لیے فرشتے، جنات اور انسان ترستے ہیں۔

155۔ بہت عزت لولاکی تینوں، کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلاماں ہور درود پچاواں

یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے صاحبِ لولاک (آپ ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔یعنی ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد سرکار دو عالَم ﷺ ہیں) ہونے کی عزت عطا فرمائی گئی ہے۔ میں آپ ﷺ کی

صفات کاملہ کو بیان کرنے سے عاجز ہوں۔

6154۔ مکی مدنی قرشی جیلی باعث خلق تماماں

آل اولاد سمیت اُنہاں تے ہون درُود سلاماں

مکی مدنی آقا و مولا ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔یعنی ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد سرکار دو عالم ﷺ ہیں۔آپ ﷺ پر مع آلِ پاک و اولادِ پاک درود وسلام کا نذرانہ قبول ہو۔

6184۔ آدم اجے نہ ہویا آہا جاں اُس نبی ﷺ کہایا

انبر دھرتی دوزخ جنت خاطر اس دی پایا

اس وقت تک ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔تب بھی نبی آخر الزمان ﷺ نبی تھے۔آسمان،زمین اور ہر چیز کی تخلیق آپ ﷺ کی وجہ سے فرمائی گئی۔

101۔ نور محمد ﷺ روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا

اول آخر دوئے پاسے اوہو مَل کھلویا

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے بھی پہلے سرکار دو عالم ﷺ کا نور مبارک روشن تھا۔اول اور آخر دونوں اطراف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ملکیت میں ہیں۔

6186۔ کُرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چَن تارے

تاں بھی نور محمد ﷺ والا دیندا سی چمکارے

کُرسی،عرش،لوح،قلم،سورج،چاند اور ستارے ابھی تخلیق نہیں ہوئے تھے جس وقت نبی آخر الزمان ﷺ کا نور مبارک چمک رہا تھا۔(مذکورہ بالا دو اشعار میں نورانیت مصطفیٰ کریم ﷺ کو بیان فرمایا گیا ہے)

اور اس بات کی تائید قرآن حکیم میں سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ کی آیت نمبر 15 سے ہوتی ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ۝ (سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ آیت 15)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

﴿شانِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ﴾

137۔ لَحۡمُکَ لَحۡمِیۡ وَ دَمُکَ دَمِیۡ شان جنہاں دے آیا
سخی ، بہادر ، جگ وچ نادر جس دا عالی پایا

ترجمہ: (حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی شان میں روایت نقل فرمائی گئی ہے) کہ "تیرا گوشت میرا گوشت اور تیرا خون میرا خون ہے" جو سخی، بہادر اور پورے جہان میں منفرد، بڑی اعلیٰ شان کے مالک ہیں۔

شرح: عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے شان علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ میں اس حدیث مبارکہ کو روایت بالمعنیٰ نقل فرمایا ہے ۔محدثین چند شرائط کے ساتھ جس کے جواز کے قائل ہیں جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ) رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

"جہاں تک روایت بالمعنیٰ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں اختلاف تو ایک مشہور مسئلہ ہے لیکن اکثریت جواز کی قائل بھی ہے۔" (نزھة النظر جلد۱ صفحہ ۹۷)

حدیث مبارکہ کے اصل متن کو اسی مفہوم سے متعلق امام جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی کتاب جامع الاحادیث میں اور علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (متوفی ۹۷۵ھ) نے اپنی کتاب کنز العمال میں اس طرح نقل فرمایا:

یَا اُمَّ سُلَیۡمٍ ! اِنَّ عَلِیًّا لَحۡمُہٗ مِنۡ لَحۡمِیۡ وَ دَمُہٗ مِنۡ دَمِیۡ وَھُوَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ ھَارُوۡن مِنۡ مُوۡسٰی (عق۔عن ابن عباس)

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے اُمِ سُلَیم ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا بے شک علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا لَحۡم میرا لَحۡم ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور اسے میرے ساتھ وہ منزلت ہے جیسا ہارون عَلَیۡہِ السَّلَام کو موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کے ساتھ ہے۔

(جامع الاحادیث، جلد ۲۳ صفحہ ۹۰۵)، (کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۶، رقم ۳۳۹۲۳)

اور سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی کتاب مرأۃ العرفان کے صفحہ ۱۹ پر اسی مفہوم کو اس طرح بیان فرمایا:

مہر علی ہے حُبّ نبی ﷺ اور حُبّ نبی ﷺ ہے مہر علی

لَحْمُکَ لَحْمِیْ جِسْمُکَ جِسْمِی ، کوئی فرق نہیں مابین پیا

(مراۃ العرفان صفحہ ۱۹)

136۔ چوتھا یار پیارا بھائی خاصہ دِل دا جانی

دُلدُل دا اسوار علی ہے حیدر شیر حقانی

سرکار دو عالم ﷺ کے خاص دلی دوست اور پیارے بھائی سیدنا حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔جو دلدل (خاص سواری) کے سوار بھی ہیں اور بہادر بھی ہیں اور اسدُ اللہ کے (لقب سے مشہور ہیں)

138۔ ذُوالفقار جنہاں نوں اُتری خلعت فقر حضوروں

جُمل جہان ہوئی روشنائی شاہ مرداں دے نوروں

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خاص تلوار (ذوالفقار) عطا کی گئی اور فقر کا لباس عطا فرمایا گیا۔سارے جہان میں شاہِ مرداں کے نور سے روشنی پھیلی۔

139۔ جَمدڑیاں سَن جس دے اَگے بُتاں سِیس نوائے

خیبر کوٹ کفار گرائیوس ڈَنکے دِین وَجائے

وقت ولادت ہی سے جن کے سامنے بُتوں نے سر جھکا لیے ۔کفار کے قلعہ خیبر کو بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گرایااور دین کی دھوم مچا دیں۔

140۔ سَتر دو بہتر واریں راہ اللہ دے وِکیا

دوئے امام دِتے راہ مولیٰ پھیر صبر کر ٹِکیا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بے شمار قربانیاں ہیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پیارے شہزادوں (حسنین کریمین امامین شہیدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی دین کے لیے قربانیاں بے مثل و بے مثال ہیں۔

﴿مرنے سے پہلے مرنا﴾

575۔ مُوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، والا حرف صحیح جس پڑھیا
اس میدان محمد بخشا سَر دِتا پڑ کھڑیا

1293۔ مُوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا عمل اِسے تے کرناں
مَرنوں اگے جے کوئی مویا پھیر نہیں اوس مرناں

ترجمہ: مُوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا (مرنے سے پہلے مرنا) والے حروف کو جس نے بھی صحیح طور پر پڑھا (یعنی حقیقی معنوں میں اس پر عمل پیرا ہوا) اور اس میدان میں اپنا سَر دے دیا (جان دے دی) وہ اس میدان میں فتح یاب ہوا اور جو کوئی بھی مرنے سے پہلے مرا پھر اس نے مرنا نہیں۔

شرح: بعض کُتب میں موت کی کئی اقسام لکھی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

موت اِضطِراری: مفارقتِ رُوح از بدن جسے عام طور پر موت کہتے ہیں۔

موت اختیاری: ہوائے نفس کا قلع قمع، لذّتِ جسمانی سے اعراض، مُوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا یعنی مرنے سے قبل مر جانے سے اسی موت کی جانب اشارہ ہے۔ اس مرگ اختیاری کی بھی حسب ذیل اقسام ہیں:

موت اَبیض: سفید موت یعنی بھوک پیاس اور نیند پر قابو پالینا۔

موت اَحمر: سرخ موت یعنی خواہشات پر غلبہ پالینا، لذائذ وخواہشات کی قربانی کی جاتی ہے اور اُن کا خون بہایا جاتا ہے اور نیز یہ قربانی سُرخروئی کا باعث ہوتی ہے اس لیے اسے سُرخ موت کہتے ہیں۔

موتِ اَخضر: سبز موت یعنی آئندہ کے متعلق اُمنگوں کو خیر باد کہہ دینا اس سے ترقی اور سرسبزی شروع ہوجاتی ہے اس لیے اس موت کو سبز قرار دیا گیا۔

موتِ اَسود: سیاہ موت یعنی دارَین سے منہ پھیر لینا چونکہ دونوں جہان سے آنکھ بند کر لی جاتی ہے اسے سیاہ کہتے ہیں۔

امام رَبَّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سَرہَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے ایک مکتوب میں فرمایا کہ میرے روحانی بھائیو! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک وہ موت جو معروف موت سے پہلے ہے جس کو اہلُ اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں ثابت نہیں ہو گی اس وقت تک بارگاہِ قُدس تک وصول میسر نہیں ہو گا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں پہنچنا محال ہے) بلکہ آفاقی جھوٹے معبودوں اور انفسی ہوائی خداؤں (خواہشات نفسانی) کی پوجا سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ (مکتوب نمبر ۲۱)

عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مذکورہ بالا اشعار میں جس مَتن کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ اسے امام شمس الدین سخاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی: ۹۰۲ھ) نے اپنی کتاب المقاصد الحسنہ میں انہی الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا اور کہا کہ ہمارے شیخ کہتے ہیں کہ یہ (بطور حدیث) ثابت نہیں ہے: (المقاصد الحسنہ جلد ۱ صفحہ ۶۸۲ رقم ۱۲۱۳)

امام عجلونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) نے اپنی کتاب کشف الخفاء میں رقم ۲۶۶۹ پر انہی الفاظ کیساتھ نقل فرمایا اور کہا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں یہ (بطور حدیث) ثابت نہیں ہے۔ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں یہ صوفیاء کا کلام ہے اور مقصد یہ ہے کہ اضطراری موت سے قبل خود اختیاری موت مر جاؤ اور اختیاری موت سے مراد شھوات (لذات دنیا اور غفلت) کو ترک کر دینا ہے۔ (کشف الخفاء رقم نمبر ۲۶۶۹، موضوعات کبیر رقم ۹۷۵)

البتہ اسی مفہوم کی تائید سے متعلق مشکوٰۃ المصابیح میں روایت منقول ہے۔ کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ سَرورِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے جسم کا بعض حصہ پکڑا پھر فرمایا:

''كُنْ فِي الدُّنيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدْ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ''
دنیا میں مثل مسافر کے رہ یا راہ گزر کی طرح اور اپنے کو قبر کے رہنے والوں میں گن (شمار کرو)۔ (مشکاۃ المصابیح جز ۱ صفحہ ۳۶۱)، (صحیح ابن ماجۃ جلد ۱۰ صفحہ ۴)

حدیث مبارکہ کے اس حصہ "اپنے کو قبر والوں سے شمار کرو" کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں یعنی جیسے مر کر مردہ سب سے الگ ہو جاتا ہے نہ مال اس کا رہتا ہے نہ عزیز۔ تم زندگی میں اپنا دل ان تمام سے الگ رکھو، دنیا آنے پر پھولو مت، جانے پر رب کو بھولو مت، اپنے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضہ میں ایسے دے دو جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں۔ صوفیاء فرماتے ہیں مُوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) یا فرماتے ہیں حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسِبُوْا (حساب دینے سے پہلے حساب کر

لو۔ان زریں اقوال کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے جو مرنے سے پہلے مر جائے گا وہ پھر کبھی نہ مرے گا۔

(مراۃ المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۷ صفحہ ۱۱۶)

روایت بالمعنی سے متعلق امام ابن حجر عسقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں اس کے بارے میں اختلاف تو ایک مشہور مسئلہ ہے لیکن اکثریت جواز کی قائل بھی ہے۔

(نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر جلد صفحہ ۹۷)

675۔ مَر کے جیون دی گل چنگی، سو جانے جو کردا

جس دے سر پر ورتی ہووے، کم نہیں ہر ہر دا

مرنے کے بعد زندہ ہونے والی بات بڑی اچھی ہے یہ وہی جانتا ہے جو (اس عمل کو) کرتا ہے اور جس کے سَر پر وَرتی (گزرتی) ہے۔ یہ ہر کسی کا کام نہیں ہے کہ (مرنے سے پہلے اپنی نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کرے)

1292۔ جے اج خوف خدا دیئوں سَڑسیں اُس دن ہوسیں ہریا

موتے دا کجھ خوف نہ اس نوں جیوندڑا جو مریا

آج خوف الٰہی رکھنے والا اس دن (بروز قیامت) خوشحال ہو گا اور جو جیتے جی مرا (مرنے سے پہلے مرا) اسے موت کا پھر کچھ خوف نہیں ہے۔

2057۔ جو اِک واری مَر کے جیوے پھیر اونہاں کے مرناں

دُنیا اُتوں جس دن بھاوے اُس دِن پڑدا کرناں

جو ایک دفعہ مرنے کے بعد زندہ ہوتا ہے۔ پھر اُس نے کیا مرنا ہے؟ بلکہ جس دن دُنیا سے رخصت ہو گا تو فقط اس دنیا سے آخرت کی طرف پردہ فرمائے گا۔

532۔ عشقوں باہجھ ایمان کویہا کہن ایمان سلامت

مَر کے جیون صفت عشق دی دَم دَم روز قیامت

ایمان کی سلامتی والوں کا کہنا ہے کہ ایمان کی حلاوت عشق کے ساتھ ہی ہے۔عشق کی صفت یہ ہے کہ وہ ہر روز (لگاتار) مر کر پھر زندہ ہوتا رہتا ہے۔

﴿مرنے کے بعد اٹھنا﴾

673۔ مَر کے جیون دی گَل بھائی دَسے کون زبانوں
بَعثْ بَعْدَ الْمَوتْ سُخن دے معنیٰ دور بیانوں

ترجمہ: اے میرے بھائی مَر کر جینے کی بات (کیفیت) کو زبانی کون بیان کرسکتا ہے۔موت کے بعد زندہ ہونے والی بات کے (حقیقی) معنے بیان نہیں کئے جاسکتے۔

شرح: عارف کامل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایمان مفصل کے ایک اہم عقیدہ "مرنے کے بعد اٹھنا" کی طرف توجہ دلائی ہے۔

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى"

یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں، اس کی کتب، اس کے رسولوں، موت کے بعد اٹھنے اور اُس کی طرف سے اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لائے۔ (تمہید ابوشکور سالمی صفحہ ۲۲۳)

674۔ بعد فنایوں باقی ہونا کی جاناں اس باتوں
نویں کتاب بنے جے لکھاں باتاں نفی اثباتوں

فنا کے بعد باقی ہونے والی بات کو جاننا ہر کسی کی بات نہیں اگر یہ بات سمجھائی جائے تو ایک نئی کتاب بَن جائے گی۔

8825۔ ایہہ پروانہ موت لیاندا فانی جگوں تغیری
دارالبقاء اندر چل شاہا کر کے ویس فقیری

اُسے اِس فانی جہان سے تبادلہ کے لئے، یہ پیغام موت لے کر آئی ہے کہ اے شاہا اب فقیری لباس پہن کر ہمیشہ رہنے والے جہان کی طرف انتقال فرماؤ۔

﴿ فَاطْلُبْنِی تَجِدْنِیْ ﴾

1411۔ فَاطْلُبْنِی تَجِدْنِیْ میاں میں موجود تُسانوں
میرے باہجھ نہ چاہیں دُوجا لیسیں لَبھ اسانوں

ترجمہ: پس تو مجھے تلاش کر، تو مجھے پالے گا، میں تیرے لیے (ہر جگہ) موجود ہوں۔ میرے بغیر کسی دوسرے کو نہ چاہنا (غیر کی طرف توجہ نہ کرنا)، (تُو) مجھے پالے گا۔

شرح: حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالا شعر میں ایک سچے طالب کی سچی طلب پر وَصل کے انعام کو بیان فرمایا ہے۔ مذکورہ متن کو مفسرِ قُران ابن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی ۷۷۴ھ) نے اپنی تفسیر القر ان العظیم میں نقل فرمایا ہے:

"کہ بعض آسمانی کتابوں میں ہے اے ابن آدم میں نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس تو لہو ولعب میں نہ پڑ۔ میں نے تیرے رزق کی ذمہ داری لی ہے تو بے جا اپنے آپ کو مت تھکا۔ فَاطْلُبْنِی تَجِدْنِیْ (تُو مجھے تلاش کر تو مجھے پالے گا)۔ اگر تُو نے مجھے پالیا تو تجھے سب کچھ مِل گیا۔ اگر میں تجھے نہ مِلا تو یوں سمجھ لے کہ تُو نے سب کچھ کھو دیا اور ہر چیز سے زیادہ تیرے دِل میں میری محبت ہونی چاہیے۔"

(تفسیر القر ان العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۴۱۱)

کاشفی نے زبور سے نقل کیا ہے:

أَنَا الْمَطْلُوْبُ فَاطْلُبْنِی تَجِدْنِی
أَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِی تَجِدْنِی

میں ہی مطلوب ہوں مجھے طلب کرو گے تو مجھے پاؤ گے۔ میں ہی مقصود ہوں مجھے طلب کرو گے تو مجھے پاؤ گے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۳۶۲)

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس سے ملنا

پسند نہیں فرماتا۔ (قوت القلوب صفحہ ۴۳۸، بحوالہ مسلم ، صفحہ ۱۴۴۱ حدیث ۲۶۸۴)

85۔ پَیر طلب دے کھڑسن اوتھے اُڈِیں حُب دی بالوں
اَگوں پکڑ یقین لنگھاسی پَڑدے پاڑ خیالوں

طَلب رکھنے والے پاؤں (یعنی سچی جستجو)، محبت کے پَروں کی اُڑان اور سچا یقین بندے کو اُس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔

377۔ مردا ہمت ہار نہ مُولے مَت کوئی کہے نمردا
ہمت نال لگے جس لوڑے پائے باجھ نہ مردا

اے مردِ (طالب) ہمت کبھی نہ ہارنا، کہ کہیں نامردی کا طعنہ نہ دیں۔ جس تلاش میں بھی ہمت کر کے لگ جائے گا تو اس کو حاصل کئے بغیر، فوت نہ ہو گا۔

378۔ جاں جاں ساس نراس نہ ہوویں ساس ٹُٹے مُڑ آسا
ڈھونڈ کرن تھیں ہٹیں ناہیں ہٹ گیوں تاں ہاسا

جب تک جسم سانس موجود ہے ناامید نہ ہوتا۔ تلاش کرنے سے پیچھے نہ ہٹنا ورنہ مذاق بن جاؤ گے۔

379۔ جھل جھل ہار نہ ہاریں ہمت ہکدن پھرسی پاسا
بھُکھا منگن چڑھے محمدؐ اوڑک بھر دا کاسا

شکست کو بار بار بھی برداشت کر ہمت نہ ہارنا ایک دن کامیاب ہو جائے گی۔ (بخت جاگ جائیں گے) جیسا کہ اگر ایک بھوکا شخص (بھکاری) مانگنے کے لیے نکلے تو آخر کار اپنا کاسہ (پیالہ) بھر ہی لیتا ہے۔

581۔ جے توں طالب راہ عشق دا چھڈ وہماں وسواساں
ہمت دا لک بَن محمدؐ رَکھ آساں پیا پاساں

اگر تو عشق کے راہ کا طالب ہے تو وہم اور وسوسوں کو چھوڑ کر ہمت کر اور آس رکھ وصل کی دولت مِل جائے گی (یعنی محبوب کا وصل حاصل ہو جائے گا)۔

﴿ اَلْحَمْدُ وَ الْمِنَّۃُ لِلّٰہِ ﴾

2936۔ اَلْحَمْدُ وَ الْمِنَّۃُ لِلّٰہِ دَھن اَساڈے سائیاں
میں تَسی تے رَحمت باراں کَھریوں تُدھ وسائیاں

3850۔ ویکھ جمال کمال خَصم دا دُور ہوئی غمناکی
اَلْحَمْدُ وَ الْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اوسے نوں سبھ پاکی

3873۔ دَم دَم نال اَلْحَمْد گزارن گَردے شُکر ہزاراں
کرم کیتا رب پھیر ملایا سِک سِکیندیاں یاراں

7992۔ اول چُم اکھیں پر دھریا پڑھ اَلْحَمْد زبانی
جیوں پیراہن یوسف سَندا پیغمبر کنعانی

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور اے میرے مالِک و مولیٰ! ہم پر تمام احسانات تیری ہی طرف سے ہیں ۔(یعنی شکر کے لائق تیری ذات پاک ہے) جس نے مجھ پیاسی پر کھرے موسم میں (جب موسم ابر آلود نہ ہو) رحمتوں کی بارشیں برسا دیں ۔محبوب کے جمال کو دیکھ کر غم دور ہو گیا یہ سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و احسان سے ہے جس کی ذات پاک ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے ملاقات کے شدید متمنی دوست آپس میں ملے تو ہر سانس کیساتھ ہزاروں شُکر گزارے ۔(جب سیف الملوک کا خط اس کے والد عاصم شاہ کو مِلا) تو اول اس نامہ کو فرطِ محبت میں چوما جس طرح پیغمبر کنعانی (حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام) کو اپنے بیٹے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیض مبارک ملی (تو انہوں نے اُس قمیض مبارک کو محبت سے اپنی آنکھوں پر لگایا)

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اَن گنت نعمتوں پر حمد بیان کرنا اور احسانات کا شُکر ادا کرنا جن کلمات طیبات سے فرمایا ہے حدیث مبارکہ میں بھی اسی طرح سے ترغیب دی گئی ہے۔

ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص سے دریافت فرمایا: تو نے صبح کیسے کی ؟ اس نے عرض کی بہتر ۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سوال دوبارہ پوچھا: تم کیسے ہو؟ اس نے پھر عرض کی

بہتر ہوں ۔تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر اس سے پوچھا: یعنی تم کیسے ہو؟ عَرض کی : بہت بہتر ہوں اور میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجا لاتا ہوں اور شُکر بھی ادا کرتا ہوں ۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی الفاظ تمہارے منہ سے سننا چاہتا تھا(یعنی حمد وثناء اور شکر کا اظہار)۔ (قوت القلوب جلد ۲ صفحہ ۲۳۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرنے اور شُکر ادا کرنے والوں کی فضیلت میں پیارے حبیب ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: بروزِ قیامت ایک مُنادی نِدا دے گا: حَمّادون (حمد کرنے والے) کھڑے ہو جائیں، تو ایک گروہ کھڑا ہو گا، ان کے لیے ایک جھنڈا نَصب کیا جائے گا، اس کے بعد وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے ۔عَرض کی گئی: یہ حَمّادون کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: ۔وہ لوگ جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہیں۔(قوت القلوب جلد ۲ صفحہ ۲۴۱، صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۸۷)

حدیث پاک میں ہے کہ جب کسی بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے انعام سے نوازے اور وہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کرتے ہُوئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس نے شُکر اَدا کر دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ثواب لکھ دیتا ہے ۔اگر دوبارہ کہے تو از سرِ نو ثواب لکھا جاتا ہے اگر تیسری مرتبہ یہ کلمہ کہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(حصن حصین صفحہ ۲۲۵)

2945۔ لکھ کروڑاں نعمت بخشیں باجھوں مُل مزدُوری
رات ہنیری اندر دیویں بال شمع کافوری

(اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں) لاکھوں ، کروڑوں نعمتیں مفت میں (بغیر محنت) عطا کرتا ہے اور تاریک رات کے اندر (چاند جیسی) شمع کافوری کو روشن کرتا ہے

2947۔ منگے باجھوں دیں مراداں بے انداز شماراں
جو احسان میرے پر کیتو دَم دَم شُکر گزاراں

بغیر مانگے بے شمار(ان گنت) مُرادیں عطا کرتا ہے ۔جو احسان مجھ پر کیا ہے ۔ہر سانس میں شُکر گزار ہوں۔

0005۔ نعمت اپنی دی کجھ مینوں بخش شناساں پاواں
ہمت دے دِلے نوں تیرا شُکر بجا لیاواں

(اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں) اپنی نعمتوں کی معرفت، شناسائی عطا فرما اور دل کو شکر نے کی ہمت عطا فرما۔

﴾اللہ عَزَّوَجَلَّ والدین سے زیادہ مہربان﴾

1564۔ بیٹے ساڈے بندے رب دے ساتھوں اوس پیارے
أَنَا لِلْعَبْدِ أَرْحَم آپوں مِنْ أَبَوَیْه پُکارے

2940۔ أَنَا لِلْعَبْدِ أَرْحَم رَبّا سَچ تیرا فرماناں
ماں پیو بھیناں بھائیاں ایتھوں ، آہا کد چھڈاناں

ترجمہ: ہمارے بیٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں اور ہم سے زیادہ اُسے پیارے ہیں ۔اے میرے پالنے والے مالک تیرا فرمان سچ ہے کہ تو اپنے بندے پر سب سے زیادہ بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔یہاں تک کہ ماں ، باپ (والدین) اور بہن (بھائیوں) سے بھی بڑھ کر۔(جہاں سے بندے کو تُو اپنی رحمت سے رہائی دلاتا ہے وہاں سے کوئی دوسرا نہیں دلا سکتا۔)

شرح: سُوْرَۃُ یُوْسُفَ کی آیت نمبر ۹۲ میں ہے کہ وہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ) سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔جس کی تائید میں بخاری شریف میں حدیث مبارکہ ہے جو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منقول ہے کہ۔

نبی کریم رؤف الرحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چند قیدی لائے گئے جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی ۔اس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اُسے دودھ پلاتی یعنی سینے سے لگاتی اور دودھ پلانے لگتی۔پس حُسنِ اَخلاق کے پیکر ،مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے۔لیکن ڈالے گی نہیں۔پس سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اللہُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ ، مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِ هَا (صحيح البخاري جلد ۵ صفحه ۲۲۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے پر زیادہ مہربان ہے اس سے،جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

شفا شریف میں ہے:

”ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں اپنی بیٹی کو زندہ کرنے کی درخواست کی اور بتایا کہ وہ فلاں وادی میں ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ وادی کی طرف چل دیے

اور اُسے اُس کے نام کے ساتھ آواز دی، اَے فلانہ ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مجھے جواب دے ، وہ لڑکی اپنی قبر سے باہر نکل کر کہنے لگی: لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ ﷺ کو خوش حال رکھے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں باپ اِسلام لے آئے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے اُن کے پاس دُنیا میں واپس لوٹا دوں؟ اُس نے کہا: مجھے اپنے والدین کی ضرورت و حاجت نہیں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے ۔"

(شفا شریف جلد ۱ ص ۳۲۰ فصل فی احیاء الموتٰی وکلامھم)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے محبوب ، دانائے غُیوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی (رحمتیں پوری ۱۰۰ ہیں مگر اس نے) ۹۹ رحمتیں (اپنے پاس رکھی) ہیں اور ایک رَحمت دُنیا میں ظاہر فرمائی ہے جس کی وجہ سے تمام مخلوق باہَم ایک دوسرے سے رَحمت بھرا سُلوک کرتی ہے، ماں اپنی اولاد پر شفقت فرماتی ہے، جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں، بروز قِیامَت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اس رَحمت کو بھی باقی ۹۹ رحمتوں کے ساتھ ملا دے گا، پھر اپنی ان رحمتوں کو تمام مخلوق پر پھیلا دے گا، (جان لو کہ) ان میں سے ہر رَحمت آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہو گی۔

(قوت القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)

سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تین دُعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں ،والد کی دُعا اپنی اولاد کے حق میں ،مظلوم کی دُعا،اور مُسافر کی دُعا ۔"

(ترمذی کتاب البر والصلہ رقم ۱۹۱۵ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ ،الادب المفرد رقم ۳۲ صفحہ ۳۲)

49۔ ماؤ پیو دی بے فرمانی جو بیٹا نِت کردا
فرزندی دا پیار نہ رہندا کہن کیویں ایہ مَردا

جو بیٹا اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہر روز کرتا ہے تو ایسے بیٹے کی محبت اور اس کی درازیءعمر کی تمنا والدین کے دل میں کم ہو جاتی ہے (محبت نہیں رہتی)۔ (مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نافرمان بندوں کا رزق بھی بند نہیں کرتا۔)

﴿دُنیا مسافر خانہ﴾

3261۔ سیف ملوک کہیا سُن شاہا سچا سُخن نبیﷺ دا
اَلدُّنیَا غَرِیبٌ ایتھوں اوڑک کُوچ سبھی دا

ترجمہ: سیف الملوک (شہزادے) نے (تاج ملوک) شہنشاہ سے کہا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مبارک سچ ہے کہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے، جسے چھوڑ کر آخر کار سب نے جانا ہے۔

شرح: ہر انسان اس دنیا کے مسافر خانہ میں ایک مسافر کی حیثیت سے ہے جہاں سے ایک دن سفر کر کے آخرت کے جہان میں چلے جانا ہے۔اشارہ اس روایت کی طرف فرمایا گیا ہے۔جسے حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے روایت کیا ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے جسم کا بعض حصہ پکڑا پھر فرمایا:

''کُنْ فِي الدُّنْیَا کَأَنَّکَ غَرِیبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِیلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُور''

(مشکاۃ المصابیح جز ا صفحہ ۳۶۱) (صحیح ابن ماجۃ جلد ۱۰ صفحہ ۴)

ترجمہ: دنیا میں مثل مسافر کے رہ یا راہ گزر کی طرح اور اپنے کو قبر کے رہنے والوں میں گن (شمار کرو)۔

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی خود کو مسافر اور دُنیا کو مسافر خانہ سمجھا ہے۔

4765۔ سَنگ دے ساتھی لَد دے جاندے، اساں بھی ساتھ لداناں
ہتھ نہ آوے فیر محمدؔ جاں ایہہ وقت وہاناں

سَنگی (دوست) اور ساتھ رہنے والے اس فانی دُنیا سے سفر کرتے جا رہے ہیں۔ہم سب نے بھی ایک دِن یہاں سے چلے جانا ہے۔جو وقت گزر رہا ہے دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔

8975۔ ہر دَم کُوچ نقارہ سر تے کھُردا پیا سُنیندا
ساتھی ٹُردے جاندے دِسدے کیونکر سُکھ وسیندا

ہر وقت یہاں سے جانے کا آوازہ آرہا ہے ساتھیوں کو جاتے دیکھ کر خوشی کہاں؟

﴿اَلتَّأَنِّي مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾

3559۔ اَلتَّأَنِّي مِنَ الرَّحْمٰنِ تاول نہیں کری دی
دَم دَم خبر اسانوں آوے عَجب جمال پری دی

ترجمہ: توقف (اطمینان) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے (الہام) ہے، جلدی نہیں کرنی چاہیے، عجب جمال پری کی خبر ہر لمحے معلوم ہے۔

شرح: حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالا شعر کے سیاق وسباق میں صبر اور کسی کام کو اطمینان سے کرنے کا درس دیتے ہوئے اس حدیث شریف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''اَلتَّأَنِّي مِنَ اللہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ''

اطمینان (توقف) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے (الہام) ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ صفحہ ۱۸۷)، (مسند ابی یعلی الموصلی جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

اس حدیث شریف سے ماخوذ تعلیمات کو حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید ان اشعار میں بھی پیش فرمایا ہے۔

6613۔ صبر کریں ناامید نہ ہوویں لیسیں اَجر جنابوں
مَٹھے کَم ہوون رحمانی بہتر کار شتابوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا (ہمیشہ) صبر رکھنا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجر لے گا۔ توقف (اطمینان) والے کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہیں جو جلدی والے کاموں کی نسبت سے زیادہ عافیت والے ہوتے ہیں۔

6871۔ تِرکھے کَم شیطانی ہوندے کہن حکیم سیانے
ڈِھل مناسب اوتھے جتھے کُجھ زیان نہ آنے

دانشمند (حکیم) لوگ کہتے ہیں کہ جلدی والے کام شیطانی ہوتے ہیں جہاں پر کوئی نقصان وغیرہ کا احتمال نہ ہو تو وہاں اطمینان سے کام کرنا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

6872۔ جاں اُٹھ اَگ گھراں نوں لگے، جلدی جَل نہ پائیے
جَل دی مال متاع تمامی، آپوں بھی جَل جائیے

اگر کہیں کسی جگہ مکانوں کو آگ لگ جائے تو پھر وہاں پر اگر جلدی (فوری) طور پر پانی نہ ڈالا جائے تو اپنے سمیت تمام مال و متاع جَل جانے کا خطرہ ہو گا۔(یہ استثنائی صورت بتائی جا رہی ہے جہاں پر اگر جلدی نہ کی جائے تو نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔(ورنہ توقف اور اطمینان میں خیر ہے۔

3553۔ ملکہ خاتوں آکھ سناندی مِنت کرے پھَڑ پیراں
کہندی کرو تحمل بھائی جیوں دھیراں تیوں خیراں

ملکہ خاتون پاؤں پکڑ کر گزارش کرنے لگی کہ بھائی برداشت کرو دیر میں خیر و عافیت ہوتی ہے۔

3982۔ پَر بدرہ دے ماں پیو تائیں اج نہ آکھن ہوندا
بعضے کم شتابی کِیتیاں فِتنہ اُٹھ کھلوندا

لیکن بدرہ کے والدین سے آج نہیں کہتے کہ بعض کاموں کی جلدی میں فساد کھڑا ہو جاتا ہے۔

3983۔ اللہ بھاوے ایہ کم تیرا پری کرے گی آ کے
صبر کریں تاں اجر ملے گا بہسیں مطلب پا کے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے گا تو تیرا یہ کام پری آ کر کرے گی اگر صبر کریں تو اجر بھی ملے گا اور مقصود بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہی حاصل ہو جائے گا۔

6447۔ دوجا ہور سُنو گل میری تر کھے کم شیطانی
اَگے بھی تُدھ نالوں وَڈے ہوئے شاہ جہانی

دوسری میری بات سنو کہ جلدی کے کام شیطانی ہوتے ہیں۔تیرے سے پہلے بھی تجھ سے بڑے بڑے شہنشاہ اس جہان میں گزر چکے ہیں۔

﴿لِیۡ مَعَ اللهِ وَقۡتٌ﴾

4082۔ لِیۡ مَعَ اللهِ وَقۡتٌ یارو سچ نبی ﷺ فرمایا
چُپ محمدؔ جس کِس پایا اوسے بھید چھپایا

ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا فرمان (مبارک) ہے کہ "میرے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے۔" اے محمد (بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) جو بھی خاموش رہا اُس نے راز کو چھپا لیا۔

شرح: حضور عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مذکورہ بالا شعر میں اشارہ اس روایت کی طرف کیا ہے جسے امام عجلونی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) اور عبدالرؤف المناوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے۔

''لِیۡ مَعَ اللهِ وَقۡتٌ لَا یَسَعُنِي فِیۡهِ مَلَکٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرۡسَلٌ''

میرے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیساتھ ایک ایسا وقت ہے۔ جس میں کسی مقرب فرشتے یا مُرسَل کی گنجائش نہیں۔ (فیض القدیر شرح جامع الصغیر جلد ۴ صفحہ ۶)

امام عجلونی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ کثیر صوفیائے کرام نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(کشف الخفاء جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

ملا علی قاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ بعض صوفیائے کرام کا قول ہے۔

(المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع جز ۱، صفحہ ۱۵۱)

بعض دفعہ صوفیائے کرام و جید اولیائے عظام بعض ایسی احادیث اپنے کشف کے منہج سے جانچ کر نقل فرماتے ہیں جو کہ معتبر کتب احادیث میں موجود نہیں ہوتیں، گو کہ صوفیائے کرام کا کشف ان کے علاوہ پر حجت نہیں مگر اُن کے صحتِ حدیث کے لئے ان کا اپنا کشف کافی ہے جیسا کہ امام عبدالوہاب شعرانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک حدیث شریف نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں:

"اس حدیث میں اگرچہ محدثین کو کلام ہے مگر وہ اہل کشف کے نزدیک صحیح ہے۔"

(المیزان الکبری جلد ۱ صفحہ ۳۰)

سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ

"محققین کے ہاں حدیث کشفی کو قوت وصحت میں ترجیح ہے اُس حدیث پر جو بذریعہ روات ہمارے تک پہنچے گی۔کمافی الفتوحات وغیرہ" (مکتوبات صفحہ 100)

ابوبکر محمد بن اسحاق الکلاباذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی ۳۸۰ھ) نے بھی اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا ہے:

''لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِي فِیهِ غَیْرُہٗ''

میرے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے۔جس میں کسی غیر کی گنجائش نہیں۔

(بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار جلد ۱ صفحہ ۴۲۹)

حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان الہجویری جلابی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستاذ امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب رسالہ قشیریہ میں اسی روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا ہے:

''لِیْ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِي فِیهِ غَیر رَبِّی عَزَّوَجَلَّ''

"مجھ پر ایک خاص وقت ایسا آتا ہے۔جس میں میرے رب کے سوا کسی غیر کی گنجائش نہیں۔"

(رسالہ قشیریہ صفحہ ۲۸۱)

4083۔ وحدت دے دریاوے اندر چُبھی مار ہٹھاہاں
مَت ایتھوں سر باہر کڈھیں سُٹی دھک پچھاہاں

دریائے وحدت میں ایسا غوطہ زن ہو جا کہ پھر یہاں سے سر کو باہر نہ نکالنا کہ کہیں زوال کا شکار نہ ہو جائیں۔

4086۔ وحدت دے دریا وِچ پینا کم نہیں ہر ہر دا
لکھ جہاز ڈبے پھر مُڑ کے تختہ باہر نہ تردا

دریائے وحدت میں پڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔لاکھوں جہاز ڈوب چکے ہیں کہ کسی جہاز کا تختہ تک بھی باہر نہیں تیرتا دکھائی دیا۔

﴿چوکیدار جنابی﴾

6571۔ نَسدا پھرے شیطان دُراڈا کھاوے خوف شہابی
لَا حَوْلَ وَلَا پُکارن چوکیدار جنابی

ترجمہ: شیطان (مَردُود) دُور بھاگتا پھرتا ہے شہابِ ثاقب کا خوف کھاتے ہوئے جب (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین اسلام کا پہرہ دینے والے) چوکیدار (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ) پڑھتے ہیں (یعنی نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔)

شرح: نفس وشیطان کے وسوسوں میں سے ایک وسوسہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی نیکی پر اترائے (یعنی تکبر کر کے نیکی برباد کرلے) مگر حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے پہرے دار ہوتے ہیں۔ جب وہ کلمہ {لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ} پڑھتے ہیں اور اپنی ساری نیکیوں کی توفیق کو اور برائیوں سے بچنے کی توفیق کو اپنے مالک ومولا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو شیطان اس طرح بھاگتا ہے جیسے شہاب ثاقب (روشن انگارا) پڑنے پر بھاگتا ہے جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن حکیم کی سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کی آیت نمبر ۱۰ میں اس طرح ذکر فرمایا۔

"مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا"

اور اس کلمہ {لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ} کے فضائل و برکات احادیث شریفہ میں کثیر وارد ہوئے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

> "حضرت ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے۔کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم کہو {لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ} اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمہ کی خبر نہ دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ (وہ کلمہ) {لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ} ہے۔" (أخرجه البخاری فی الصحیح ،الرقم ۶۰۴۲)

صحیح حدیث میں ہے کہ "{لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ} "
مصیبت کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے اور ان میں سے ادنیٰ مصیبت فقر و احتیاج کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ان میں سے ادنیٰ مصیبت پریشانی ہے۔(فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۴۶۹)

علامہ محمد بن محمد جزری شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روایت نقل فرماتے ہیں:

"ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری غم ہے۔" (حصن حصین صفحہ ۱۹۷)

340۔ آہو ہمت مرداں والی ایہو کم کریندی
مرداں دے دَر ڈھہندے ناہیں شامت تد مریندی

مرد کامل کی ہمت یہیں کام کرتی ہے کہ وہ اپنے عزم سے پیچھے نہیں ہٹتے ،تب جا کر شَر کو دور کر دیتے ہیں۔

341۔ جس جائی وِچ مطلب ہووے مرد پُچاون کھلیاں
مِلن مُراداں مَنگتیاں نوں مرداں دے دَر ملیاں

جس منزل پر پہنچنا مقصود ہو وہاں پر مردان کامل پہنچا دیتے ہیں اور منگتوں کو ان کے دروازے پر آنے سے اپنی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔

342۔ ہوندے بَند خلاص شتابی مَرد پَون جَد ضامن
دَھن نصیب اوہدے جس پھڑیا مرداں سَندا دامن

جس کام میں مرد خُدا ضامن ہو جاتے ہیں وہ بند نصیب بھی کُھل جاتے ہیں۔خوش نصیب ہے وہ بندہ جسے کامل مرد کا دامن پکڑنے کا موقع میسر آ گیا۔

343۔ مرد ملے تے درد نہ چھوڑے اوگن دے گُن کردا
کامل لوک محمد بخشا لَعل بَنان پَتھر دا

7472۔ شَر شیطانی لشکر مارے بند کاٹے روحانی
یار ملاء محمد بخشا پھیر دے سُلطانی

کامل مرد پتھر کالعل ،نکمے کو کارآمد بناتے ہیں اور شیطان کے شر سے حفاظت فرماتے ہیں پھر محبوب سے ملاتے ہیں۔

﴿نفی اثبات﴾

4867۔ ہویا فنا فی الشیخ ایہ طالب مُرشد وِچ سمایا
لَآ اِلٰہ دی پھیر بہاری اِلَّا اللہ گھر آیا

9184۔ ہوئے نصیب نبی ﷺ دا کلمہ دین قبول محمد ﷺ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سچّ رسول محمد ﷺ

ترجمہ: یہ طالب (اگر) شیخ کی (محبت) میں فنا ہو کر (مُرشد کی صفات کے رنگ کو اپنے اوپر غالب کرے) اور اپنی ذات کی نفی کر کے مُرشد کی محبت میں گُم ہو جائے (تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جس نے بھی اپنے دِل سے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا غیر کی محبتوں کی صفائی کا جھاڑو دیا۔ اُس کے دِل میں محبت الٰہی کا بسیرا ہو گیا۔ نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عطا کردہ کلمہ اور دین (اسلام) ہمیں نصیب ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔

شرح: عارف کامل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مذکورہ بالا شعر میں کلمہءِ طیبہ کو بنیاد بناتے ہوئے ایک طالبِ راہ حق کے لیے مقام فنا فی الشیخ، فنا فی الرَّسول اور پھر فنا فی اللہ کی طرف راہنمائی فرمائی ہے اور دوسرے شعر میں (خاتمہ بالخیر) ایمان پر خاتمہ کی دُعا فرمائی ہے۔ کلمہ شریف کی فضیلت میں قُرآن حکیم کی سُورہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آیت مبارک ۱۹ میں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے۔ ”تو جان لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی بندگی نہیں“

اور حدیث شریف میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”أَفۡضَلُ الذِّکۡرِ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ أَفۡضَلُ الدُّعَآءِ: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ“

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہترین ذکر { لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ } ہے اور بہترین دُعا { اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ } ہے۔

(قُوتُ القُلُوب جلد ۱ صفحہ ۷۱۹، سُنن الترمذی جلد ۵ الرقم ۳۳۸۳ صفحہ ۴۶۲، المستدرک جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ رقم ۱۸۳۴)

حدیث شریف میں ہے جس کی آخری کلام { لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ } ہو وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ (حصن حصین صفحہ ۲۵۰)

505۔ جنہاں ہک گھٹ بھر کے پیتا ، وحدت دے مدھ لالوں
علم کلام نہ یاد رہیو نے گزرے قال مقالوں

جنہوں نے وحدت کی مدھ سے ایک گھونٹ بھر کے پی لیا تو اسے پھر علم کلام یاد نہ رہا وہ قال و مقال سے آگے گزر گیا۔

506۔ دوئے جہان بھلائے دِل توں خبر نہ رہیا والوں
رانجھے وِچ سَما محمدؔ چھُٹی ہیر جنجالوں

مقام فنا میں اسے دونوں جہان بھول گئے ایک بال بھر کی خبر نہ رہی ،جیسا کہ ہیر رانجھے کی محبت میں ایسی گم ہوئی کہ ہر جنجال (ہر پریشانی سے آزاد) سے جان چھوٹ گئی۔

520۔ قطرہ ونج پیا دریاوے تاں اوہ کون کہاوے
جس تے اپنا آپ گواوے آپ اوہو بن جاوے

پانی کے قطرے نے جب اپنے آپ کو دریا میں گرایا تو پھر کیا نام رکھوایا؟ جس میں اپنے آپ کو گُم کیا۔اب خود وہی بن گیا یعنی اب اس کو کوئی قطرہ نہیں کہے گا بلکہ اب اس کا نام دریا بن چکا ہے۔

649۔ جاں توں گُم ہوویں وِچ اس دے اپنی چھوڑ نشانی
ایہ توحید محمد بخشا دسے کون زبانی

جب تو اپنی نشانی کو چھوڑ کر اس کی محبت میں گُم ہو جائے گا تو پھر اس توحید کو زبانی بیان نہیں کیا جا سکتا۔

5222۔ وہم خیال گمان نہ رہیا اوس جمال کمالوں
جیوں کر اَگے کہیا سیانے چھٹی ہیر جنجالوں

اس جمال کمال (اعلیٰ حُسن) کو دیکھ کر ہر طرح کا وہم و خیال و گمان دور ہو گیا جیسا کہ کسی دانشمند نے خوب کہا ہے کہ ہیر رانجھے میں فنا ہوئی تو تمامی جنجالوں سے خلاصی پا گئی۔

6919۔ عشقے آن کیتا گھر خالی نفیوں پھیر بہاری
نقش سَجن دا ثابت ہویا بیٹھی دُھوڑ غباری

﴿دُنیا کی بے رغبتی﴾

5345۔ عِشق تیرے دے رَستے اُتے ثابت قدم ٹکایا
دُنیا تے مَافِیہَا کولوں چت چَروکا چایا

ترجمہ: تیرے عشق کے راستے پر ثابت قدمی رکھی ہوئی ہے اور دُنیا (کی محبت) اور جو کچھ اِس میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل اور دور کر دینے والی چیز) ہے۔ اُس سے بہت پہلے دِل اُچاٹ ہو چکا ہے (دِل بیزار ہو چکا ہے)۔

شرح: عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ بالا شعر میں دُنیاوی محبت کی مذمت فرمائی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں کئی مقامات پر مذمت فرمائی گئی ہے:

''اَلدُّنْیَا مَلْعُونَۃٌ مَلْعُونٌ مَافِیھَا إِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عِبرت نشان ہے:

"اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور (اس کی رضا کی خاطر) ایک دوسرے سے محبت کرنے والے یا علم (دین) سیکھنے سکھانے والے، جیسی چیزوں کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب ملعون ہے۔" (سنن الترمذی، جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ الرقم ۲۳۲۲، قُوْتُ الْقُلُوب جلد ۲ صفحہ ۴۳۱)

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

"دراصل اہل طریقت کے لئے دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کر لینا ایک نہایت شاندار محل اور تر و تازہ باغ کی مانند ہے۔" (کشف المحجوب صفحہ ۱۲۱)

8944۔ دُنیا تے دِل لان نہ چَنگا بَھٹھ اس دی اشنائی
سبھ جَگ چَلن ہار ہمیشہ نہیں نباہو کائی

اس دُنیا پر دِل لگانا اچھا نہیں ہے اس کی دوستی ایک آگ والی بھٹی کی طرح (خطرناک ہے کہ جو بھی اس میں گرتا ہے وہ اسے جلا دیتی ہے) اسی طرح اس دنیا نے بھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کی بلکہ ہر ایک یہاں سے جانے والا مسافر ہے یہاں کسی کا بھی مستقل قیام نہیں ہے۔

﴿تقدیر الٰہی﴾

7427۔ باب میرے وچ ایویں آہی لِکھی روز اوّل دی
جَفَّ الْقَلَمُ محمد بخشا لِکھی کدی نہ ٹلدی

ترجمہ: میرے مقدر (قسمت) میں پہلے دن سے اسی طرح لکھی ہوئی ہے۔
اے محمد بخش (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) قلم (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر) خشک ہو چکا ہے جولکھا جا چکا ہے۔ وہ اسی طرح ہو گا۔

شرح: حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقدیر مُبرم کو بیان کرتے ہوئے مذکورہ بالا شعر میں اشارہ اس حدیث شریف کی طرف کیا ہے۔ جسے امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی صحیح بخاری کے باب القدر میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم نور مجسم شفیع معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا:۔

"جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ"
کہ قلم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہو گیا۔ (بخاری جلد ۳، صفحہ ۱۳۲۶، رقم ۱۵۰۷)

1249۔ لکھے لیکھ ازل دے کیہڑا کر تدبیر مٹائے
کئی امیر وزیر سیانے اس تقدیر بھلائے

جو ازل سے تقدیر لکھی جا چکی ہے اسے کسی تدبیر کے ساتھ نہیں مٹایا جا سکتا۔ کسی امیر، وزیر اور دانشمند کی اپنی تدبیر اس تقدیر کے سامنے کارگر نہیں ہو سکتی۔

7481۔ کد کسے تھیں مِٹدِی شاہا متھے دی لکھوائی
حق میرے وچ ایویں آہی لِکھی قلم خدائی

جو پیشانی پر لکھی گئی ہے اے شاہا وہ کسی سے محو نہیں ہوتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے حق میں اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔

﴿ شجاعتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ﴾

8307۔ شُتراں اُپر شُتری وَجّی ہاتھی اُپر بھیراں
ناداں نَادِ عَلِیًّا پڑھیا گجے وانگر شیراں

ترجمہ: شُتروں (اونٹوں) کے اوپر شتری (نام آلات) بجی اور ہاتھیوں کے اوپر بھیراں (نام آلات) بجی، شیروں کی طرح گرجنے لگے اور ناد علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) پڑھنے والوں نے نادِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) پڑھا۔

شرح: نادِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) کی اصل عبارت شیخ غوث گوالیاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی کتاب جواہرخمسہ میں نقل فرمائی ہے۔اسی جواہرخمسہ سے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنی کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ کے صفحہ 186 پر فرماتے ہیں کہ یہ فقیر سفرحج کے دوران لاہور پہنچا اور اس نے شیخ محمد سعید لاہوری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا تو آپ نے دعائے سیفی بلکہ جواہرخمسہ کے تمام اعمال کی اجازت عطا فرمائی۔ اسی جواہرخمسہ میں لکھا ہے کہ نادعلی سات بار یا تین بار یا ایک بار پڑھنا چاہئے، اوروہ یہ ہے:۔

''نَادِ عَلِیًّا مَظۡھَرَ الۡعَجَآئِبِ تَجِدۡہُ عَوۡنًا لَّکَ فِی النَّوَآئِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنۡجَلِی بِوَلَا یَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ''

"ندا کرعلی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) کو جو عجائب کے مظہر ہیں تو اُن کو تمام مصائب میں مددگار پائے گا۔تمام فکر اورغم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی ولایت کے صدقے سے دور ہوتے جاتے ہیں۔یاعلی !یاعلی !یاعلی !۔(رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ)۔"

(جواہرخمسہ صفحہ 282 دارالاشاعت مسافرخانہ کراچی،بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد30 صفحہ 98)

(نوٹ:بطور وظیفہ پڑھنے سے پہلے کسی کامل راہنما سے اجازت ضرور لینی چاہیے)۔

6175۔ غالب شیر اللہ دا ہوسی بھائی پاک نبی ﷺ دا
گِنتر وچ نہ آوے ہرگز رُتبہ شاہ علی دا

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ شیرخدا ہوں گے اور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (چچازاد) بھائی ہیں جن کا مقام ومرتبہ ہرگز کسی شمار میں نہیں آسکتا۔(ان اشعار میں پہلی آسمانی کتابوں میں بیان پیش گوئیاں ہیں)

6176۔ نام اوہدا سُن زور گھٹے گا دیوتیاں عفریتاں
نعرہ سُن کے کوٹ گرن گے پوسی بھانج پلیتاں

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ کا نام سُن کر دیو (جن) عفریتوں کا زور کم ہو جائے گا اور آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ کا نعرہ سُن کر قلعے گر جائیں گے اور کفار کی صفیں ابتر ہو جائیں گی۔

6177۔ دُلدُل دا اسوار ہووے گا خیبر دلدل کرسی
دَل دَل سٹسی لکھ کفاراں جت پاسے مُنہ دھرسی

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ نا دُلدُل (نام سواری) کی سواری فرمائیں گے اور قلعہ خیبر کو فتح کریں گے لاکھوں کفار کو موت کے گھاٹ اتاریں گے جس طرف بھی چہرہ مبارک پھیریں گے فتح یابی ہی ہو گی۔

6178۔ چوٹ اوہدی کوئی کوٹ نہ جھلسی دُشمن مَلسن مَنجہ
سَے رُستم لکھ بہمن ثانی جھَل نہ سکن پَنجہ

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ کی ضرب کوئی قلعہ برداشت نہیں کرے گا اور دشمن شکست خوردہ ہو کر چارپائی پر پڑ جائیں گے۔سینکڑوں رُستم اور لاکھوں بہمن جیسے پہلوان بھی آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ کا تھپڑ برداشت نہ کرسکیں گے۔

6179۔ زور اوہدا کوئی ہور نہ جھلسی فتحیا ہر میدانوں
دین اسلام کریگا پکا کڈھسی کُفر جہانوں

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ کے بازو کی طاقت کو کوئی بھی دشمن برداشت نہیں کر سکے گا۔ہر میدان میں فتح حاصل ہو گی جہان سے کفر کو نکال کر دین اسلام کا پرچم بلند فرمائیں گے۔

6180۔ حیدر صفدر شیر بہادر شاہ دلیر سپاہی
سَے سورج تھیں روشن ہوسی کرسی دور سیاہی

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۂُ ایسے حیدر، صفدر،شیر بہادر اور دلیر سپاہی ہیں کہ جن کے انوار کی روشنی سو (100) سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہے جس سے تاریکیاں چھٹ (ختم ہو) جائیں گی۔

﴿ کلمہ ءشہادت ﴾

9185۔ اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ باہجھ شریکوں
وَاَشْھَدُ اَنَّ نَبِیّ مُحَمَّدﷺ پیغمبر نزدیکوں

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں، بے شک مُحمد صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسُول مُقرب ہیں۔

شرح: عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ ءشہادت کی اہمیت وفضیلت میں احادیث مبارکہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب سیف الملوک کا اختتام اسی کلمہ سے فرمایا۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ جو شخص کلمہ ءشہادت :

''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ''

پڑھے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ (جہنم کی آگ) حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا میں لوگوں کو یہ بات بتا دوں تاکہ وہ مسرور ہوں" آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اس طرح (یعنی بتانے سے) لوگ عمل میں کوتاہی کریں گے۔ پھر حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی وفات کے وقت (نہ بتانے کے) گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث لوگوں کو بتا دی۔ (حصن حصین صفحہ ۲۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے، پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا" نہیں یا رب! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا تجھے کوئی عُذر ہے؟ وہ کہے گا۔ یا رب نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہو گا "پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ ءشہادت لکھا ہو گا:۔

''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ''

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا "میزان کے پاس حاضر ہو جا" وہ کہے گا "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دفتروں کے سامنے

اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔" (سنن ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۲۵)

40۔ آپے دانا آپے بینا ہر کم کردا آپے
واحد لاشریک الٰہی صفتاں نال سِہاپے

آپ ہی دانا ہے، آپ ہی دیکھنے والا ہے اور ہر کام اسی کے امر سے ہوتا ہے۔ وہ مالک واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اپنی صفات عالیہ سے پہچانا جاتا ہے۔

8750۔ ذکر شہادت کلمے پڑھدا خوشیاں نال مُراداں
عاصم شاہ پکے گھر ٹُریا چھڈ کچیاں بنیاداں

وقت نزع عاصم شاہ نے بخوشی ذکر الٰہی اور کلمہء شہادت پڑھا اور اس دُنیا فانی کی کچی بنیادوں کو چھوڑ کر دار آخرت پختہ گھر کی طرف روانہ ہوا۔

8833۔ عزرائیل فرشتہ آیا لے کے حکم جنابی
پڑھیا شاہ عشق دا کلمہ دِتی جان شتابی

عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتہ اپنے رب کا حکم لے کر آئے تو سیف الملوک شہزادہ نے کلمہء عشق پڑھ کر جلدی سے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

8834۔ اُڈیا بھور آسمانے چڑھیا آئیوس بوء بہشتی
گیا ملاح محمد بخشا چھوڑ شکستی کشتی

بھور اُڑ کر آسمان کی طرف گیا تو اسے بہشت کی خوشبو محسوس ہوئی جسم کی پرانی کشتی کو چھوڑ کر ملاح رخصت ہو گیا۔ یعنی روح اس خاکی جسم سے جُدا ہو کر اپنے مالک حقیقی کی طرف روانہ ہو گیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب سوم

تعلیمات قرآنی کے اشارے

اس باب میں چنداُن موضوعات کے اشعار کو جمع کیا گیا ہے۔ جن میں قُران حکیم کی تعلیمات کی طرف اشارے ہیں۔جس میں تفسیری نکات کو مدِنظر رکھتے ہوئے حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب سیفُ المُلُوک سے چند اشعار ہر ایک عنوان کے تحت پیش کر دیئے گئے ہیں۔ پوری کتاب سیف الملوک میں جہاں جہاں قرآن حکیم کی تعلیمات کی راہنمائی موجود ہے۔ان تمام کا احاطہ کرنا مجھ جیسے کم علم کے لیے تو ایک ناممکن سی بات ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص توفیق سے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نظر رحمت کا ذریعہ اور پڑھنے والوں کے لیے نافع بنائے پھر ہم سب کے لیے دارین کی سعادتوں اور بے حساب بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴾ نکتہ چینی اور طعنہ زنی کی مذمت ﴿

قُرآن حکیم کی سورۃ الْحُجُرٰتِ کی آیت نمبر ۱۱ میں طعنہ زنی کی مذمت کی گئی ہے۔

وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ

ترجمہ: اور آپس میں طعنہ نہ کرو (سورۃ الْحُجُرٰتِ آیت ۱۱)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے۔

"ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو
گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا۔"

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب سیف الملوک میں تعلیمات قرانی کے اس موضوع پر متعدد اشعار لکھے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

435۔ دانشمندو سنو تمامی عرض فقیر کریندا
آپو چنگا جے کوئی ہووے ہر نوں بھلا تکیندا

اے تمامی دانشمندو (عقلمندو) سنو! یہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اگر کوئی خود اچھے عمل والا ہو جائے تو وہ ہر ایک کو اچھی نگاہ سے ہی دیکھتا ہے (یعنی اُس کا اپنا باطن جب صاف شفاف شیشے کی طرح ہو جاتا ہے تو اُسے ہر کوئی اپنی طرح صاف ہی نظر آتا ہے)۔ جیسا کہ شیشے میں اپنا آپ ہی نظر آتا ہے۔

436۔ تک تک عیب نہ کردے واندے، چنگے لوک کداہیں
نکتہ چینی فتنہ دوزی، بھلیاں دا کم ناہیں

اچھے لوگ کسی کے عیب (نقص) کو دیکھ کر ظاہر نہیں کرتے (بلکہ وہ اپنے نفس کے عیبوں کی طرف دھیان کر کے انہیں دور کر کے اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں) کیونکہ نکتہ چینی کرنا اور فتنہ پھیلانا اچھے لوگوں کا کام نہیں ہے۔

437۔ عیبوں پاک خداوند آپوں، کون کسے نوں آکھے
کاہنوں گل کسے دی کرنی، میں بھی شاعر بھاکھے

پاکی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات بابرکات کو۔کون کسی کو کہہ سکے؟ اگرچہ میں بھی شاعروں کو جانتا پہچانتا ہوں لیکن مجھے کیا ضرورت ہے کہ کسی کی بات کروں۔

440۔ تھوڑی بہتی تہمت کولوں کون کوئی بچ رہندا
پر میں آپوں اوگنہارا دوسریاں نہیں کہندا

تھوڑے بہت عیبوں سے تو (عموماً) کون بچ رہتا ہے؟ ۔لیکن میں تو آپ اوگنہارا ہوں کسی دوسرے کو نہیں کہتا۔

441۔ پردہ پوشی کم فقر دا میں طالب فقراواں
عیب کسے دے پھول نہ سَکاں، ہر ہک تھیں شرماواں

پردہ پوشی کسی کے عیب پر پردہ ڈالنا اہل فقر کا کام ہے اور میں خود بھی اسی کا طالب ہوں لہذا میں کسی کے عیب نہیں بیان کرسکتا ہر ایک سے حیا کرتا ہوں۔

9104۔ پردہ پوشی کم فقر دا کرسَن اللہ بھاوے
سَدا اُمید محمد بخشا زور دِلے وِچ پاوے

اہل فقر کا کام تو پردہ ڈالنا ہوتا ہے میرے دِل میں بھی ہمیشہ اس امید نے غلبہ رکھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے میرے عیبوں پر بھی پردہ ڈال دیں گے۔حدیث شریف میں بھی پردہ پوشی ہی کا حکم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ رکھے گا۔" (بخاری ۲/۱۲۶، الحدیث: ۲۴۴۲)

﴿ سیدھا راستہ اتباع نبوی ﷺ ﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ
ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ؕ۰

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی بہتر ہے۔اس کے لیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت یاد کرے۔

(سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ آیت 21)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت مبارکہ کے تحت سید نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا ہے:
ان کا اچھی طرح اتّباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی ہماری راہنمائی فرمائی ہے کہ صاف اور سیدھا راستہ اتباع نبوی ﷺ میں ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی بندہ اپنی منزل میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

88۔ رَستہ چھوڑ نبی ﷺ دا ٹُریاں کوئی نہ منزل پُگدا
جے لکھ محنت ایویں کریئے کلر کوّل نہ اُگدا

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع مبارک کے رستے کو چھوڑ کر کوئی بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔اگرچہ کوئی لاکھ محنت (زہد، ریاضت) کرلے وہ سب بے کار ہے۔

89۔ رَستہ صاف نبی ﷺ دے پیچھے ہور نہ جانو کوئی
اوہو کرے شفاعت اساڈی تاہیں مِلسی ڈھوئی

نبی کریم ﷺ کی اتباع کا طریقہ ہی صاف اور سچا ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ کو نہ جاننا۔ پیارے آقا کریم ﷺ ہی ہماری شفاعت فرمائیں گے تو ہمیں آخرت میں سُرخروئی ملے گی۔

﴿علم کی فضیلت و اہمیت﴾

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

ترجمہ: اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے۔ (سُورَۃُالبَقَرَۃِ آیت ۳۱)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تمام اشیاء پیش فرمائیں اور بطورِ الہام کے آپ کو ان تمام چیزوں کے نام، کام، صفات، خصوصیات، اصولی علوم اور صنعتیں سکھا دیں " (بیضاوی، البقرۃ،تحت الآیۃ:۳۱،۱/ ۲۸۵-۲۸۶)

علم کی فضیلت و اہمیت کو عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مختلف انداز میں اپنے کلام میں ذکر فرمایا:

866۔ پڑھنا علم ضرور بندے نوں کیتا فرض الٰہی
کردا علم دِلے نوں روشن ہوندی دور سیاہی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے پر علم حاصل کرنا فرض کر دیا ہے۔علم پڑھنے سے دِل کو روشنی ملتی ہے اور دِل کی سیاہی (زنگ) دور ہوتا ہے۔ (حدیث مبارکہ میں آیا ہے: ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔)

(سنن ابن ماجہ،الحدیث ۲۲۴،ج۱،ص۱۴۶(کنزالعمال حدیث ۲۸۶۵۲ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۰/ ۱۳۱)

867۔ جیوں سورج وِچ نور تیویں ہے علم روحے وِچ جانے
نورے باجھوں سورج پتھر آدم جنس حیوانے

جس طرح سورج میں نور رکھا گیا ہے اسی طرح جان میں علم کی حیثیت ہے۔سورج بغیر نور کے ایک پتھر ہے اور انسان بغیر علم کے حیوان کی طرح۔

868۔ علمے کارن دُنیا اُتے آون ہے انساناں
سمجھے علم وجود اپنے نوں نہیں تاں وانگ حیواناں

دُنیا میں انسانوں کا آنا علم کے لیے ہے۔اپنے وجود کو علم سمجھے، نہیں تو حیوانوں کی طرح ہے۔(ورنہ بغیر علم کے حیوان کی طرح ہے)۔

﴾درود وسلام کا نذرانہ﴿

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 56)

ترجمہ: بےشک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ: درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔ درود شریف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکریم ہے۔

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کلام (سیف الملوک) میں بھی سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے آل و اصحاب پر بھی اتباع میں درود شریف پیش فرمایا ہے۔

122۔ نعت درود صلوۃ سلاموں چھٹیاں جھولن قطاراں
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرن نقیب پکاراں

معراج شریف کے موقع پر قطار در قطار حوریں احترام و تعظیم کے لیے چھٹیوں (پھولوں سے بنی ہوئی مالا جسے بچیاں دولہا کے روبرو استقبال کے لیے لہراتی ہیں) کے ساتھ استقبال کر کے بارگاہ رسالت ماب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کر رہی تھیں اور نقیب پکار پکار کر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترانے الاپ رہے تھے۔

1560۔ حضرت پاک نبی ﷺ فرمایا جو نبیاں دا سرور
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نالے آل اوہدی پر

انبیائے کرام علیھم السلام کے سردار نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل و اصحاب پر بھی درود وسلام ہو۔

131۔ کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا
لکھ صلوات سلام تیرے تے لکھ دُرود ہزارا

یا سید البشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء کو کما حقہ کوئی بھی بیان نہیں کرسکتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لاکھ صلوٰۃ وسلام ہوں اور لاکھ درود ہزارہ ہوں۔

132۔ تُدھ پَر ہون دُرود اللہ دے آل اولاد تیری تے
پیرواں اَصحاباں اُتے بھیں بنیاد تیری تے

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اتباع میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل و اصحاب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو۔

155۔ بہت عزت لولاکی تینوں، کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلاماں ہور درود پچاواں

یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے صاحب لولاک (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وجہ تخلیق کائنات ہیں۔یعنی ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں) ہونے کی عزت عطا فرمائی گئی ہے۔میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات کاملہ کو کماحقہٗ بیان کرنے سے عاجز ہوں۔آل سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتا رہوں۔

6090۔ اِکناں ناری نام دَھرایا اِک سَدّے کر خاکی!
آل سمیت درُود اُنہاں تے شرف جنہاں لولاکی

ایک مخلوق نے اپنا نام ناری (آگ سے بنائے ہوئے) رکھوایا اور ایک خاکی کے نام سے پکارے گئے (لیکن) جن کو شرفِ لولاکی کی شان ملی ہے اُن پر اور انکی آل پر درود وسلام ہوں۔(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

6153۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم مرسل ختم نبیاں دو جگ دی جس شاہی
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ہوگ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی

احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتم الانبیاء (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔ دونوں جہانوں کے سردار ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر صلوٰۃ و سلام ہوں۔

6154۔ مکی مدنی قرشی جیلی باعث خَلق تماماں

آل اولاد سمیت اُنہاں تے ہون درُود سلاماں

مکی مدنی آقا و مولا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وجہ تخلیق کائنات ہیں۔یعنی ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں)۔آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مع آلِ پاک و اولادِ پاک درود وسلام کا نذرانہ قبول ہو۔

6187۔ کُل نبی ﷺ محتاج اُنہاندے اوہ سرتاج تماماں

آل سمیت محمد بخشا ہون درُود سلاماں

سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے سرتاج ہیں۔آل پاک سمیت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کا تحفہ قبول ہو

3035۔ حضرت ختم نبیاں کہیا سچی خبر کتابوں

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوون پاک جنابوں

حضور خاتم النبین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتاب کی سچی خبر ارشاد فرمائی ۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر۔اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

6205۔ اول آخر تیک جنہاں دا شان نہ تھیندا بیہا

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، دھن حبیب ﷺ اجیہا

اول سے لے کر آخر تک جس نبی آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بڑھتی جا رہی ہے۔ایسے محبوب نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام ہوں۔

﴾غیبت کی مذمت﴿

غیبت کی مذمت میں قرآن مجید کی تعلیمات:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ (سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ آیت نمبر 12)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قُرآن مجید کی تعلیمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے غیبت کی مذمت میں بھرپور بیان فرمایا ہے:

416۔ میں بھی وِچوں عیبیں بھریا دَساں ہنر زبانوں
اَکھیں والے عیب چھُپاوَ کراں سوال تسانوں

میں تو خود عیبوں سے بھرا ہوں لہذا جو صاحب بصارت میرے عیبوں کو دیکھے تو پردہ ڈال دے یہی میرا سوال ہے۔

441۔ پردہ پوشی کم فقر دا میں طالب فقراواں
عیب کسے دے پھول نہ سَکاں ہر ہک تھیں شرماواں

پردہ پوشی کسی کے عیب پر پردہ ڈالنا اہل فقر کا کام ہے اور میں خود بھی اس کا طالب ہوں لہذا میں کسی کے عیب نہیں بیان کرسکتا ہر ایک سے حیا کرتا ہوں۔ حدیث شریف میں بھی پردہ پوشی ہی کا حکم ہے۔

6438۔ ایہناں گلاں تھیں ہے کے لَبھدا عیب کسے دا کرنا
اپنا آپ سنبھال محمدؔ جو کرنا سو بھرنا

کسی کی غیبت (عیب جوئی، گلہ) کرنے والی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کسی کے عیب نکالنے کی بجائے بندہ اپنے نفس کے عیبوں کو پہچانے اور اپنی اصلاح کرلے کہ جو کچھ خود عمل کرنا ہے اسی کا حساب دینا ہے۔

﴿تکبر کی مذمت﴾

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر تکبر کی مذمت فرمائی گئی ہے یہاں پر صرف دو آیات کا حوالہ دیا جا رہا ہے:

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ٥ (سُوْرَۃُ النَّحْلِ آیت 23)

ترجمہ: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ٥ (سُوْرَۃُ النِّسَآءِ آیت 36)

ترجمہ: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ۔

کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے ۔

(تفسیر صراط الجنان جلد 2 صفحہ 202)

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قرآن مجید کی تعلیمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے تکبر کی بہت زیادہ مذمت فرمائی ہے جس میں سے چند اشعار ذیل میں دیئے گئے ہیں:

47۔ مغروراں نوں پکڑ نہ کردا اوسے وقت شتابی

معذوراں نوں چکے ناہیں کر کے قہر خرابی

اللہ عَزَّوَجَلَّ تکبر کرنے والوں کو اُسی وقت پکڑ نہیں فرماتا بلکہ مُہلت عطا فرماتا ہے تاکہ وہ اپنے تکبر سے باز آجائیں اور توبہ کر لیں۔اور معذرت (معافی) مانگنے والوں پر غضب نہیں فرماتا بلکہ رحم فرمادیتا ہے اُن کی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے جب وہ اپنی غلطی کی معافی طلب کر لیتے ہیں۔

5594۔ رب تکبر بھاوے ناہیں چُور کرے مغروراں

جادوگر آسمان چڑوکا لاہ چُکا کئی اوہراں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تکبر کرنے والا انسان پسند نہیں ہے بلکہ تکبر کرنے والوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

5595۔ جس وَل نال حقارت تکیئے کر کے کِبر اندر دا

چاہے تاں وَس پاوے اُس دے لاڈ کی زورآور دا

جب کوئی کسی کو نفرت کی نگاہ سے (اپنے سے حقیر جانتے ہوئے) دِل میں غرور رکھتے ہوئے دیکھے۔تو ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز کسی وقت اُسی کا محتاج بنا دے(یعنی اُس کے سامنے اس تکبر کرنے والے کو حقیر بنا دے۔ لہٰذا ڈرنا چاہیے اور تکبر سے بچنا چاہیے۔)

337۔ ولی اللہ دے بھانڈا تک کے، پاندے خیر حضوروں

جیہڑا پاک غروروں خالی، سو پُر کردے نوروں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، بندے کے دِل کے برتن کو دیکھ کر اس میں فیضان کی خیرات ڈالتے ہیں۔جس میں تکبر نہیں ہوگا تو اس کے دل کے صاف برتن میں نور کی خیرات ڈال دیتے ہیں۔

7051۔ شُکر گزار رہیں شاہپالا راج پچا مُلک دا

چھوڑ تکبر مُنہ پر پَیندا جے کوئی اُچا تھُکدا

(ہاشم شاہ نے اپنے خط میں لکھا کہ) اے شاہپالہ اپنے مُلک کی بادشاہی پر ہی اکتفا کر کے شکر گزار ہو جا اور تکبر کو چھوڑ ورنہ اگر کوئی اوپر منہ کر کے تھُوکے تو وہ تھُوک اُس کے اپنے ہی چہرے پر گرتا ہے یعنی بے عزّتی کا سبب بن جاتا ہے۔(لہٰذا اپنے آپ کو ہمیشہ عاجز رکھنا چاہیے اس میں خیر و عافیت ہے)

7066۔ نیویں ہویاں ہو نہ اُچا اَگوں مار نہ لافاں

شارستان پَچا نچلا پَٹ نہیں کوہ قافاں

عاجز کے سامنے اونچا (متکبر) نہیں ہونا چاہیے اور شیخی ظاہر نہیں کرنی چاہیے۔شارستان کو آرام سے سنبھال اور کوہ قاف کو نہ کھودو۔

7067۔ پتھر نال ٹھکور نہ شیشہ کی کر لیسیں کھَٹی

لے لے اَگ نہ آ دھگانے دارو گردی ہَٹی

پتھر کے ساتھ شیشے کو نہ ٹکرائیں کہ سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔جس دُکان میں بارود پڑا ہو وہاں آگ لے کر جانے سے آگ بھڑک اُٹھے گی اور خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

﴿دُنیا فانی﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

ترجمہ: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے۔اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا

اس آیت مبارک کے تحت تفسیر خازن میں منقول ہے: (سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ آیت نمبر, 26,27)

یعنی زمین پر جتنے جاندار ہیں سب ہلاک ہونے والے ہیں کیونکہ دنیا میں انسان (اور دیگر جانداروں) کا وجود عارضی ہے لہٰذا وہ باقی نہیں رہے گا اور جو چیز باقی نہ رہے وہ فانی ہوتی ہے۔ (خازن، اَلرَّحْمٰنِ، تحت الآیۃ: ۲۶، ۴/۲۱۰)

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآن حکیم کی تفسیر کی روشنی میں اپنے کلام میں دُنیا کی فنائیت اور بے ثباتی کو بہت ساری جگہ پر بیان فرمایا۔جن میں سے چند اشعار یہاں پر نقل کیے جاتے ہیں:۔

4758۔ مان نہ کیجیے روپ گھنے دا وارث کون حُسن دا
سَدا نہ رَہسن شاخاں ہریاں سَدا نہ پھُل چَمن دا

حُسن عطا کرنے والا مالک کون ہے؟ (صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ) لہٰذا زیادہ حُسن کا فخر نہیں کرنا چاہیے۔کیونکہ نہ ہی تو ہمیشہ درختوں کی ٹہنیاں (شاخاں) سرسبز و شاداب رہیں گی اور نہ ہی باغ کا پھُول ہمیشہ رہے گا۔(سب عارضی اور فانی ہیں)۔

4759۔ سَدا نہ بھور ہزاراں پھرسن سَدا نہ وقت امن دا
مالی حکم نہ دے محمدؔ کیوں اَج سیر کرن دا

ہزاروں کی تعداد میں بھور ہمیشہ نہ پھریں گے اور ہمیشہ امن کا وقت بھی نہ رہے گا۔کاش کہ باغ کا مالک آج سیر کرنے دے۔

4760۔ سَدا نہ رَست بازاریں وِکسی سَدا نہ رونق شہراں
سَدا نہ موج جوانی والی سَدا نہ ندیئیں لہراں

بازار میں خوراک بھی ہمیشہ فروخت نہ ہوگی اور نہ ہی شہروں کی رونق (چہل پہل) ہمیشہ رہے گی۔نہ تو انسان

کی جوانی کی عیش ہمیشہ رہتی ہے اور نہ ہی ندی کی لہریں ہمیشہ رہیں گی۔

4761۔ سَدا نہ تابش سورج والی جیوں کر وقت دوپہراں
بے وفائی رَسم محمدؔ سَدا ایہو وِچ دہراں

دوپہر کے وقت سورج کی تپش (گرمی) جو عروج پر ہوتی ہے ہمیشہ نہیں رہتی۔ تغیر و تبدل دَھر (زمانہ) میں ہمیشہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور بے وفائی اس دُنیا کا رواج دیکھا گیا ہے۔

4762۔ سَدا نہ لاٹ چراغاں والی، سَدا نہ سوز پتنگاں
سَدا اُڈاراں نال قطاراں، رُہسن کد کلنگاں

چراغوں کی لاٹ (روشنی) اور پتنگوں کا سوز (درد) ہمیشہ نہیں ہے اور کونج (پرندہ جو قطار بنا کر اُڑتا ہے) کی پرواز اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ نہیں ہے۔

4763۔ سَدا نہیں ہتھ مہندی رَتے، سَدا نہ چھنکن وَنگاں
سَدا نہ چھوپے پاء محمدؔ رَل مِل بہناں سَنگاں

مہندی کے رنگ کی سُرخی بھی ہاتھ پر ہمیشہ نہیں رہتی، بازو کی کلائی پر چُوڑیاں بھی ہمیشہ آواز نہیں دیں گی۔ اور نہ ہی سہیلیاں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر چھوپے (چار پونیاں دا اکٹھ، چرخے تے پونیاں (اٹیاں) کتن دا مقابلہ/ عورتیں کسے بھوہرے وِچ چرخہ کتن دی محفل لاندیاں نیں تے نال چھوپے پاء کے چرخہ کتن دا مقاملہ کر دیاں نیں)

4764۔ حُسن مہمان نہیں گھر باری کی اس دا فِر ماناں
راتیں لتھا آن ستھوئی فجری کُوچ بلاناں

حُسن مہمان (عارضی) ہے گھر کا رہائشی نہیں ہے اس کا پھر بھروسہ کیوں کیا جائے۔ جیسے اونٹوں کا قافلہ (مُسافر) رات کو کسی جگہ عارضی طور پر قیام کرتا ہے تو صبح اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔

4765۔ سَنگ دے ساتھی لَدیں جاندے اساں بھی ساتھ لداناں
ہتھ نہ آوے فیر محمدؔ، جاں ایہہ وقت وہاناں

سَنگی (دوست) اور ساتھ رہنے والے اس فانی دُنیا سے سفر کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ہم سب نے بھی ایک

دِن یہاں سے چلے جانا ہے ۔جو وقت گزر رہا ہے دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔(اس وقت کو غنیمت جانا چاہیے)

4766۔ سَدا نہیں مرغائیاں بہناں سَدا نہیں سَر پانی
سَدا نہ سَیاں سیس گنداون سَدا نہ سُرخی لانی

مرغابیوں (مرغابی پرندہ) نے بھی ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا نہیں ہے اور نہ ہی جھیل (تلاب) میں ہمیشہ پانی رہتا ہے یعنی وہ بھی خشک ہو جاتا ہے ۔اور نہ تو سہلیاں آپس میں ایک دوسرے کے بالوں میں مینڈھیاں بناتی رہیں گی اور نہ ہی سُرخی کا ہمیشہ استعمال کریں گی ۔

4767۔ لکھ ہزار بہار حُسن دی خاکو وِچ سمانی
لا پریت محمدؐ جس تھیں جگ وِچ رہے کہانی

حُسن کی لاکھوں بہاریں زمین کی خاک میں چلی گئی ہیں ۔ایسی پریت (اخلاص والا عمل صالح کیا جائے) لگائی جائے کہ اس دُنیا(جہاں) میں بندے کی اچھی یاد ایک کہانی کی شکل میں باقی رہ جائے ۔

4768۔ مگر شکاری کرے تیاری بار چرینداں ہرناں
جو چڑھیا اُس ڈھیناں اوڑک جو جمیاں اُس مرناں

جنگل میں چرتے ہوئے ہرن کو کیا معلوم کہ اُس کا پیچھا کرنے کے لیے شکاری اُس کے پیچھے ہے ۔جو بھی اوپر چڑھتا ہے وہ آخر کار نیچے گرتا ہے ۔اور جو پیدا ہوا ہے اُس کو مرنا ہے ۔

4769۔ کجھ وساہ نہ ساہ آئے دا مان کیہا فیر کرناں
جس جُسے نوں چھنڈ چھنڈ رکھیں خاک اندر وَنج دھرناں

سانس (دَم) کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ آتا ہے یا کہ نہیں تو پھر زندگی میں فخر کس بات پر کیا جائے؟ جس جسم کو انسان بڑے فخر سے دِکھاتا (جھاڑ جھاڑ کر رکھتا) ہے آخر کار اسے خاک میں (قبر میں) جا کر رکھنا ہے ۔

4770۔ لوئی لوئی بھرلے کُڑیے جے تُدھ بھانڈا بھرناں
شام پئی بِن شام محمدؐ گھر جاندی نے ڈرناں

زندگی کی روشنی میں اپنے اعمال کے برتن کو اعمالِ صالح کر کے بھر لے ورنہ ایک دن اس زندگی کی شام ہو

جائے گی تو پھر بغیر اچھے اعمال کے اپنے آخری گھر (قبر) میں جانے سے خوف زدہ ہو گا۔

5105۔ سَدا نہ رُوپ گلاباں اُتے سَدا نہ باغ بہاراں
سَدا نہ بھَج بھَج پھیرے کَرسن طوطے بھور ہزاراں

طوطے اور بھور ہر وقت تو پھولوں پر چکر نہیں لگائیں گے اور نہ ہی گُلابوں کے پھُول کا حُسن ہمیشہ رہے گا کیونکہ باغ میں ہمیشہ بہار کا موسم نہیں رہتا بلکہ خزاں آجاتا ہے۔

5106۔ چار دہاڑے حُسن جوانی مان کہیا دِلداراں
سِکدے اسیں محمد بخشاؒ کیوں پرواہ نہ یاراں

یہ جوانی کا حُسن عارضی طور پر چند دِن ہے اس کا کیا بھروسہ۔ ہم تو اپنے محبوب کی نگاہ کرم کے لیے بے قرار ہیں

5138۔ جاندی چلی بہار خوشی دی بَرم رہے گا بھوراں
سَدا نہ رَہسی رنگ گلابی سَدا نہ چال دیوانی

خوشی کی بہار جا رہی ہے تو بھور اس بات پر افسردہ (پریشان) رہیں گے۔ ہمیشہ کے لیے نہ تو گلابی رنگ ہے اور نہ ہی دیوانی چال ہے۔ (یہ شعر غزل میں سے ہے)۔

1266۔ بچّہ میری جان پیاری کر کجھ ہوش سنبھالا
اِس دُنیا تے سَدا نہ رہنا ہر کوئی چلن والا

اے میرے بیٹے کچھ ہوش سے کام لے اور اپنے آپ کو سنبھال کہ اس دُنیا میں کسی نے بھی ہمیشہ نہیں رہنا بلکہ ہر کوئی یہاں سے ایک دن اپنے وقت پر رحتِ سفر باندھے گا۔

1267۔ چار دیہاڑے عمر جوانی کر لے عیشاں موجاں
سدا نہیں ایہہ دولت دُنیا سَدا نہ لشکر فوجاں

یہ جوانی چار دِن کی بات ہے ہمیشہ کے لیے نہیں اس میں عیشاں موجاں کر لے (خبردار کرنے کے طور پر کہ مقصد حیات عیش وعشرت نہیں)، اور یہ دنیا کی دولت بھی ہمیشہ نہیں ہے اور نہ ہی فوج کے لشکر ہمیشہ کے لیے ہیں۔

﴿وسیلہ ذریعہ کامیابی﴾

وسیلہ تلاش کرنے سے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سُوْرَۃُ المَآئِدَۃِ آیت 35)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ ”جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل ہو۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادات چاہے فرض ہوں یا نفل، ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرو۔ اور اگر تقویٰ سے مراد فرائض و واجبات کی ادائیگی اور حرام چیزوں کو چھوڑ دینا مراد لیا جائے اور وسیلہ تلاش کرنے سے مُطلَقاً ہر وہ چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب کے حصول کا سبب بنے مراد لی جائے تو بھی درست ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ سے محبت، صدقات کی ادائیگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں کی زیارت، دعا کی کثرت، رشتہ داروں سے صِلہ رَحمی کرنا اور بکثرت ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہنا وغیرہ بھی اسی عموم میں شامل ہے۔ اب معنی یہ ہوا کہ ہر وہ چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کے قریب کر دے اسے لازم پکڑ لو اور جو بارگاہِ الٰہی سے دور کرے اسے چھوڑ دو۔

(تفسیر صاوی، المَآئِدَۃِ، تحت الآیۃ: ۳۵)

حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روحانی سفر میں کامیابی اور قربِ الٰہی کے حصول کے لیے ایک کامل راہنما مُرشدِ کامل کے وسیلہ کے قائل ہیں۔ جس کی ترغیب متعدد اشعار میں موجود ہے۔

3079۔ باجھ ملاحاں ترن نہ بیڑے مرداں باجھ نہ جھیڑے
ہویا ملاح اوہ شاہ مصر دا کئیں رُڑھا کے بیڑے

جس طرح ملاح کے بغیر کشتی کا تیرنا اور پار کنارے پر لگنا مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح مردِ کامل کے بغیر بات نہیں بنتی۔ مصر کا بادشاہ ملاح بنا مگر بہت سارے بیڑے غرق کرنے کے بعد۔

2335۔ چاہ مراد تیری سبھ مِلسی دولت تخت شاہی دا

حیلہ کر جے ملے وسیلہ وِچ وکیل چاہی دا

تیرے دِل کی تمنا پوری ہو جائے گی اور شاہی تخت بھی مِل جائے گا مگر حیلہ (کوشش) کر تا کہ کوئی وسیلہ (مرشد) مل جائے جو وکالت کی حیثیت رکھتا ہے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

2336۔ جے سو حیلے باہجھ وسیلے کریئے نال دلیلے

بھار بیڑے دا پار نہ جاندا باہجھ ملاح رنگیلے

اگر سو حیلے (کوشش) بغیر وسیلہ کے دلیل (ثبوت) کے ساتھ کیے جائیں تو پھر بھی منزل پر پہنچنا مشکل ہے جیسے لوگوں سے بھری ہوئی ایک بیڑی کا ملاح کے بغیر دریا سے پار لگنا مشکل ہے۔

2337۔ نال ملاح صلاح ملائیں ٹھیل چلائیں بیڑا

پیر بناں تدبیر نہ کوئی جھوٹا ایہو جھیڑا

ملاح کیساتھ مشورہ کرکے بیڑا (کشتی) دریا میں ڈالنا کیونکہ بغیر کامل راہنما (مُرشد) کے کوئی بھی تدبیر (کوشش) کارگر نہیں ہوتی۔ بغیر مُرشد کے (روحانی) سفر کی کامیابی پر بحث مباحثہ کرنا فضول بات ہے۔

2338۔ لوڑ موکل کریں توکل مَنیں اُس دا کہیا

دَس پاوے تے یار ملاوے غم ہووے پھر بیہا

کسی کامل مُرشد کی تلاش کر پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ رکھ کر اس راہنما کا کہنا ماننا۔ وہ تیری راہنمائی کر کے تجھے محبوب کے وصال کا راستہ بتائے گا تو تیرے ہجر و فراق کا غم ختم ہو جائے گا۔

4370۔ غیبوں ٹور موکل دِتا مرد بھلا اخلاصی

آپ احسان کیتا رب والی قیدوں ہوئی خلاصی

غیب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک اخلاص والے مرد کو موکل بنا کر میری مدد کے لیے بھیج دیا۔ یہ میرے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے احسان عظیم فرمایا جس کے وسیلہ سے میری قید (نفسانی قید) سے رہائی ہوئی۔

4371۔ ظالم نفس دیوے دی قیدوں ، رب کیتا خَصماناں
غیبوں میل مئوکل دتا ، کامل پیر یگاناں

ظالم نفس دیو کی قید سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خلاصی عطا فرمائی جب غیب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کامل پیر کو مددگار بنا کر بھیج دیا۔

86۔ ایہ دریا مُہانے باجھوں لنگھن مُول نہ ہوندا
رُڑھ مردا یا ڈُبدا جیہڑا آپ ہکلا پوندا

جیسے دریا کو عبور کرنے کے لیے ملاح کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے ۔بغیر ملاح کے جو اکیلا دریا کو پار کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کے ڈوبنے اور بہنے کا خطرہ ہے اسی طرح بغیر کامل مُرشد کے وسیلہ کے اس (توحید الٰہی کی معرفت) کے دریا کو عبور نہیں کیا جا سکتا۔

87۔ جنہاں ملاح منایا ناہیں بیڑی چڑھی نہ اُس دی
راہوں پرت پیئے وِچ باراں، مُفت نکرمی مُسدی

جس نے ملاح (مُرشد) کو راضی نہیں کیا تو پھر اس کی روحانی منازل کی بیڑی پار نہیں چڑھتی بلکہ راستے ہی سے بے مقصد واپس ہو جاتی ہے۔

2981۔ بابل مُرشد جس شاہ مہرے تحفہ چیز پُچائی
اُس دے دِتے لے شاہ مہرے ہمت کریں کمائی

(بابل جس نے اپنے بیٹے سیف المُلوک کو دو شاہ مہرے دیئے جن کے وسیلہ سے شہزادہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا) وہ ایک مُرشد کی حیثیت سے ہے جو اپنے مرید کے لیے کامل راہنمائی فرماتا ہے ۔ان شاہ مہروں (تُحفہ مُرشد) کی وساطت سے ہمت کرے گا تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

8724۔ سُکے باغ ہوئے مُڑ ساوے آ وڑیا وِچ مالی
بَنے چَمن وِچ رنگ ہزاراں پھُل کڈھے ہر ڈالی

مُرشد کی نگاہ کرم سے خُشک باغ ہزاروں رنگوں سے سرسبز و شاداب ہوئے اور ہر شاخ پھُول دار ہوگئی۔

﴿ آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارت ﴾

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

ترجمہ: اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا۔ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (سُوْرَۃُالصّف آیت 6)

سیف الملوک کے شعر نمبر 6155 سے 6162 تک جو اشعار حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب میں پیش کیے ہیں ان تمام میں حضور خاتم الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی بشارت کُتب سابقہ کے حوالے سے بیان کی گئی ہے۔

6155۔ نبیاں دا سَر تاج ہووے گا آخر وِچ زمانے
نام محمدؐ عربی جمّی، عبدُاللہ دے خانے

(پہلی کتابوں میں نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے بارے پیش گوئیاں بتائی گئی ہیں کہ) آخری زمانہ میں انبیائے کرام علیہم السلام کے سردار ہوں گے۔ جن کا اسم مبارک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو گا۔ اور نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت سیدنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر مبارک میں ہو گی۔

6156۔ جاں دُنیا تے پیدا ہوسی بجھسی کُفر کُفاراں
کِسریٰ دے گھر کَسر پَوے گی کَنبن کوہ دِیواراں

جب نبی آخرالزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت ہو گی تو کفار کے کفر کا زور ٹوٹ جائے گا۔ کسریٰ کے گھر میں خسارہ آجائے گا اور اس کے محلات کی دیواریں زلزلہ سے کانپ اُٹھیں گی۔

6157۔ عالَم تے رُشنائی ہوسی، نور ہدایت کولوں
جُمل جہان ہووے گا تازہ، عدل رعایت کولوں

نبی آخرالزمان ﷺ کے نور سے تمام جہان میں ہدایت کی روشنی پھیلے گی اور تمام جہان (جُملہ نوعِ انسانی) میں عدل و انصاف کی لہر پھر سے تازہ ہوگی۔

6158۔ غفلت جہل ہنیرے جاسن، شمس شریعت چڑھسی
کُھلسن راہ طریقت والے، ہر کوئی اندر وڑسی

نبی آخرالزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کا شمس طلوع ہونے سے جہان سے غفلت، جہالت اور تاریکیاں ختم ہو جائیں گی۔ آپ ﷺ کے اُسوہ حسنہ سے ہر ایک کے لیے طرزِ حیات کے رَاستے کُھل جائیں گے اور باطل قوتیں اندر چُھپ جائیں گی۔

6159۔ وَسسی شہر حقیقت والا جاسی ظُلم مجازی
معرفتِ بازار محمد بخشا رونق لاسی تازی

آمدِ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حقیقت کا شہر آباد ہوگا اور مجازی ظلم وستم ختم ہو جائے گا یعنی کفر پامال ہو جائے گا۔ کُفر اور شرک کی نجاست سے جہان پاک ہو جائے گا اور از سرِ نو توحید کا پرچم بلند ہوگا، حق آ جائے گا باطل دور ہو جائے گا۔ حق کی روشنی سے پورے جہان میں اُجالا ہوگا۔

6160۔ دوہاں جہاناں وِچ دھروئی، اس نبی ﷺ دی پھرسی
جو کوئی اُس دا کلمہ پڑھسی، دوزخیاں تھیں کرسی

دونوں جہانوں (دُنیا و آخرت) میں اُس نبی آخرالزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کے ڈنکے بجیں گے (پیغامِ حق کی گُونج دارین میں پھیلے گی) اور جو بندہ اُن کا کلمہ پڑھے گا وہ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا۔

6161۔ مائی جی دے شکمے اندر، ہوگ اَجے پَس پردہ
دِین اپنے نوں ظاہر کرسی، زور تروڑ کُفر دا

ابھی تو صدفِ مادر (پاک ماں جی کے بطنِ مبارک) میں مستور ہوں گے۔ جب اپنے دین مبارک کو ظاہر فرمائیں گے تو کفر کا زور ٹوٹ جائے گا۔

6162۔ اَجے وجود شریف اُنہاندا، پیٹوں ہوگ نہ ظاہر
مائی دائی نام اَوہدے دا، پَڑھسن کلمہ طاہر

اُن کا ظہور مبارک (ولادت باسعادت) ہونے سے پہلے ہی مائی (ماں) دائی (رضاعی ماں) اُن کے اسم مبارک کا کلمہ پاک پڑھیں گی۔

97۔ دُنیا تے جَد ظاہر ہویا، کھُریا دِین دَماماں
کوہ قافاں نے سِیس نمایا، کُوٹ کفار تماماں

جب دُنیا میں آپ ﷺ کا ظہور ہوا دین اسلام کی دُھوم مچ گئی۔کوہ قاف (بلند و بالا پہاڑوں) نے سَر ادب سے جھُکا دیے۔اور کفار کے محلات کے کِنگرے گر گئے۔

98۔ تخت چبارے شاہی کَنبے، ڈھٹھے کُفر منارے
چھیک دِتے قُرآن اوہدے نے اَگلے دفتر سارے

(کسریٰ) کی بادشاہی کے تخت و محلات میں زلزلہ آ گیا اور تھر تھر کانپنے لگ گئے اور کُفر کے محلات کے کِنگرے گر گئے اور آپ ﷺ کے قُرآن حکیم نے پہلی کتابوں کو منسوخ کر دیا (خطِ تنسیخ کھینچ دیا)

99۔ سبھو نُور اوسے دے نوروں اُس دا نُور حضوروں
اُس نوں تخت عرش دا مِلیا مُوسیٰ نوں کوہ طوروں

سارا (تمام) نور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے ہے اور آپ ﷺ کا نور بارگاہ رب العزت سے ہے۔آپ ﷺ کو شبِ معراج عرش کی سیر کرائی گئی جبکہ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو کوہ طور پہاڑ پر ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔

139۔ جَمدڑیاں سَن جس دے اَگے، بُتاں سِیس نوائے
خیبر کُوٹ کفار گرائیوس ڈَنکے دِین وَجائے

جن کی ولادت باسعادت کے وقت بُت منہ کے بل (اوندھے) گر گئے۔خیبر کے قلعہ کو فتح کر کے دین کے ڈنکے بجا دیے۔

﴿فضل الٰہی﴾

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑے فضل والا ہے۔(سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ آیت 4)

414۔ اِک علم دے زوروں کردے اوہ بھی ظاہر دِسدا
جس پر ہووے عطا الٰہی ، سُخن نہ چھُپدا تِسدا

(فضل الٰہی سے متعلق عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں) ایک تو علم کے زور پر کوئی کام کرتے ہیں وہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور جس بندے پر عطاء الٰہی کا دروازہ کھُلا ہو اُس کا کلام بھی چھُپا نہیں رہتا۔

7426۔ ساری عمر اجابت چائی کھَٹی بُرے عمل دی
کاغذ چھیک گناہاں والا کانی پھیر فضل دی

ساری عمر بُرے عمل کی کمائی کا بوجھ سر پر اٹھایا۔اے میرے مالک اپنے فضل کی قلم پھیر کر میرے سارے گناہوں کی بخشش فرما اور گناہوں والے کاغذ سے گناہوں کو ختم فرما۔امین

9105۔ آسا وند نہ خالی جاون سَخیاں دے درباروں
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں کرم منگاں سرکاروں

سخاوت کرنے والوں کی بارگاہ سے کوئی بندہ خالی واپس نہیں جاتا،میں بھی دونوں جہانوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہی مانگتا ہوں۔

9160۔ فضل کریں تاں ڈھوئی سائیاں ! عدلوں نہ چھٹکارے
کرم تیرے دی تکھی اُتے، پاپ کمائے بھارے

اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اوپر اپنا فضل والا معاملہ عطا فرمانا اور بے حساب وکتاب بخشش فرمانا اگرچہ ہم گنہگار ہیں لیکن تیرے کرم کی امید سے بخشش کے امیدوار ہیں۔

9168۔ عملاں والے لنگھ لنگھ جاندے کون چڑھاوے مینوں
پار چڑھاں جے رحمت تیری ہتھ پھڑاوے مینوں

نیک اعمال والے تو پار گزر رہے ہیں ۔ مجھے کون پار لنگائے گا؟ مجھے تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی امید ہے ۔(جس سے میرا بیڑا پار ہو جائے گا) ۔

624۔ کار کریں جو کہے کاریگر کریں انکار نہ کاروں
عملاں تے دَھر آس نہ ذرہ فضل منگو سرکاروں

جو عمل کرنے کو راہنما کی طرف سے ملے اس سے بھی انکار نہ کرنا مگر نیک عمل کر کے بھروسہ اعمال پر نہ رکھنا بلکہ فضل الٰہی پر بھروسہ رکھ کر طلب کرنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہمیشہ مانگنا۔

2881۔ توڑے ہاں بدکار گناہی اَسیں بندے مُنہ کالے
پھر بھی دائم فضل تیرے دی آسا رَکھن والے

اگرچہ ہم گنہگار سیاہ کار بندے ہیں لیکن پھر بھی ہمیشہ تیرے فضل کی امید رکھنے والے ہیں ۔

2882۔ لکھ مناں چرکین پلیتی شہراں اندر ہوندی
پاک کرے جس ویلے پَل وِچ رحمت تیری پوندی

شہروں کے اندر لاکھوں مَن گندگی کے ڈھیر ہوتے ہیں ۔مگر جب رب کی رحمت کی بارش ہوتی ہے تو ایک لمحے میں تمام شہر پاک وصاف ہو جاتا ہے ۔

2883۔ توں غریب نواز ہمیشہ اَسیں بندے دَرماندے
کرم کریں تاں ہے چھٹکارہ بھُکھے ہاں کرماں دے

تُو غریب نواز ہے اور ہم تیرے عاجز بندوں کا چھٹکارا صرف تیرے کرم ہی سے ہے جس کے ہم محتاج ہیں ۔

9158۔ ہور کسے کجھ عمل ہوئے گا بد عملی ہتھ میرے
ہے مسکین نواز خدایا کرم نیارے تیرے

اے میرے مالک عمل کا بھروسہ کسی دوسرے کو ہو گا مجھے تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں ہے (بلکہ تیرے فضل پر بھروسہ ہے) ۔تو مسکین نواز مالک ہے ہم پر اپنا کرم فرما۔

﴿عاجزی کی فضیلت﴾

وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

ترجمہ: اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں۔ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 35)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عاجزی والوں کے لیے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

عاجزی کا درس حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام سے بہت زیادہ ملتا ہے۔

1095۔ بیٹھ نَچلا کر خوشحالی چھڈ ایہ جھورا مَن دا

ٹھنڈا لوہا کُٹیاں بیٹا کوئی ہتھیار نہ بَن دا

دِل کے فکر کو چھوڑ اور عاجزی اور سکون کے ساتھ بیٹھ جا، اے بیٹا جس طرح ٹھنڈا لوہا کُوٹنے سے کوئی ہتھیار نہیں بن سکتا اسی طرح بغیر عاجزی کے انسان کارآمد نہیں ہوسکتا جیسا کہ لوہے کو بھی اگر گرم کر کے اس کو جھکنے کے قابل بنایا جائے تو پھر اس سے کارآمد ہتھیار بن جاتے ہیں۔

2938۔ غیبوں کشتی سنے ملاحاں آن ملائیو مینوں

ہر عاجز مسکین بندے دا ہے خصمانہ تینوں

مجھے غیب سے ملاح سمیت کشتی عطا فرما دی ہے کہ ہر عاجز مسکین بندے کے لیے اس کی طرف سے خاص مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔

2941۔ میں عاجز پر کرم کمائیو کیتوئی رحم رحیماں

توں ہیں ساتھی بے کساں دا لیناں سار یتیماں

اے میرے مالک رحیم و کریم تُو نے مجھ عاجز پر کرم بھی فرمایا اور رحم بھی فرمایا تُو ہی لاچار کا مددگار بھی ہے۔

7570۔ اس اَگے کجھ دیر نہ لگدی سانوں مشکل بازی

عاجز ویکھ محمد بخشا کرے غریب نوازی

عاجز کو دیکھ کر مالک غریب نوازی فرماتا ہے اور مشکل کو آسان فرما دیتا ہے اس کے سامنے کوئی بھی دیر نہیں

ہے اور یتیموں کی خبر گیری و مدد کرنا بھی اسی مالک حقیقی کا ہی کام ہے۔

64۔ ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں

بِن منگے لکھ دان دوائے محرم دِل دا سائیں

ہر عاجزی کرنے والے بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمت کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔وہ مالک دِل کی بات کو جاننے والا ہے بغیر مانگے لاکھوں نعمتیں عطا کرتا ہے۔

3773۔ اوہناں بلائیں تھیں رب مینوں قدرت نال بچایا

ہر عاجز دا حافظ ناصر واہ واہ بار خدایا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی قدرت کاملہ سے ہر طرح کی ان بلاؤں سے بچالیا۔ہر عاجزی کرنے والے کا وہ مالک ومولا خود حفاظت فرمانے والا ہے۔

2946۔ لکھ گناہ تیرے دَر پہچدے ایسا لطف غفوری

اگے تیرے ہر کوئی عاجز کون کرے مغروری

اے غفور الرحیم مالک تیرا لُطف غفوری اتنا وسیع ہے کہ لاکھ گناہ کرنے والا بھی تیری رحمت سے بخشا جاتا ہے تیرے سامنے کون مغروری کرسکتا ہے بلکہ ہر کوئی عاجز ہے۔

6982۔ شاباش رحمت اس بندے نوں جس نیواں دَر پھڑیا

اَڑیا کھڑیا پڑ اس جیہڑا جھڑیاں اَگے جھڑیا

اِس بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی رحمت ہے اور اس کے لیے بڑی شاباش (داد) ہے کہ جس نے عاجزی اختیار کی اور بڑی مشکل مہم والے میدان میں بھی اسی کی فتح ہوئی جو کسی عاجز کے سامنے مزید عاجزی اختیار کرتا ہے۔

9157۔ کے کھٹیا کے وَٹیا اَگے نہ کُجھ ہتھ نہ پلے

بُوہا منگ کریم سَچے دا رَکھ جھولی کجھ گھلے

کچھ بھی کمائی نہیں کی نہ کچھ ہاتھ میں اعمال کا سہارا ہے بس کریم رب کے سامنے جھولی پھیلا کہ کچھ عطا ہو۔

﴿خودکشی کی مذمت﴾

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ (سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ آیت 195)

ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

اس آیت مبارک کو نقل کر کے امام بغوی نے اپنی مشہور تفسیر معالم التنزیل میں لکھا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد مسلمان کا خودکشی کرنا ہے۔(تفسیر معالم التنزیل جلد 2 صفحہ 200)

زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا سب حرام ہے۔چونکہ خودکشی خود کو ہلاک کرنے کی نہایت ہی نمایاں صورت ہے لہٰذا یہاں اس کی وعید بیان کی جاتی ہے، چنانچہ خودکشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ مسلسل جہنم میں گرتا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی (قیامت کے دن) وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اُسے ہمیشہ کھاتا رہے گا اور جس نے چھری کے ذریعے خود کو قتل کیا، (قیامت کے دن) وہ چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ وہ چھری اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔'' (بخاری ۴/ ۴۳، الحدیث: ۵۷۷۸)(بحوالہ تفسیر صراط الجنان جلد 1 صفحہ 309)

حضور عارفِ کامل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے کلام میں خودکشی کی مذمت فرمائی ہے:۔

2077۔ پھیر کہے ایہ مرنا مندا، آپوں کپّن گاٹا
موت حرام شریعت اندر اگلے جگ دا گھاٹا

پھر سوچ آئی تو کہنے لگا کہ یہ اپنی گردن کو کاٹنا (خودکشی کرنا) تو شریعت میں سختی سے منع کیا گیا ہے اور حرام موت ہے۔کہ جس سے آخرت خراب ہو جاتی ہے۔

2298۔ مرداں والا دایا کر کھاں رکھ پچھلی جو عادت
وانگ سَسّی جے تسّا مویوں تاں بھی عین شہادت

مَردوں والا عزم کر کے پرانی عادت کو چھوڑ اگر سَسّی کیطرح (محبوب کی سچی تلاش اور حالتِ پیاس میں) موت بھی- آ گئی تو پھر بھی عین شہادت کا مقام ہے۔

﴿احترام آدمیت﴾

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ
فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۠ (سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ آیت 70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی ۔اوران کوخشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو
ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

حضورعارفِ کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بنی آدم کی عزت و احترام کے ساتھ ساتھ اہمیت وفضیلت کے حوالے سے کئی ایک مقام پر لکھا ہے۔

24۔ ایس عجائب باغے اندر، آدم دا رُکھ لایا
معرفت دا میوہ دے کے، واہ پھَلدار بنایا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس (دُنیا) کے عجیب باغ کے اندر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق کا ایسا درخت لگایا جسے اپنی معرفت کا پھَل عطا فرما کر خوب پھَلدار بنایا۔

25۔ رَحمت دا جَد پانی لگا، تاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھَل پایا، سر دھرتی جَد دَھریا

جب مالکِ کُل کی رحمت کا پانی اس درخت کو لگا تو یہ ہرا بھرا ہوگیا۔اس درخت کی ہر ہر شاخ نے پھَل تب حاصل کیا؟ جب (عاجزی کیساتھ) اس زمین پر اپنا سر مبارک رکھا۔

2143۔ آدم باہجوں دھرت نہ سوبھے زیب زمین دا ایہا
جس باغے وچ جنس نہ دِسے اوتھے بہناں کیہا

اِس زمین میں جہاں پر اولادِ آدم آباد نہیں تو وہاں ویرانی ہی نظر آتی ہے کیونکہ اس زمین کی زیب و زینت بنی آدم سے ہی ہے جیسا کہ کسی باغ کا حُسن اس کے پھَل کیساتھ ہوتا ہے جہاں پھَل نہیں تو وہاں بیٹھنا کیسا؟

﴿جھوٹ کی مذمت﴾

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ٥

تو جھوٹوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ڈالیں۔ (سُوْرَۃُ الِ عِمْرٰن آیت 61)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کلام میں متعدد جگہ پر جھوٹ کی مذمت بیان فرمائی ہے اور جھوٹ بولنے کے نقصانات کو بیان فرمایا ہے:

2846۔ کُوڑے بندے رب نہ بھاون یُمن زبان نہ رہندا

گل اوہدی کوئی مَن دا ناہیں سبھ جگ جھوٹھا کہندا

جھوٹ بولنے والا بندا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں ہے۔اور جھوٹ بولنے والے کی زبان کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے پھر اس کی کوئی بھی بات یہ کہہ کر رَد کر دی جاتی ہے کہ یہ تو جھوٹا بندہ ہے۔

2847۔ بے اعتبار خوار جگت تے کُوڑ الاون والا

کی لاچار کراں میں تیری جھوٹ خوشامد لالا

جھوٹ بولنے والا اپنا اعتبار ختم کر کے پورے جہان میں ذلت اٹھاتا ہے اے میرے بھائی مجھے کیا پڑی ہے؟ کہ میں تیری خوشامد کر کے جھوٹ بولوں۔

7956۔ ایہہ بھی خبر ہوئے گی ایویں کوئی دن رہسی تتی

کُوڑے دی روشنائی تھوڑی جیوں تیلے بِن بَتی

یہ خبر بھی ایسے ہی کچھ دِن گرما گرم رہے گی۔جھوٹ بولنے والے کی بات بہت عارضی ہوتی ہے جس طرح بغیر تیل کے چراغ کی بَتی جلدی بُج جاتی ہے۔

5393۔ جے کوئی کُوڑی قَسم اٹھاوے سو ایمان کھڑاندا

قَسم کرا جو مَنے ناہیں دین اوہدا بھی جاندا

اگر کوئی جھوٹی قسم اُٹھاتا ہے تو وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔اگر کسی سے کوئی قسم لے اور پھر قسم پر اعتبار نہ کرے تو وہ بھی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

﴿وقت کی قدر﴾

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ آیت 115)

ترجمہ: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

وقت کی قدر اور بے کار وقت گزارنے کی مذمت کے حوالے سے حضرت میاں محمد بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کے ارشادات میں بڑے احسن انداز میں ترغیب موجود ہے۔

1286۔ خوشیاں کان نہ ہویا بندا کرن عبادت آیا
وقت پچھاتا چاہیے بیٹا لَبھسی نہیں کھڑایا

اس دُنیا میں بندہ محض خوشیوں کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے۔اے بیٹے وقت کی قدر پہچانو ورنہ ضائع کیا ہوا وقت دوبارہ نہیں ملے گا۔سوائے پچھتاوے (افسوس) کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

1287۔ ویلا اَج بھلیرا تیرا نالے عمر جوانی
کرو عدالت ہور عبادت اوڑک ہونا فانی

آج تیرے پاس جوانی کی عمر میں عمل صالح کرنے کے لیے اچھا خاصہ وقت درکار ہے۔اس میں انصاف اور عبادت کر کے نفع حاصل کرلو ورنہ آخر کار دنیا اختتام کی طرف جا رہی ہے۔اس دنیا کی ہر چیز کو فنا ہے۔

1288۔ بھلکے موت آئی جس ویلے، سے افسوس کریں گا
عملاں باجھ نہ تلّہ شاہی، کویں سمند تریں گا

کل کو جب وقت موت آ گیا تو پھر سوائے افسوس (سو افسوس) کے کچھ نہ ہو سکے گا۔اعمال صالح کی کشتی کے بغیر آخرت کی منازل کو عبور کیسے کرے گا؟۔

1289۔ نہ کوئی رو ملاحظہ اوتھے نہ کوئی عُذر بہانہ
جو کجھ کرسیں سویو مِلسی، ڈاہڈا عدل شہانہ

وہاں پر تو اپنے اعمال ہی کام آئیں گے کوئی عذر بہانہ نہیں چلے گا جو کچھ کرے گا اسی کا نتیجہ ملے گا وہاں عدل و انصاف کرنے والی بڑی اونچی ذات ہے۔

1290۔ عورت کتّسی تاہییں لاسی، کُڑتا سُتھن سَلاری
مرد کَپّے گا سویو کھیتی، جس دا بیج کھلاری

اگر عورت اپنے نیک اعمال کا چرخہ کات لے گی تو پھر جیسے چرخہ کات کر عورتیں دھاگہ بنانے کے بعد اس دھاگے سے کپڑے (قمیض وشلوار) سلائی کرتی ہیں۔اسی طرح مرد بھی اس دنیا کی زمین میں جو کچھ بیج بوئے گا اُسی کو کاشت کرے گا یعنی کل بروز حشر کو اس کا پھل حاصل کرے گا (دنیا آخرت کی کھیتی ہے)۔

1291۔ جتنا توں پری وَل بھجسیں اتنا رب وَل ڈھوکھاں
جے تُدھ عیش خوشی نہیں بھاوے کرن عبادت بہو کھاں

عاصم شاہ نے اپنے بیٹے سیف الملوک کو سمجھایا کہ جتنا پری کی طرف سفر کرنے میں وقت صَرف کرے گا۔اتنا اپنے رب کریم کی طرف جھک جا اگر تجھے عیش وخوشی اچھی نہیں لگتی تو عبادت الٰہی کے لیے بیٹھ جا۔

1489۔ موج جوانی مان گھراں وِچ رہو وطن دا راجا
یا پھر موت سرے تے دِسدی کر اس دا کجھ ساجا

اپنے گھر میں جوانی کی بہاریں لوٹ اور وطن میں بادشاہی کر یا پھر سر پر کھڑی موت کی تیاری میں لگ جا۔

4770۔ لوئی لوئی بھر لے کُڑئیے جے تُدھ بھانڈا بھرنا
شام پئی بِن شام محمدؐ، گھر جاندی نے ڈرنا

زندگی کی مہلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس زندگی کی روشنی میں اپنے عمل کے برتن کو بھر لے یعنی کچھ اعمال صالح کی کمائی کر لے ورنہ جب زندگی کا سورج غروب ہو جائے گا تو بغیر عمل کے اپنے قبر کے گھر میں جاتے ہوئے ڈرے گا۔

7165۔ کھیڈ تماشے کارن ناہیں، وہلے تنبو تانے
اِک دھاگا بیکار نہ اِس دا، کون حکمت پَر جانے

یہاں صرف کھیل وتماشے کے لیے بے کار کوئی بھی چیز نہیں ہے۔بلکہ اس تنبو (خیمہ) کا تو ایک دھاگا بھی بے مقصد نہیں ہے لیکن ہر چیز کی حکمت کو کون جان سکتا ہے؟۔

﴿مساوات کا درس﴾

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا
کہ آپس میں پہچان رکھو۔ (سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ آیت ۱۳)

ارشاد فرمایا: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ایک عورت حضرت حوا رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے پیدا کیا اور جب نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی کا اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں، سب برابر ہو اور ایک جدِّ اعلیٰ کی اولاد ہو (اس لئے نسب کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر کا اظہار نہ کرو) اور ہم نے تمہیں مختلف قومیں، قبیلے اور خاندان بنایا تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کی پہچان رکھو اور ایک شخص دوسرے کا نسب جانے اور اس طرح کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے، نہ یہ کہ اپنے نسب پر فخر کرنے لگ جائے اور دوسروں کی تحقیر کرنا شروع کر دے۔

(تفسیر مدارک، ص ۱۱۵۶ بحوالہ صراط الجنان جلد 9 صفحہ 444)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کلام سے ہمیں مذکورہ بالا تفسیر کا درس کئی اشعار میں نظر آتا ہے۔

6679۔ غیر کُفاں تے کُف دی لالہ نہیں سیانپ کائی
اربع عناصر تھیں سب ہوئی آدم جن لوکائی

کُف اور غیر کُف کی پہچان بھائی مجھے تو نہیں ہے۔ مجھے تو یہ معلوم ہے کہ تمام مخلوق (جن و انس) کی پیدائش اربع عناصر (آگ، مٹی، پانی، ہوا) سے ہوئی ہے۔

6680۔ نہ ایہہ پریاں خاکوں خالی آدم پاک نہ ناروں
مڈھوں اکو جنس محمد فرق پیئے وچکاروں

یہ پریاں بھی خاک سے خالی نہیں ہیں اور نہ ہی آدم آگ کے عنصر کے بغیر بلکہ بنیادی طور پر تو ایک ہی جنس سے تعلق ہے اور درمیان میں آ کر علیحدہ ہوئے ہیں۔

6681۔ اَگ جنہاں وِچ پئی زیادہ ناری اُنہاں کہایا
خاک جنہاں وِچ وافر آئی خاکی نام دھرایا

جن میں آگ کی مقدار زیادہ ہوئی انہوں نے ناری نام رکھوایا اور جن میں خاک کی مقدار زیادہ آئی انہوں نے خاکی نام رکھوایا۔

26۔ واہ واہ خالق سَرجنہارا ملکاں جن انساناں
اربع عناصر تھیں جس کیتا گوناگوں حیواناں

اے جن وانس کے مالک وخالق تُو نے اربع عناصر (آگ مٹی ہوا پانی) سے کئی اقسام کے حیوانوں کو بنایا۔

5273۔ آدم پریاں کِس بنائے ہکو سرجنہارا
حُسن عشق دو نام لکھائیوس نور اِکو مُنڈھ سارا

آدم اور پریوں کو بنانے والا وہی خدا ہے ۔حُسن اور عشق دو نام ہیں مگر ساری تخلیق کی بنیاد ایک ہی نور سے بنی ۔

5278۔ اِک کالے اِک سبز کبوتر، اِک چِٹے بَن آئے
چِٹے کالے مِلن محمدؐ نہ بَن بیہن پرائے

ایک کالے ایک سبز کبوتر اور ایک سفید بن کر آئے ہیں ۔یہ سب تفاوت چھوڑ کر اکٹھے مِل کر بیٹھ جائیں۔ (غیروں) بیگانوں کی طرح نہ بیٹھیں ۔(اسلام میں رنگوں کا فرق کسی کی عزت کا سبب نہیں ہے بلکہ تقوی)

6089۔ چوہاں طبعاں دی تون گنھائی وَکھ کیتے پھر پیڑے
مُڈھوں اِکو جنس محمدؐ اَگوں فرق نکھیڑے

اربع عناصر کے اجزاء کے ساتھ ایک مرکب تیار کر کے (آٹا میں پانی ملا کر ایک مقدار میں گوندھنا تَون کہلاتا ہے) اس سے پھر علیحدہ علیحدہ پیڑے (روٹی پکانے کے لیے آٹے میں پانی مِلا کر بنایا گیا جز، پیڑا کہلاتا ہے۔) بنائے ۔بنیاد سے تو ایک ہی جنس ہے جسے پھر بعد میں علیحدہ کیا گیا ہے۔

﴿قضا و قدر﴾

اِنَّا كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (سُوۡرَۃُ الۡقَمَرِ آیت 49)

ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے ہر چیز حکمت کے تقاضے کے مطابق ایک اندازے سے پیدا فرمائی ہے۔

(تفسیر مدارک، ص ۱۱۹۰)

یاد رہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقدیر پر ایمان لائے اور تقدیر کے بارے میں بحث نہ کرے کہ یہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان نہ لائے، اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اسے پہنچی ہے وہ اس سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو مصیبت اس سے ٹل گئی وہ اسے پہنچنے والی نہ تھی۔“

(ترمذی، ۴/ ۵۷، الحدیث: ۲۱۵۱ بحوالہ صراط الجنان جلد 9 صفحہ 616)

حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنے کلام میں تقدیر الٰہی کے حوالے سے متعدد اشعار ارشاد فرمائے ہیں جن کے پڑھنے سمجھنے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

925۔ لکھے لیکھ اول دے یارو ہوندے نہیں کنارے
بادشہاں نوں پون قضیئے کون اَسیں بیچارے

جو تقدیر پہلے دن سے لکھی گئی ہے اے دوست اسی طرح ہی ہو گا۔حوادثات زمانہ جیسے لکھے ہوئے ہیں اس سے تو وقت کا بادشاہ بھی نہیں بچ سکتا (جن کے پاس دنیاوی ظاہری اسباب بھی موجود ہوتے ہیں) تو عام بیچارہ کیسے بچ سکتا ہے۔

926۔ بہتے کم جگت تے جیہڑے بُرے ڈُھکن تقدیروں
جے سو آپے وَلوں کریئے چنگے کر تدبیروں

دُنیاوی زندگی میں رونما ہونے والے بہت سارے ایسے کام جو اگرچہ بندہ اپنی طرف سے سینکڑوں تدبیریں

اختیار کر کے اچھا کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔مگر تقدیر الٰہی سے اسکی طبیعت کے برعکس ہو جاتے ہیں جیسا کہ تقدیر میں لکھا ہوتا ہے ۔ویسا ہی ہونا ہوتا ہے ۔

2046۔ آئی باجھ نہ مردا کوئی جے ڈِگے اسمانوں
تو ڑے وچ سمندر ڈبے خوف نہیں کجھ جانوں

کسی کی موت کا جب تک وقت مقرر نہیں آیا تب تک فوت نہیں ہو گا اگر چہ آسمان سے گرے یا پھر کسی سمندر کے پانی میں ڈوبے، اس زندگی کو کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہے ۔

2047۔ آئی دے دن بچدا ناہیں جے سو پائیے بھوہرے
لکھ دوا یک ٹکھ نہ لگدی ہتھوں بَن دے موہرے

مگر جس دن اس کی موت کا وقت مقررہ آ گیا تو پھر وہ بچ نہیں سکتا اگر چہ اسے قلعے کے تہہ خانہ میں رکھ دیا جائے اور لاکھ دوائی اس کے لیے کچھ نفع بخش نہیں ہو گی بلکہ زہر کی طرح اثر پذیر ہو جائے گی ۔

2398۔ پھیر کہے دِل تکڑا کر کے کی کرے گا کوئی
جے کجھ بھاء میرے وِچ لِکھی، اوڑک ہوسی سوئی

پھر دِل کو مضبوط کر کے کہنے لگا کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ جو میرے مقدر میں لکھا ہوا ہے وہی ہو گا۔

7465۔ فیر کہے شاہزادہ آپوں قلم وَگی تقدیروں
نال قضاء رضائے باجھوں چارہ نہ تدبیروں

پھر شہزادہ (سیف الملوک) خود ہی کہنے لگا کہ یہ تو تقدیر کی قلم سے لکھا گیا ہے ۔جہاں پر بغیر رضائے الٰہی کے کسی تدبیر کا چارہ نہیں ہے ۔

862۔ کہندا لِکھے لیکھ ازل دے مُول نہ جاندے میٹے
دِتا اس دا سر تے جھلساں جے رب کھڑسی بیٹے

کہنے لگا کہ روز ازل سے لکھے ہوئے نصیب کبھی مٹتے نہیں ہیں ۔اس مالک کی طرف سے دیے ہوئے نصیب کو سر پر برداشت کروں گا اگر بیٹے کو یہاں سے لے جایا گیا۔

863۔ کرنا صبر اسانوں چنگا، جے اوہ دے بلائیں
راضی ہو کے جھلاں، چارہ ناہیں نال قضائیں

اگر کوئی مشکل وقت آجائے تو ہمیں صبر کرنا بہتر ہے کیونکہ قضاء و قدر کے سامنے کوئی چارہ نہیں ہے بس راضی برضا رہنا چاہیے۔

2734۔ بِن آئی جند نکلے ناہیں، کوئی جہان نہ جھلدا
ڈاہڈے دے ہتھ قلم محمدؔ، وس نہیں کجھ چلدا

بے بسی کا عالم بیان ہو رہا ہے۔ یہ جان تو اپنے وقت پر ہی نکلے گی۔کسی طرف کوئی آسرا نہیں مل رہا ہے۔ میرے بس کی تو کوئی بات نہیں قلم ربانی اسی ذات عالی شان کے پاس ہے۔

4092۔ جنھاں کارن گھر دَر سٹے راج حکومت شاہی
چودہاں برس مصیبت جھاگی جو کجھ لِکھی آہی

جن کی خاطر گھر اور ملک کی بادشاہی کو چھوڑا اور چودہ سال کی مصیبت کو برداشت کیا جیسا کہ مقدر میں لکھا ہوا تھا۔

5376۔ لے لیا جو لیناں آہا لکھیا وِچ نصیباں
بے پرواہ نال محمدؔ زور ناں اساں غریباں

جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہوا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔بے نیاز کے سامنے ہم غریب بے اختیار ہیں۔

6334۔ جدوں قضا الٰہی آسی مُول نہ رہسی ڈَکی
حُکمے باہجھ نہ مراں کسے تھیں معلم ہے گل پکی

جب قضا الٰہی آئے گی تو کوئی روک نہیں سکے گا۔حکم الٰہی کے بغیر کسی سے مرتا نہیں ہوں یہ بات سچی ہے۔

7481۔ کد کسے تھیں مِٹ دی شاہا مَتھے دی لکھوائی
حق میرے وچ ایویں آہی لِکھی قلم خدائی

جو پیشانی پر لکھی گئی ہے اے شاہا وہ کسی سے محو نہیں ہوتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے حق میں اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔

﴿ خواہشاتِ نفسانی کی مذمت ﴾

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ؕ
اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا۔اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔ (سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت آیت 40,41)

اور وہ جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے جانا کہ اسے قیامت کے دن اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے اور اس نے اپنے نفس کو حرام چیزوں کی خواہش سے روکا تو بیشک ثواب کا گھر جنت ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے۔(خازن، جلد 3 صفحہ 393)

حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب سیف الملوک میں ہمیں متعدد اشعار ملتے ہیں جن میں نفس کی مذمت فرمائی گئی ہے:

562۔ نفس فسادی مارن کارن، کس لے کمر جواناں
آسا دا پھڑ عاصا ہتھ وِچ، ہو جا شیر تواناں

فسادی نفس پر کنٹرول کرنے کے لیے کمر بستہ ہو جا اور امید کے عاصا کو ہاتھ میں پکڑ کر شیر کی طرح بہادر ہو جا۔

4371۔ ظالم نفس دیوے دی قیدوں، رب کیتا خصماناں
غیبوں میل متوکل دِتا، کامل پیر یگاناں

ظالم نفس دیو کی قید سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نجات عطا فرمائی جس کے لیے غیب سے روحانی قوت کے لیے مُرشد کو وسیلہ بنا کر بھیجا۔(معلوم ہوا مُرشد کے وسیلہ سے نفس کی قید سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے)

6825۔ نفس کُتے دیاں عیشاں اندر، غافل رہیوں نیائیوں
مظلوماں دی خبر نہ لئی آ، ہلیوں نہ اس جائیوں

نفس کی عیش کے اندر اتنا گُم ہوا کہ تجھے انصاف کرنے سے نفس نے غافل کر دیا اور تو نے مظلوموں کی خبر گیری کرنے کے لیے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی۔

2979۔ نفس اساڈا دیو مریلا غفلت ندی ڈونگھیری
جہل صندوق ہوئے دَر پکے کُنجی اسم چَنگیری

ہمارا نفس ایک سرکش دیو کی طرح ہے جو انسان کو خواہشات کے جال میں پھنسا دیتا ہے اور ذکر الٰہی سے غفلت کی مثال ایک ایسی گہری نَدی کی طرح ہے۔ جس میں جہالت کے صندوق کے اندر اس سرکش دیو(نفس) کی جان ہے جس پر قابو پانے کے لیے مُرشد کا بتایا ہوا اسم اعظم بطور چابی استعمال کر کے ہی ممکن ہے۔

3183۔ ہر صورت وَل مائل ہووے غالب نفس اجیہا
ہر دَم تازہ چاء بُرے دا کَدے نہ ہوندا بیہا

نفس کا غلبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت کی طرف مائل کرتا ہے اور اس کا یہ بُرا شوق ہر وقت تازہ رہتا ہے کبھی باسی (پُرانا) نہیں ہوتا۔ (خواہشات کا سلسلہ کم ہونے کی بجائے بڑھتا رہتا ہے)۔

6005۔ نفس عفریت کندہاڑے چائے بَن بے عُذرا گھوڑا
فرماں دار چلے ہو دَردی پَندھ نہ کردا تھوڑا

اگر نفس عفریت تابعدار ہو جائے تو پھر بغیر کسی بہانے کے فرمانبرداری کر کے ساتھ چل پڑتا ہے اور پھر سفر کی بڑی منزلیں طے کر لیتا ہے۔

6298۔ نفس موئے دا سَنگی شیطاں آن کرے اپرالے
باغ حقیقی وِچوں پھڑ کے قید مجازی ڈالے

شیطان مردود مَرے ہوئے نفس کا ساتھی بن کر اس کی مدد کرتا ہے اور باغ حقیقی میں سے نکال کر مجازی قید میں ڈال دیتا ہے۔

7471۔ نفس شیطان بندے پر غالب جاں جاں غائب نظروں
نظر حضور کرم دے پُہتا تاں بَچیا ہر مکروں

انسان پر نفس و شیطان کا غلبہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب کسی کامل مُرشد کی نظر سے دُور ہو مگر جب کسی کامل کی نگاہ میں حاظر ہو جاتا ہے اور مُرشد کا وسیلہ مل جاتا ہے تو پھر نفس و شیطان کے مکر و فریب سے بچ (محفوظ ہو) جاتا ہے۔

﴾صبر کی فضیلت﴿

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ آیت 146)

ترجمہ: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

حضور عارف کامل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبر کی فضیلت و اہمیت کے حوالے سے متعدد اشعار ارشاد فرمائے ہیں۔

1103۔ صبر کریں تاں اجر ملے گا آئی خبر کتابوں
صبر اُتارے قُفل محمدؔ ہر ہر مشکل بابوں

صبر کرنے پر اجر ملے گا یہ کتاب سے خبر آئی ہے اور صبر کرنے سے ہر مشکل کے باب (دروازہ) کا تالہ کھُل جاتا ہے۔

2944۔ جے کوئی صبر کرے دَر تیرے جو دیویں سر جھلے
اوڑک اُس تے کرم کماویں ہو جاون سبھ بھلے

اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُس کی عطا پر راضی بارضا رہتا ہے، تو آخر اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنا کرم فرماتا ہے کہ اُسے تمام تر بھلائیاں مل جاتی ہیں۔

6613۔ صبر کریں ناامید نہ ہوویں لیسیں اَجر جنابوں
مَٹھے کَم ہوون رحمانی بہتر کار شتابوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا (ہمیشہ) صبر رکھنا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجر لے گا۔ توقف (اطمینان) والے کام رحمانی ہیں جو جلدی والے کاموں کی نسبت سے زیادہ عافیت والے ہوتے ہیں۔

7559۔ دِھیّے صبر تحمل کر کھاں تھَم دِلے دی وَاگے
صبر مُراد پچاندا جیونکر دُدھ جَمّے سَنگ جاگے

اے بیٹی! صبر تحمل سے کام لے اور دِل کی لگام کو ذرہ تھام کر رکھ۔ صبر بندے کو مُراد تک پہنچا دیتا ہے جیسا کہ

دودھ کو جاگ لگانے سے وہ جَم جاتا ہے (پھر جس سے لَسی اور مکھن جیسی نعمتیں بنتی ہیں)

3555۔ صبر پیالہ زہر نوالہ، اوّل مشکل بھارا
اوڑک نفع اجیہا کردا، جیوں تریاق پیارا

صبر کا پیالہ پینا اگرچہ مشکل تو ہوتا ہے مگر تریاق کی طرح آخر کار بہت نفع بخش ہوتا ہے۔

3556۔ کوڑا منہ مُصبر کردا دین ہبک ہریڑاں
پر جاں سَنگھوں ہیٹھ لنگھائیے دفع ہوون کئی پیڑاں

جس طرح مصبر شروع میں منہ (زبان) کو کڑوا کرتا ہے اور ہریڑ ہبک (تُرش ذائقہ) دیتی ہے لیکن جونہی گلے سے نیچے اتر جائیں تو کئی امراض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

3557۔ کوڑا کھاون سو گُن پاون مِٹھا کھاون والے
خون غلیظ ہووے تَن روگی تھوڑے رہن سُکھالے

کوڑا کھانے سے (یعنی صبر کرنے سے) سوخوبی حاصل ہوتی ہے جبکہ میٹھا کھانے سے (بے صبری سے) سُکھ کم، خون گندا اور جسم مرض والا ہو جاتا ہے۔

3558۔ چوداں روز صبر کر بھائی جھلیں درد جدائی
بیٹھا پی شراب صبر دا کَف غماں دی جائی

اگر جدائی کا درد مزید چوداں دن صبر سے برداشت کر لے گا تو یہ صبر کا گھونٹ بھرنے سے تیرے غموں کی تمام خُشکی دور ہو جائے گی۔

8812۔ نال بدیع جمال پری دے رَج رَج خوشیاں کردا
اول کوڑا زہر محمدؔ مِٹھا پھَل صبر دا

بدیع الجمال پری کے ملنے پر اس کے ساتھ خوشیوں والی زندگی گزاری۔ پہلے تو صبر کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے مگر جو صبر و تحمل سے کام لیتا ہے اُسے اس کا پھَل (نتیجہ) شیریں یعنی خوشی کی صورت میں ملتا ہے۔

﴿ والدین کا مقام ومرتبہ ﴾

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا۔اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں آیت کا معنی یہ ہے کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھے طریقے سے نیک سلوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سلوک کرو۔(تفسیر کبیر جلد 20 صفحہ 322)

تفسیر کے پیش نظر والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام میں کئی اشعار موجود ہے۔

﴿ ماں کی شان ﴾

1476۔ ماں پیار دیوے مُنہ اُتے ہتھ پھیرے ہر پاسے
نال محبت کنگھی پھیرے رکھے لاء دَلاسے

ماں محبت اور پیار کے ساتھ اپنی اولاد کے وجود (جسم) پر ہاتھ پھیرتی ہے اور منہ پر بوسہ دیتی ہے اور سر کے بالوں میں کنگھی پھیرتی ہے۔پھر بچوں کو بوقت پریشانی دلاسہ دینا یہ بھی ماں کے حصہ میں شامل ہے۔

1477۔ سر پیراں تک چُمے چٹے لاہے میل بَدن تھیں
زاری کَر کَر آکھے بیٹا جائیں نہیں وطن تھیں

سر سے لے کر پاؤں تک ماں اپنے بچوں کو بوسے دے کر جسم سے ہر طرح کی میل کو صاف کرتی ہے اور جب بیٹا پردیس کی تیاری کرتا ہے تو پھر زاروقطار رو کر کہتی ہے کہ اے میرے بیٹے !وطن کو چھوڑ کر نہ جانا۔

1478۔ جے کجھ لاڈ پیار ماواں دا کی کجھ آکھ سناواں

جے اج ماں ہوندی رو مردی کی پرواہ بھراواں

ہر ایک ماں کا اپنی اولاد سے لاڈ اور پیار تو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا اگر آج میری بھی ماں اس دنیا میں موجود ہوتی تو (حالت زار) پر وہی روتی ورنہ بھائیوں کو کیا پرواہ؟

1479۔ جے اَج مائی بابل میرے دُنیا اُتّے ہوندے

خَستہ حالی ویکھ پُتر دی سُکھ نہ سوندے روندے

اگر آج میرے ماں اور باپ دنیا میں موجود ہوتے تو اپنے بیٹے کی خستہ حالی کو دیکھ کر اتنے روتے کہ رات کی نیند میں آرام نہ پاتے بلکہ جاگ کر روتے رہتے۔

7652۔ ماں منی تاں رب منایا پہلا مرشد مائی

شُکر خدا دا جے توں راضی نالے پَت رہ آئی

اگر ماں راضی ہوگئی تو سمجھو رب راضی ہوگیا۔ پہلا مُرشد (راہنما) بھی بندے کی ماں ہوتی ہے (جس نے اچھی تربیت کرنی ہوتی ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اگر ماں راضی ہے تو پھر ہر میدان میں فتح یابی ہی ہے۔

1500۔ سیف المُلوک ہنجوں بھر رُناں سُن ماؤ دی زاری

پَیراں اُتے مَتھا رَگڑے چُمّے وارو واری

سیف الملوک نے جب اپنی ماں کو آہ و زاری سُنی تو خود رونے لگا اور اپنی پیشانی کو اپنی ماں کے پاؤں پر رگڑ کر دونوں قدموں کو باری باری بوسہ دینے لگا۔

1501۔ کہندا قدم تیرے دی مٹی سُرمہ میرے بھانے

حق تیرے سبھ گردن میرے ناہیں ملے مُکانے

(سیف الملوک بیٹا اپنی ماں سے کہنے لگا) کہ اے ماں تیرے قدم کی مٹی میرے لیے آنکھوں کے سُرمے کی طرح ہے میری گردن پر تیرے اتنے زیادہ حقوق ہیں کہ مجھ سے ادا نہیں ہو سکے۔

1502۔ جے کجھ تُساں زبانوں کہیا فرض آہا میں کرنا
عین شہادت مینوں آہی حُکم تیرے تے مرنا

(سیف الملوک اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ) میرے اوپر فرض تھا جو کچھ بھی تمہارا حکم تھا اور اس حکم کو ماننے میں اگر جان بھی چلی جاتی تو پھر بھی عین شہادت کا مرتبہ تھا۔(والدین کی فرمانبرداری کا درس ملتا ہے)

6113۔ ماواں والی مہر محبت جے توں اَج نہ کریسیں
میں مرساں تاں نال افسوساں رو رو آہیں بھَرسیں

اگر آج تو ماواں والی مہر محبت نہ کریں گی تو پھر میری موت پر افسوس کے ساتھ آہیں بھر بھر کر روئے گی۔

﴿باپ کی شان﴾

1237۔ کہندا اے فرزند پیارے توں جگر دا بیرا
تینوں سیک لگے جے رَتی سَڑے کلیجہ میرا

باپ اپنے بیٹے سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے فرزند! تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے اگر تجھے ایک رَتی (وزن کے پیمانے کا ادنیٰ جز) بھر گرمی لگی تو میرا کلیجہ بھی سڑے گا۔(بے چین ہو گا، یہاں باپ کی اپنے بیٹے سے فطری محبت ظاہر ہو رہی ہے)۔

7865۔ اے بابل توں قبلہ کعبہ، دِل تے جان میری دا
دائم اسم شریف تساڈا، وِرد زبان میری دا

اے میرے باپ آپ میرے دِل و جان کے لیے قبلہ کعبہ ہیں اور آپ کا اسم مبارک ہمیشہ میری زبان کا وظیفہ ہے۔

7866۔ دَر تیرے دی خاک اسانوں سُرمہ عین نورانی
تخت تیرا کوہ طور تے چہرہ چشمہ فیض ربانی

اے باپ تیرے دَر کی خاک (مٹی) ہماری آنکھوں کے لیے نورانی سُرمہ ہے جس سے آنکھوں کے نور میں اضافہ ہوتا ہے اور آپ کا تخت ہمارے لیے کوہ طور کی طرح قابل تعظیم ہے اور آپ کا چہرہ فیض ربانی کا چشمہ ہے۔

1563۔ پر جے ماپے راضی ہو کے کَرن دُعائیں دِل تھِیں
فرزندے تُوں ٹَلن بلائیں بچ نکلے مُشکل تھیں

اگر والدین اپنی اولاد کے لیے دل سے دعا کر دیں تو آفات و بلیات اور مشکلات سے نجات ہو جاتی ہے۔

8761۔ سانوں لکھ محتاجی آہی دَرسن دے سدھرائے
اِک اِک دَم دی صحبت تیری سو سو عیب گُمائے

باپ کی وفات کے ذکر میں سیف الملوک شہزادہ ایک بیٹے کی حیثیت سے اپنے باپ کا مقام و شان بیان کر رہا ہے کہ اے میرے باپ تیرے جانے کے بعد ہمیں لاکھ محتاجی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور تیری دِید کو ہم ترس رہے ہیں۔ تیری صحبت کا ایک ایک لمحہ اتنا قیمتی اور نفع بخش تھا کہ ہمارے سینکڑوں عیوب ختم ہوتے تھے۔

8762۔ اِک اِک سُخن مُبارک تیرا آہا لعل یمانی
ہر ہر پَند تُساڈی اندر ہر دِل دی زندگانی

اے میرے باپ تمہارے کلام کی ایک ایک بات ہمارے لیے لعل یمن کی طرح گوہر نایاب تھی اور ایک ایک نصیحت کے اندر ہر دل کی حیات تھی۔ (باپ کی نصیحت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے)

8763۔ لطف احسان مروت شفقت کرسی کون اجیہی
شالا چھِک محبت تیری کَدے نہ ہووے بیہی

باپ کی چار خوبیوں کا ذکر بالخصوص فرمایا کہ لطف، احسان، مروت اور شفقت آپ جیسی کون کرے گا؟ اور آپ کی محبت کی کشش ہمیشہ تازہ رہے گی کبھی پرانی نہیں ہو گی۔ (دِل میں زندہ رہے گی)

8764۔ مغفرت کرے رب تینوں دیندے اَسیں دُعائیں
راضی رہیں اَساں پر دائم مَتھے وَٹ نہ پائیں

باپ کے وصال کے بعد بیٹا اپنے والد کی مغفرت کے لیے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم پر راضی رہنا (کہ باپ کی رضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے) اور پیشانی پر بَل نہ رکھنا یعنی ناراض نہ ہونا۔ (ورنہ رب ناراض ہو جائے گا)

﴿شُکر گزاری﴾

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

ترجمہ: اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے۔(سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ آیت 34)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تمہیں ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبانِ حال سے سوال کیا تھا۔(تفسیر بیضاوی جلد 3 صفحہ 200)

2945۔ لکھ کروڑاں نعمت بخشیں باجھوں مُل مزدُوری
رات ہنیری اندر دیویں بال شمع کافوری

(اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں) لاکھوں، کروڑوں نعمتیں مفت میں (بغیر محنت) عطا کرتا ہے اور تاریک رات کے اندر (چاند جیسی) شمع کافوری کو روشن کرتا ہے۔

2947۔ منگے باجھوں دئیں مراداں بے انداز شماراں
جو احسان میرے پر کیتو دَم دَم شُکر گزاراں

بغیر مانگے بے شمار (ان گنت) مُرادیں عطا کرتا ہے جو احسان مجھ پر کیا ہے۔ ہر سانس میں شُکر گزار ہوں۔

6603۔ علم تیرا ہے پڑھنوں اَگے کسے نہ پڑھیا سارا
بھِیں دریا احسان تیرے دا بے حد اَنت شمارا

اے مالک ومولا تیری معرفت کے علوم کسی کے پڑھنے میں نہیں آسکتے اور تیرے احسان کا دریا ہمارے اوپر اَن گنت نعمتوں (لاتعداد) کے ساتھ رواں دواں ہے۔

7695۔ جے میں لکھ زُباناں ہوون لکھ لکھ شُکر گُزاراں
لکھوں اِک احسان نہ مُکدا توڑے سو سر واراں

0005۔ نعمت اپنی دی کجھ مینوں بخش شناساں پاواں
ہمت دیہہ دِلے نوں تیرا شُکر بجا لیاواں

﴿اختیارات اولیائے کرام﴾

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ آیت 105)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

سرکار غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کتاب فتوح الغیب کے خطبہ 16 میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پھر تکوین کو تجھ پر لوٹا دیا جاتا ہے آگے فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی کسی کتاب میں فرماتا ہے۔ اے ابن آدم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوں میرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں، میں کسی شئے کو کہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور تو میری اطاعت کر میں تجھے ایسا بنا دوں گا کہ تو کسی چیز کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گی اور یہ سلوک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سے انبیائے کرام اور اولیائے کرام بنی آدم میں خاص بندوں کے ساتھ کیا ہے۔(فتوح الغیب صفحہ 157)

اختیاراتِ اولیائے کرام کو حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی کتاب سیف الملوک میں بیان فرمایا ہے

3043۔ ہر مشکل دی کنجی یارو مرداں دے ہتھ آئی
مرد دعا کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

دوستو! ہر مشکل کی کنجی (چابی) مردان کامل کے ہاتھ میں ہے۔جب کوئی مرد کامل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرتا ہے تو پھر کوئی مشکل مہم نہیں رہتی بلکہ مشکلات کے تالے کو وہ کھول کر آسانیاں فرما دیتے ہیں۔

3044۔ قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو مَن بھاوے
مَردے نوں رب قدرت بخشی لِکھے لیکھ ہٹاوے

ولی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاتھ میں قلم ربانی ہوتی ہے اس سے جو چاہے لکھے کیونکہ یہ طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اولیائے کرام کو دی جاتی ہے کہ وہ لکھی ہوئی تقدیر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اذن سے مٹا دیتے ہیں۔

3045۔ مَرد اُنیندے مرد تنیندے کردے مرد لویراں
سِیون مرد پوشاک بناون شاد کرن دلگیراں

مَرد ہی (کھڈی) پر کپڑا بُنتے ہیں اور پھر کپڑا تانتے ہیں پھر اس کپڑے کو کاٹ کر اس کی ٹاکیاں (لیر اں) بناتے ہیں۔پھر ان ٹکڑوں کو جوڑ کر لباس بنا دیتے ہیں اور غمگین لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔

3046۔ مرداں دے ہتھ کارج سارے آپ خداوند سٹے

دُنیا باغ ولی وِچ مالی بوٹے لاوے پٹے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود اپنے بندوں میں سے خاص بندوں کو اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ یہ دُنیا ایک باغ کی مثل ہے اور ولی اس میں ایک مالی کی طرح با اختیار ہے کہ جہاں سے چاہے پودے کو اکھیڑ کر جہاں مناسب سمجھے وہاں لگا دے۔

3047۔ کِدھرے پتلا بیج رلاوے، کِدھرے کرے گھنیرا

کِدھرے تھوڑا پانی لاوے، کِدھرے دے وَدھیرا

کسی جگہ بیج تھوڑا (پتلا) ڈالے اور کہیں پر زیادہ (سَنگھنا) ڈالے، کہیں پانی تھوڑا اور کہیں زیادہ دیتا ہے (بقدر ضرورت جیسا کہ مُرشد اپنے مرید کی (حیثیت کے مطابق) روحانی منازل کو مناسب طریقے سے طے کرواتا ہے)

3048۔ ڈالی قلم کرے ہک رُکھوں، جا دوئے پر جوڑے

پیوند لا بناوے میوہ، آپے فیر تروڑے

ایک درخت سے شاخ کی قلم توڑ کر دوسرے درخت میں پیوند کاری کر کے اچھے پھل حاصل کرتا ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہو پھر توڑ بھی ڈالتا ہے۔

3050۔ دُنیا باغ اَنبر کھُوہ وہندا، دِینہہ چَن وَانگن بیلاں

مالی مرد اتے رب مالک، بھور عاشق وِچ سیلاں

یہ دُنیا ایک باغ کی مانند ہے اور آسمان ایک بہتے ہوئے کنواں کی مانند اور سورج اور چاند اس کنواں میں سے پانی نکالنے کے لیے دو بیلوں کی طرح چکر لگاتے ہیں۔ اس ساری کائنات کا مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور مرد کامل اس باغ میں مالی کی حیثیت سے ہے اور عاشق اور بھور سیر کر رہے ہیں۔

2986۔ ہر ہر جاء کیارے تک کے بوٹے راس لَواندا

جس جائے اوہ لائق ہووے اوسے جا سُہاندا

ہر ایک جگہ پر کیاریوں کو دیکھ کر پودے بالکل سیدھے طریقے سے لگاتا ہے اور جس جگہ پر جس پودے کی سجاوٹ بنتی ہو اسی جگہ پر لگاتا ہے۔

﴿فضیلت اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم﴾

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔(سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی آیت 23)

141۔ ربا اوہناں اماماں پچھے جو گل لال نبی ﷺ دے

پاک شہید پیارے تیرے افسر آل نبی ﷺ دے

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان آئمہ اہل بیت کے صدقے سے جو پیارے نبی ﷺ کے پھول ہیں اور پیارے شہید ہیں اور نبی کریم ﷺ کی آل کے سردار ہیں۔(اے مالک! محبوب کریم ﷺ کی آل پاک کے صدقے سے ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمانا امین)۔

146۔ توڑے رد سوال کریسیں توڑے عرض قبولے

میں بھی دوہیں جہانی پھڑیا دامن آل رسولے

اگرچہ میرے سوال کو قبول کریں یا کہ نہیں مگر میں نے بھی دونوں جہانوں میں آل رسول ﷺ کا دامن ہاتھ میں تھاما ہوا ہے(جو میری بخشش ومغفرت اور قبولیت کا ذریعہ بن جائے گا)۔

156۔ آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زیانی

پاؤ خیر محمدؐ تائیں صدقہ شاہ جیلانی

یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی آل پاک کا میں منگتا (سوالی) ہوں،شاہِ جیلاں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے صدقے سے میرے جھولی میں خیر ڈال دیں۔

161۔ آل نبی ﷺ اولاد علی دی سیرت شکل اُنہاں دی

نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی

آل نبی ﷺ اور اولاد علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی سیرت وصورت کے کیا کہنے کہ جن کے نام کی برکت یہ ہے کہ نام لینے سے لاکھوں گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دِل کی میل صاف ہو جاتی ہے۔

﴿حُسنِ اخلاق﴾

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہو (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ آیت 83)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ۝

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔(سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ آیت 70)

اخلاقیات سے متعلق حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی کتاب سیف الملوک میں ہماری بہت زیادہ راہنمائی فرمائی ہے: چند اشعار گفتگو کے آداب کے حوالے سے قابل عمل ہیں۔

408۔ جس وِچ گُجھی رمز نہ ہووے دَرد مَنداں دے حالوں
بہتر چُپ محمد بخشا سُخن اجیہے نالوں

جس بات میں دردمندوں کے احوال کی گہری رمز(راز) نہ ہو تو ایسے کلام سے چُپ بہتر ہے یعنی اچھی بات کرو۔ ورنہ بُری بات سے خاموشی بہتر ہے)

412۔ سُخن بھَلا جو دَردوں بھَریا بِن دَردوں کجھ ناہیں
نَڑاں کماداں فرق رہو دا کیا کانے کیا کاہیں

کلام وہی اچھا ہوتا ہے جو با مقصد، بااثر اور پُر مغز ہو ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جس طرح کہ کانے اور گنّے دیکھنے میں تو ایک دوسرے کے مشابہہ (ہم شکل) ہوتے ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ گنّے کا رَس (میٹھا جوس) فائدہ دیتا ہے اور کانے میں رَس نہیں ہوتا۔

413۔ دَرد منداں دے سُخن محمدؔ دیہن گواہی حالوں
جس پلّے پھُل بَدھے ہوون آوے بُو رومالوں

اہل درد حضرات کا کلام ان کے احوال کی خبر دیتا ہے جیسا کہ کسی رومال میں پھُول رکھے ہوئے ہوں تو ان کی خوشبو پھُولوں کی موجودگی کی خبر دے دیتی ہے۔

6071۔ باہجھ بُلائے بولن ناہیں مجلس وِچ سیانے
ناہیں قُرب اوہناں نوں جیہڑے سُخن کرن اَن بھانے

﴿ رزق کی تقسیم ﴾

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○

ترجمہ: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 37)

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

فَھُوَ یُخْلِفُہٗ ۚ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ (سُوْرَۃُ سَبَا آیت 39)

ترجمہ: تم فرماؤ بے شک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور جو چیز تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحبِ خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے، رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کوئی نہیں وہی رزّاقِ حقیقی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان صفحہ 779)

جس رزق کی فکر میں انسان ہر وقت پریشان حال یادِ الٰہی سے محروم دیکھا جاتا ہے اُس رزق کا وعدہ تو ہم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کتاب قُرآنِ مجید میں کیا ہے۔ جس کی طرف حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہماری توجہ کئی طریقوں سے مبذول کرائی ہے۔

6084۔ سر نامے دا نام اسے دا جو دیندا انعاماں
روز بروز پچاوے روزی کیا خاصاں کیا عاماں

سب سے اونچا نام اس ذات بابرکات کا ہے جو انعامات سے نوازتا ہے اور ہر خاص و عام کو ہر روز رزق پہنچاتا ہے۔

6085۔ جے کجھ رزق خلق دا کیتوس اَنوں ماسوں کاہوں
ہر ہر جائی آپ پچاندا بند نہ ہوندا راہوں

جو کچھ رزق مخلوق کے لیے بنایا ہے کسی کا اناج کسی کا گوشت کسی کا گھاس وغیرہ سب کو اپنی اپنی جگہ پر پہنچاتا ہے کسی طرح سے کسی راستے سے بند نہیں ہو سکتا۔

32۔ جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدے نہ ٹالے
لکھ کروڑ تکے بُریائیاں پھر بھی اُوویں پالے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو جو رزق کسی کا لکھا ہوا ہے وہ ضرور اس تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ کسی میں لاکھوں کروڑوں بُرائیاں ہوں، دیکھنے کے باوجود اس کا رزق بند نہیں کرتا ہے۔

54۔ واہ واہ صاحب بخشنہارا تک تک ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا فیر پناہاں

وہ اتنا بخشنہار (غفور الرحیم) ہے کہ ہماری بداعمالیاں دیکھنے کے باوجود پھر بھی اپنی (رحمت اور بخشش) کی پناہ عطا کرتا ہے اور رزق بھی بند نہیں فرماتا۔

56۔ کھانے پا بہائیوس چوکی ڈاہ زمیں دا پلَّا
سجن دشمن چنگے مندے دیندا نہ دھرکلّا

مالک کا دسترخوان اتنا بڑا ہے کہ زمین کو دسترخوان کے طور پر بچھا کر کھانا کھلانے کے لیے مخلوق کو اس پر بٹھایا ہے اور اطاعت گزار کے لیے اور نافرمانوں کے لیے، پھر اچھے اور بُرے کے لیے یہ دسترخوان بچھا ہوا ہے جہاں سے کسی کو کھانا کھانے سے دھکا نہیں دیا جاتا۔

2849۔ کیڑے ہاتھی چڑیاں بازاں سَبھناں دا رکھوالا
ہر ہک تائیں رزق پُچائے کرکے خوب سنبھالا

کیڑے (حشرات الارض)، ہاتھی، چڑیاں اور باز (عقاب) سب کا رکھوالا وہی ہے اور ہر ایک کو رزق خوب طریقے سے پہنچا دیتا ہے۔

9231۔ خالق رازق آپ الٰہی نِت دیندا بِن منگے
روزی کارن سجدے کرنے نہیں اسانوں چنگے

پیدا کرنے والا اور رزق عطا کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جو بغیر مانگے ہمیں ہر روز رزق عطا فرماتا ہے اس لیے ہمیں روزی کے لیے سجدے کرنے اچھے نہیں ہیں بلکہ اس کی رضا کے لیے سجدے کرنے چاہییں۔

60۔ مان کریندیاں مان تروڑے مسکیناں دا ساتھی
کوہ قافاں وِچ روزی دیندا سیمرغاں نوں ہاتھی

متکبر کو زوال کا شکار کرنے والا اور مسکینوں کی مدد کرنے والا وہی خُدا ہے جو کوہ قاف پہاڑوں میں بھی سیمرغ کو ہاتھی بطور رزق عطا فرماتا ہے۔

3172۔ ہِک ہِک وِچ نگاہ اوسے دی روزی نِت پچُاندا
ہر ہر دی اس قسمت لکھی لکھیا پاس نہ جاندا

ہر ایک اُس کی نگاہ میں ہے کہ ہر کسی کو ہر روز رزق پہنچاتا ہے۔ ہر ایک کو وہی کچھ ملتا ہے جو اس کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔

3173۔ جُون ہزار اٹھاراں تائیں دے کے رزق سنبھالے
کیا بیکار اسمتر شوہدے کیا کمائیّاں والے

اٹھاراں ہزار قسم کی مخلوق کو رزق عطا فرما کر سنبھالتا ہے ان میں ہم جیسے بے چارے نکمے اور کمائی کرنے والے سب شامل ہیں۔

3174۔ ہکناں آس اُسے دے دَر تے ہکناں تک کمائیاں
ہکناں بہت کمائیّاں کرکے آخر آن گوائیاں

کچھ ایسے ہیں جنہیں اس پاک بارگاہ سے امید ہے اور کچھ کو اپنی کمائی پر بھروسہ ہے۔ پھر کچھ ایسے ہیں جنہوں نے بہت کمائی کر کے آخر ساری کمائی کو برباد (ضائع) کر دیا ہے۔

6978۔ اِکناں نوں ایہ تنگی دیندا روٹی باہجھوں مردا
اِکناں نوں اَن منے خزانے غیبوں اَگے دَھردا

جس کو جتنا چاہے رزق عطا کرتا ہے کسی کو تنگی اور کسی کو فراخی رزق عطا فرماتا ہے۔ بعض کو غیب سے اَن گِنت خزانے عطا فرماتا ہے۔

6979۔ نہ جس کم کمائیّاں کیتیاں اوسے دولت کھٹیاں
نہ جس عیب گناہ کمائے اوسے رنجاں کٹیاں

دولت کا بہت حاصل ہو جانا کسی کے بہت زیادہ کام کرنے کی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی دُکھوں کا برداشت کرنا کسی کے عیب اور گناہ کی وجہ سے ہے۔

﴿جو رب کَرسی سو یو ہوسی﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ جو سارے جہان کا رب ۔(سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت29)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے سے متعلق حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں تلقین سے بھر پور اشعار فرمائے ہیں۔ جو ہم سب کے لیے مطمئن زندگی گزارنے کے لیے مشعل راہ ہیں۔

2934۔ جو رَب کرسی سویو ہوسی ہور نہیں کجھ ہونا
کیتا کرم کریم تیرے تے مُکا پٹّنا رونا

جو بھی ہو گا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی سے ہو گا اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا۔ تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا ہے۔ تو تمام تر پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔

6980۔ جو چاہندا سو کردا آپوں کوئی نہ حاکم اُس دا
جان دئے تاں زندہ بندہ کڈھ لئے تاں کُس دا

وہ حاکم ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے جب تک چاہتا ہے بندے کو زندہ رکھتا ہے جب چاہتا ہے واپس بُلا لیتا ہے۔ اسی کے قبضہ قدرت میں جان ہے۔

7484۔ نال قضا رضائے باجھوں چارہ عُذر نہ چلدا
عجب نہیں کجھ شہنشاہا ایس اساڈی گل دا

تقدیر پر راضی رہنے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں اور نہ ہی یہاں کوئی بہانہ وغیرہ چلتا ہے۔ اے شہنشاہا یہ ہماری بات کوئی عجیب نہیں ہے عجب نہیں ہے (بلکہ حق سچ ہے)۔

6446۔ جو کجھ وِچ کتاباں لکھی ہونی سی سو ہوئی
سر پَر مَن رضا ربے دی دوس نہیں اس کوئی

جو کچھ کتاب میں لکھا جا چکا ہے وہی ہو گا لہذا اپنے رب قدیر کی رضا پر راضی ہو جا شکوہ اور افسوس نہ کر۔

﴾دُنیا کی بے ثباتی﴿

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ٥

ترجمہ: پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔ (سُوْرَۃُ النَّحْلِ آیت 61)

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ظلم پر پکڑ نہیں فرماتا بلکہ اپنے فضل و کرم اور حلم کی وجہ سے انہیں زندگی کا وقت پورا ہونے تک یا قیامت آنے تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کی مقررہ مدت آجائے گی تو وہ اس مدت سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے۔ (خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۶۱، ۳/۱۲۸، ملخصاً۔ بحوالہ صراط الجنان جلد 5 صفحہ 337)

7263۔ کیکر ہون قبول دعائیں وقت اَجل دا آیا

ملک الموت محمد بخشا منتیں کس منایا

جب موت کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر اس وقت (دُنیا میں رہنے کے لیے) دعائیں کیسے قبول ہوں گی۔ ملک الموت کو کسی نے گزارش کر کے نہیں منایا ہے۔ (کہ وہ اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کا پابند ہے۔)

8826۔ واگاں موڑ اُمیداں وَلوں کھچ لے پَیر رکابی

جگ جیون دے گھوڑے اُتوں اُتر بیٹھ شتابی

امیدوں کی لگام کو روک لے اور پاؤں کو رکاب سے کھینچ کر باہر نکال لے کہ ابھی جلدی سے اس زندگی کے گھوڑے سے اُتر جا۔ (زندگی کی مہلت ختم ہونے پر ایک لمحہ کا بھی انتظار نہیں ہے)۔

8748۔ بھُلی عشرت عیش جہانی لگی چھِک حقانی

باقی وَل محبت اٹھی ایہ جگ سمجھیوس فانی

8749۔ فانی دی اشنائی کولوں دل بیزار ہویا سی

باقی وَل محمد بخشا اُٹھ سوار ہویا سی

8755۔ جنہاں سِک سجن دی لگی پھیر نہیں مُڑ بہندے

اَج سانوں کوئی موڑ نہ سکدا نہ موڑے ہن رہندے

جب وصل حقانی نے اپنی طرف کھینچا تو عیش وعشرت بھول گئی۔ اس فانی جہان کی محبت سے دل بیزار ہوا اور باقی رہنے والی آخرت کی طرف تیاری ہوئی جنہیں اپنے محبوب کی کشش نے کھینچ لیا ہو پھر وہ یہاں نہیں بیٹھتے کہ ان کو اب کوئی بھی روک نہیں سکتا اور نہ ہی یہ اب کسی کے روکنے سے رُکتے ہیں۔

713۔ سَرد ہویا دِل خوشیاں وَلوں دُنیا جھوٹھ کِکارا

جے سے برس کیتی میں شاہی اوڑک چلن ہارا

یہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے اس لیے یہاں خوشیوں سے تو دل سَرد ہو گیا ہے۔ اگر سو سال بھی کسی نے یہاں بادشاہی کی تو آخر کار اُسے یہاں سے جانا ہے۔

714۔ دولت مال خزانے لشکر تخت ولایت شاہی

بعد میرے کوئی ہور لئے گا میں ہاں اَج کل راہی

اس دنیا کے مال و دولت، لشکر تخت اور حکومت سب کچھ عارضی ہیں بندے کے فوت ہونے کے بعد کوئی دوسرا آ کر لے لیتا ہے ہر کوئی یہاں سے مسافر کی طرح جانے والا ہے۔

741۔ آسے آسے گئی جوانی فکر پیا ہُن ایہا

کالیاں رنگ وٹایا گورا آیا موت سنیہا

امیدوں سے وابستہ جوانی چلی گئی اب تو فکر پڑ گیا ہے کہ کالے بال سفید ہو کر موت کا پیغام دے رہے ہیں۔

8975۔ ہر دَم کُوچ نقارہ سر تے کھُردا پیا سُنیندا

ساتھی ٹُردے جاندے دِسدے کیونکر سُکھ وَسیندا

ہر وقت یہاں سے جانے کا آوازہ آ رہا ہے ساتھیوں کو جاتے دیکھ کر خوشی کہاں؟

8976۔ کالے اِک اِک وِچھڑ چلے گورے خَط لیائے

بَنھّو بھار تیار سفر دا کُوچ سُنیہے آئے

ایک ایک کر کے کالے بال جُدا ہو رہے ہیں اور سفید بال یہ پیغام دے رہے ہیں کہ دُنیا مسافر خانہ ہے۔ یہ ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ یہاں سے کوچ کرنا ہے لہذا اپنے آخرت کے سفر کے لیے سامان (اعمال صالح) کی تیاری کرو۔

﴿ آہِ سحر گاہی ﴾

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

ترجمہ: اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے۔(سُوْرَۃُاٰلِ عِمْرٰنَ آیت 17)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے توبہ اور آہ و بکا سے متعلق متعدد اشعار ارشاد فرمائے ہیں۔

503۔ راتی زاری کر کر رونون نیند اَکھیں دی دھوندے
فجرے اوگنہار کہاون ہر تھیں نیویں ہوندے

بندگانِ خُدا راتوں کو جاگ کر روتے ہیں اور آہ و زاری کرتے ہیں۔نیند کو آنکھوں سے نکال دیتے ہیں۔مگر عاجزی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو وہ خود کو سب سے زیادہ خطا کار کہلاتے ہیں اور ہر ایک سے اپنے آپ کو ادنیٰ تصور کرتے ہیں۔

3195۔ کتنی واری توبہ بھَنی میں ہاں بے اعتبارا
پھر تیرے دَر توبہ کیتی بخشیں بخشنہارا

کئی مرتبہ میں نے توبہ کر کے پھر توڑ ڈالی،اس لیے میں تو بے اعتبارا ہوں مگر پھر سے تیری پاک بارگاہ میں اے غفور الرحیم! توبہ کرتا ہوں مجھے بخش دینا۔

3196۔ منہ کالا شرمندہ عاصی کی تیرے دَر آواں
مجرم تھیں چاء محرم کرنا تیرا فضل سچاواں

یہ گنہگار مجرم تیری بارگاہ میں آنے سے شرمندہ ہے لیکن پھر بھی تیرے سچے فضل کا امیدوار ہے کہ تُو مجرم سے محرم بنا دیتا ہے۔

7425۔ توں ہیں دائم بخشنہارا پاپی اَسیں ہمیشہ
پکڑ کریں تاں کد چھُٹکارا کوتاہ فکر اندیشہ

اے مالک و مولا تو ہی ہمیشہ سے بخشش فرمانے والا ہے اور ہم ہمیشہ سے گنہگار ہیں۔یہی خوف اور فکر لاحق ہے کہ اگر تو گرفت فرمائے تو بھاگ نہیں سکتے۔(ہم سب کی بے حساب بخشش و مغفرت فرما۔)

﴾ذرہ بھر نیکی و بدی کا حساب﴿

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی
الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○

ترجمہ: اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اُسے لے آئے گا۔ بےشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ آیت 16)

تفسیر خازن میں لکھا ہے بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر باریکی کو جاننے والااور اس سے خبردار ہے اوراس کا علم ہر چھوٹی بڑی چیز کا اِحاطہ کئے ہوئے ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس شان کو پہچان لے تو وہ برائی کرنے سے ضرور ڈرے گا۔
(تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 399,تفسیر صراط الجنان جلد 7 صفحہ 494)

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠○(سُوْرَۃُ الزِلْزَالِ آیت نمبر 8,7)

ترجمہ: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انسان کو اپنا محاسبہ کرنے سے متعلق ترغیب دلائی ہے۔

447۔ سُنیا میں جد حشر دہاڑے نِکا لیکھا پڑسی
بُریاں نوں رب نیکاں پِچھے بخش جنت وِچ کھڑسی

سنا ہے کہ جب بروز حشر ہر ایک کا اعمال نامہ کھولا جائے گا تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکو کاروں کے وسیلہ سے گنہگاروں کی بخشش فرما کر جنت میں داخل کر دے گا۔

8341۔ رَتی کھسرہ عملاں والا جس وِچ روہل نہ رَتی
دِسدی تند محمد بخشا موٹی نِکی کتی

اخلاص سے کیا گیا رَتی بھر (ادنیٰ ترین مقدار) عمل جس میں کوئی ریاکاری کی ملاوٹ نہ ہولکھا ہوا ہے ۔جس طرح چرخے پر کاتا ہوا دھاگہ باریک اور موٹا دھاگہ واضح نظر آجاتا ہے اسی طرح بلاتشبیہہ ہر ایک کا عمل اس کے سامنے ظاہر کر دیا جائے گا۔

﴿اخلاص﴾

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

ترجمہ: بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے (مخلص) بندے ہیں۔ (سُوْرَۃُ صٓ آیت نمبر 82,83)

اخلاص یہ ہے کہ بندہ نیک اعمال صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرے۔

(مرقاۃ المفاتیح"، کتاب العلم، ج ۱، ص ۴۸۶).

رسول کریم ﷺ نے حضرت معاذ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب یمن بھیجا تو فرمایا:

"اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِیْکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ"

اپنے دین میں اخلاص پیدا کرو پھر تمہارا تھوڑا عمل بھی تمھیں کافی ہو جائے گا۔

(المستدرک علی الصحیحین ج5،ص 435) , (اخلاق الصالحین صفحہ 21)

شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ و بُو کا نام ونشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے۔ بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک وصاف ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں۔

(تفسیر خزائن العرفان تحت سورہ النحل آیت 66)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اخلاص سے اعمال کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ جو ایک مشکل ترین کام ہے۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں قبولیت اور قدر والا ہے۔

564۔ کتیں سُوت اخلاص عمل دا بیٹھ نورے دی لوئی
پان پریت دکان دُکھاں دا اُتے کریگر کوئی

نور کی روشنی میں بیٹھ کر اخلاص والے اعمال کا سوت کاتنا پریت لگانا ایسے ہی ہے جیسے دُکھوں کی دُکان کھولنا ہوتا ہے۔ یہ اُون کوئی کوئی کاتتا ہے۔

9232۔ ایسے مرد اخلاصی آہے اَج اجیہے کِتھے

غرض نہیں نفسانی اوتھے شوق الٰہی جتھے

اس طرح کے اخلاص والے مرد کامل آج بہت مشکل سے ملتے ہیں ۔جس دل میں شوق الٰہی ہو گا وہاں پر نفسانی غرض (مقصد) نہیں ہو گا

9233۔ ایسی بے ریا عبادت خوشبودار اخلاصوں

عاماں دا کے قدر محمدؔ ہوندی مردوں خاصوں

ریاکاری (دکھلاوے) سے پاک اخلاص کی خوشبو سے بھرپور عبادت خاص لوگوں کا ہی شیوہ ہے کسی عام انسان کے بَس کی بات نہیں ہے۔

9102۔ چبھی مار لیاون موتی وحدت دے دریاوَں

کھَریاں گلاں کھَریاں چالاں دامن پاک ریاوَں

اہل اخلاص کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ وحدت کے دریا میں غوطہ زن ہو کر وہاں سے قیمتی موتی (نایاب گوہر) نکال لیتے ہیں ۔ان کی گفتار و رفتار بھی خالص ہوتی ہیں اور ان کا دامن ریاکاری سے پاک ہوتا ہے۔

9103۔ کھَریاں دے لڑ لگا میں بھی کھوٹا آپ جہانوں

شالا کھوٹ میرے نوں کجن دائم شرم اُنہاں نوں

اخلاص والے مرشد کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کر رکھا ہے وہ میرے تمام تر کھوٹ (نفسانی آلائشوں) کو دور فرما کر خالص کندن بنا دیں گے اور مہربانی فرماتے ہوئے میرے عیبوں پر پردہ ڈالیں گے۔

4798۔ دُنیا ہے محصول عمر دا جنسوں روک وَٹا لئے

تَرسی کول صراف محمدؔ کھوٹا کھرا وَکھا لئے

یہ دُنیا دار العمل ہے یہاں بندے کو اپنی زندگی کو شریعت مطہرہ کی پابندی میں رہتے ہوئے کئی نفسانی خواہشات کو قربان کرنا پڑتا ہے۔اور اپنے اعمال میں اخلاص کو پیدا کرنا ہے تاکہ اس کے بدلے میں آخرت کی زندگی کے لیے اجر اکٹھا ہو سکے۔جہاں پر صرف اخلاص والے اعمال کی ہی قدر دانی ہو گی۔

4799۔ کھوٹے کھڑسیں تروٹے کھاسیں سوٹے پیسن نالے
سونا تراما کرسن جس دن پا کٹھیالی گالے

اگر تیرے اعمال میں ریاکاری پائی گئی تو پھر خسارہ ہی خسارہ ہے کہ محنت کرنے کے باوجود اگر رضائے الٰہی نہیں تو قبولیت ہی نہیں جس طرح آگ کی بھٹی میں سنار سونے اور تانبے کو پگھلانے کے بعد علیحدہ کر دیتا ہے ۔وہاں پر بھی ریاکاری والے اعمال سامنے آجائیں گے ۔اور اخلاص والے اعمال بھی سامنے واضح ہو جائیں گے ۔

549۔ نہ چنگیاں اکھوایا لوڑن نہ خلقت دی منتے
لوکاں دی کد بھاوت چاہن جو بھاوے دَر کنتے

صاحب اخلاص کو لوگوں کی تعریف کی محتاجی نہیں ہوتی ۔ان کے پیش نظر محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی ہے ۔

8107۔ جے سو اساں تکادے کیتے پیئے قبول نہ اَگے
باجھ قبول محمد بخشا بھاہ صواباں لگے

اگر چہ ہم نے بہت زیادہ زہد بھی کرلیا مگر بغیر قبولیت کے وہ ضائع ہو جائیں گے ۔

8108۔ کھوٹے نقد اساڈے تک کے موڑ موہیں پر مارن
نہ ایدھر نہ اودھر جوگے پھر کریئے کے کارن

ایسا نہ ہو کہ ہمارے کھوٹے نقد ہمارے منہ پر مار دیئے جائیں اور نہ ایدھر کے نہ اودھر کے رہیں پھر کوئی چارہ نہ ہوگا (لہذا ہمیں اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا چاہیے)۔

1216۔ توڑے ہوون سونا موتی جے دلبر نہیں تکے
موتی روڑ دِسن بھس سونا کہیا مردے پکے

سونے اور موتی کی طرح قیمتی دھات بھی بے قدر و قیمت ٹھیکری اور خاک کی طرح ہو جاتی ہے اگر محبوب کی بارگاہ میں اسے قبولیت نہ ملے ۔

﴿نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ آیت 15)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اس آیتِ مبارکہ میں نور سے کیا مراد ہے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات والاصفات ہے۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''وَھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ'' یعنی نور سے مراد محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآن ہیں۔ (سمرقندی، تفسیر بحر العلوم جلد ۱ صفحہ ۴۲۴)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نورانیتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کلام میں بیان فرمایا ہے:

101۔ نور محمد ﷺ روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا
اوّل آخر دوئے پاسے اوہو مَل کھلویا

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے بھی پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک روشن تھا۔ اول اور آخر دونوں اطراف (دارین) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ملکیت میں ہیں۔

6186۔ کُرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چَن تارے
تاں بھی نور محمد ﷺ والا دیندا سی چمکارے

کُرسی، عرش، لوح، قلم، سورج، چاند اور ستارے ابھی تخلیق نہیں ہوئے تھے جس وقت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک چمک رہا تھا۔ (مذکورہ بالا دو اشعار میں نورانیت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان فرمایا گیا ہے)

99۔ سبھو نُور اوسے دے نوروں اُس دا نُور حضوروں
اُس نوں تخت عرش دا مِلیا مُوسیٰ نوں کوہ طوروں

سارا (تمام) نور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور بارگاہ رب العزت سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شبِ معراج عرش کی سیر کرائی گئی جبکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوہ طور پہاڑ پر ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔

﴿ آخر موت ہے ﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

ترجمہ: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ آیت نمبر 185)

موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔اس حقیقت کا بیان حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کلام میں متعدد جگہ فرمایا ہے۔جسے یاد کرنے سے خواہشات کچلی جاتی ہیں اور انسان اپنی آخرت کی فکر میں لگ جاتا ہے۔

529۔ جیون جیون جھوٹا ناواں موت کھلی سر اُتے
لکھ کروڑ تیرے تھیں سوہنے خاک اندر رَل سُتے

اس دُنیا میں ہمیشہ رہنے والی بات بالکل غلط ہے۔موت انسان کے سر کے اوپر کھڑی ہے یعنی قریب ترین ہے جو کسی بھی وقت آسکتی ہے۔اے انسان ذرہ سوچ کہ تجھ سے خوبصورت لاکھوں، کروڑوں لوگ خاک میں جاچکے ہیں

8975۔ ہر دَم کُوچ نقارہ سرتے، کھُردا پیا سُنیندا
ساتھی ٹُردے جاندے دِسدے، کیونکر سُکھ وَسیندا

ہر وقت یہاں سے جانے کا آوازہ آرہا ہے ساتھیوں کو جاتے دیکھ کر خوشی کہاں؟

8774۔ ایہ پُل پُور لنگھاون ہارا جو آیا اُس ٹُرناں
کون مقامی ہر دے سر تے کُوچ نقارہ کھُرناں

یہ دُنیا ایک ایسا پُل ہے جہاں سے ہر ایک آنے والے نے اس سے گزرنا ہے۔یہاں ہر کوئی مسافر ہے کوئی بھی مقامی نہیں ہے یہاں سے جانے کا آوازہ ہر وقت سنائی دے رہا ہے۔

8775۔ دُنیا باغ پرانا بھائی نویں نویں پھل بندے
پھُلن سات چُنیندے بعضے اک کوئی روز وَسندے

یہ دُنیا بہت قدیم باغ کی طرح آباد ہے جس میں نئے نئے پھل و پھُول کھلتے رہتے ہیں جن میں سے کچھ تو جلد ہی اپنے اختتام کو پہنچ جاتے ہیں اور کچھ تھوڑی دیر کے لیے نظر آتے رہتے ہیں۔

8790۔ ہو ہو گئے تخت دے سائیں تاج سراں تے دھر کے
مہراجے سلطان کہائے شان اُچیرا کر کے

اس دُنیا سے بڑے بڑے تاج و تخت کے مالک چلے گئے جو اپنے آپ کو مہراجے اور سلطان کہلاتے تھے سب روانہ ہو گئے ہیں۔

8791۔ ننگیں پیریں گئے بے دیسیں خاک رَلے سبھ مر کے
کہو کے مان محمد بخشاؒ رہو نمانا ڈر کے

پاؤں سے ننگے اس دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان میں جا کر خاک کو اپنا بستر بنا لیا لہذا ہم سب کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور اپنے رب کریم سے ڈر کر نیک اعمال کرنے چاہیے اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

8944۔ دُنیا تے دل لان نہ چنگا بھٹھ اس دی اشنائی
سبھ جگ چلن ہار ہمیشہ نہیں نباہو کائی

اس دنیا بے وفا کے ساتھ دل نہیں لگانا چاہیے اس کی دوستی آگ والی بھٹی کی طرح ہے کہ جو بھی اس کے قریب گیا اسے جلا دیتی ہے۔ ہر ایک کو اس جہان فانی سے جانا ضرور ہے کسی کو بھی یہاں ٹھہرنے کی مجال نہیں ہے

8778۔ اساں اُنہاں کد ملنا مُڑ کے پئی ہمیش جدائی
روون پھُل محمد بخشاؒ رَج نہ شاخ ہنڈائی

جو یہاں سے جا چکا وہ ہمیشہ کے لیے جا چکا ہے اب اُس سے ہماری یہاں پر ملاقات نہیں ہو سکتی۔ کئی پھُول اس وجہ سے روتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنی ٹہنی پر زیادہ وقت بسر نہیں کیا۔

8779۔ کئی بہاراں ہو ہو گیاں ڈھٹھے پَت بچارے
کئی ہزاراں بھور گُلاں دے کر کر گئے نظارے

﴿آئی باجھ نہ مَر دا کوئی﴾

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ (سُوْرَۃُاٰلِ عِمْرٰنَ آیت نمبر 145)

ترجمہ: اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی۔ سب کا وقت لکھا رکھا ہے۔

اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دُشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جا رہا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا، چاہے وہ کتنی ہی ہلاکت خیزلڑائی میں شرکت کرے اور کتنے ہی تباہ کن میدانِ جنگ میں داخل ہوجائے، جبکہ اس کے برعکس جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچاسکتی خواہ وہ ہزاروں پہرے دار اور محافظ مقرر کرلے اور قلعوں میں جاچھپے کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

(تفسیر صراط الجنان جلد 2 صفحہ 65)

2046۔ آئی باجھ نہ مَردا کوئی جے ڈِگے آسمانوں
توڑے وِچہ سمندر ڈوبے خوف نہیں کجھ جانوں

اگر کسی بندے کی موت کا مقررہ وقت نہیں آیا تو وہ اگرچہ آسمان کی بلندیوں سے گرے مرے گا نہیں اور اگرچہ سمندر میں ڈوب بھی جائے تو پھر بھی اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

8778۔ آئی دے دن بچدا ناہیں جے سو پائیے پہورے
لکھ دوا ہک کَکھ نہ لگدی ہتھوں بن دے موہرے

مگر جب جس کا وقتِ موت آن پہنچا تو پھر اُسے کوئی بچا نہیں سکتا اگرچہ خفیہ قلعوں میں چھپایا جائے۔ پھر کوئی بھی دوائی اس کے لیے علاج وشفا کا سبب نہیں بنتی بلکہ وہ موت کا بہانا بن سکتی ہے۔

1981۔ حکمت پاک خداوند والی آپے رَکھن والا
مُنہ بگھیاڑاں دے وِچ دے کے پھیر رکھے بُزغالہ

1982۔ بازاں دے ہتھ دے کبوتر آپے پھیر چھُڑاندا
یونس پیٹ مچھی دے وِچوں ثابت رکھ موڑاندا

﴿استقامت﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۚO

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم۔ (سُوۡرَۃُ الاحقاف آیت نمبر 13)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت پر دمِ آخر تک (ثابت قدم رہیں)۔(تو پھر ان پر نہ خوف ہے) قیامت میں۔(اور نہ غم ہے) موت کے وقت۔

عارف کامل حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے کلام میں استقامت کی ترغیب بہت زیادہ ملتی ے جو مستقل کامیابی کا ذریعہ ہے۔

540۔ پکا پَیر دھریں جے دھرنا تِلک نہیں مَت جاوے
سو اس پاسے بھے محمدؐ جو سر بازی لاوے

مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے پاؤں کو استقامت سے رکھنا کہ کہیں پھسل نہ جائے۔عشقِ حقیقی کے میدان میں وہی ٹھہر سکتا ہے جو استقامت کے ساتھ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے۔

1496۔ ناریں پچھے لگ نہ مرئیے چھڈ بچہ ایہہ کھیہڑا
سنبھل پیر ٹکائیے ایتھے دنیا تِلکن پیہڑا

کسی عورت کے فتنے میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔یہ دنیا پھسلنے والی جگہ ہے یہاں استقامت سے رہنا چاہیے۔

8356۔ سوڑی گلی گھنے وِچہ ٹوئے ڈھ ڈھ پین نروئے
سنبھل پیر ٹکائیں بنیاں کئی تماشے ہوئے

اس دنیا کی تنگ گلی میں گہرے کھنڈرات ہیں جہاں پر بڑے صحت مند بھی گرتے ہوئے نظر آرہے ہیں لہذا یہاں پر بڑی ہی استقامت کی ضرورت ہے کہ انسان اپنے آپ کو گرنے پھسلنے سے بچانے کی کوشش کرتا رہے۔اے دولہا یہاں پر کئی تماشے ہو چکے ہیں۔ذرہ احتیاط سے چلنا۔

﴿کامل عشق خدایا بخشیں﴾

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ
وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O (سُوۡرَۃُاٰلِ عِمۡرٰنَ آیت 31)

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس آیت مبارکہ کے تحت حُب کے معنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا معنی محب کے دل کا محبوب کے ساتھ مشغول ہونا اور انس کرنا ہے ،اس طرح کہ اسے کسی اور کی طرف متوجہ ہونے سے بھی روک دیتا ہے۔ اس کے لیے اس کی طرف ہمیشہ متوجہ ہونے اور مشغول ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔عربوں کے اس قول کا بھی یہی معنی ہے:۔

"اَلعِشقُ نار فی القلوب تحرق ما سوی المحبوب"

عشق ایک آگ ہے جو محبوب کے سوا ہر چیز کو جلا دیتی ہے،یعنی محبوب کے علاوہ غیر کی طرف توجہ کو مطلقاً ختم کر دیتی ہے اور اسے نسیاً منسیاً بنا دیتی ہے۔گویا محبوب کے علاوہ کوئی چیز موجود ہی نہ تھی یہاں تک کہ نظر بصیرت سے اس کا اپنا وجود بھی گر جاتا ہے وہ جس طرح کسی اور چیز کو نہیں دیکھتا اسی طرح اپنے نفس کو بھی نہیں دیکھتا۔اس صفت کا مقصود محبوب کی رضا کو چاہنا اور جسے وہ ناپسند کرے اس کو طبعاً اور بالذات ناپسند کرنا ہے۔

مزید سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 165 کے تحت اصل عبارت کو بھی نقل فرمایا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

ترجمہ:اور ایمان والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

اہل تحقیق صوفیاء کے نزدیک "محبت ایک ایسی آگ ہے جو محبت کرنے والوں کے دلوں میں شعلہ زن ہوتی ہے اور محبوب کے سوا ہر شے کو جلا دیتی ہے ،نہ کسی کو باقی رہنے دیتی ہے نہ کسی کو چھوڑتی ہے یہاں تک کہ اس کی نظر بصیرت سے اس کی اپنی ذات بھی ساقط ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنے نفع ونقصان یا کسی اور کو کیسے دیکھ سکتا ہے"۔

(تفسیر مظہری جلد 1 صفحہ 261)

مذکورہ بالا تفسیر کے پیش نظر حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کتاب سفر العشق (المعروف سیف الملوک)

نام کی مناسبت سے ایک عاشق صادق کے احوال و اسفار سے بھرپور ہے۔عشق و عاشق کے اوصاف میں ایک مکمل باب بھی موجود ہے۔ پھر پوری کتاب میں بھی عشق سے متعلق کثیر اشعار ملتے ہیں۔جن کو پڑھنے سے ایک سچے عاشق کو اپنی زندگی میں راہنمائی ملتی ہے۔جن میں سے صرف چند بطور نمونہ یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

533۔ پُل صراط عشق دا پینڈا سو جانے جو ٹُردا

آس بہشت دلیری دیندا نرگ وچھوڑا کھُردا

عشق کا سفر ایسے مشکل ہے جیسے پُل صراط سے گزرنا مشکل ترین کام ہے جس کو ملا ہے اس کی کیفیت کو وہی جان سکتا ہے۔راحت کی امید میں اس کے جدائی کے سخت لمحات پگھل کر ختم ہو جاتے ہیں۔

534۔ لاکھ جہاز ایسے وِچ ڈوبے کھڑا پار اُتردا

ایس ندی دیاں موجاں تک کے دل دلیراں بھُردا

یہ ایسے گہرے سمندر کی طرح ہے کہ جس میں لاکھوں جہاز سفر کرتے کرتے ڈوب چکے کوئی نصیب والا ہی پار ہوتا ہے۔اس ندی کی لہروں کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کا دل کانپتا ہے۔

535۔ عاشق بنن سکھالا ناہیں ویکھاں نیوں پتنگ دے

خوشیاں نال جلن وچ آتش موتوں ذرہ نہ سنگ دے

عاشق بننا آسان نہیں ہے۔کیا دیکھتا نہیں؟ کہ پتنگ کی سچی یاری کو جو اُسے موت سے ذرہ بھر بھی خوف زدہ نہیں کرسکتی بلکہ وہ خوشی سے آگ کے شعلوں میں خود کو جلا دیتا ہے۔

536۔ جے لکھ زہد عبادت کریئے بِن عشقوں کس کاری

جاں جاں عشق نہ ساڑے تینوں تاں تاں نبھے نہ یاری

اگر لاکھ زُہد و عبادت بغیر عشق کے انسان کرلے تو کیا فائدہ جب تک تجھے عشق حیقی نہ ملے۔عشق کی آگ میں جلنا اس دوستی کو نبھانے کے لیے ضروری ہے۔

537۔ جنہاں درد عشق دا ناہیں کد پھَل پان دیداروں

جے رب روگ عشق دا لاوے لوڑ نہیں کوئی داروں

جنہیں عشق کا درد حاصل نہیں ہوا وہ دیدار کے پھل حاصل کرنے سے محروم ہیں اگر یہ دولتِ عشق کا خزانہ میسر آ جائے تو پھر کسی دوسری دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

538۔ پاک شہادت قتل ہوویگا جیکر اِس تلواروں
سدا حیاتی جان محمدؐ مرناں ایس آزاروں

اگر عشق کی تلوار سے قتل ہونے والا عین شہید ہوتا ہے اور جو بھی اس مشقت میں مرے گا وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائے گا۔

527۔ کی کجھ بات عشق دی دَساں قدر نہ میرا بھائی
ایہہ دریا اگّی دا وَگدا جس دا لاہنگ نہ کائی

میری کیا اوقات ہے کہ عشق کی بات کو بیان کر سکوں یہ ایک آگ کا دریا ہے کہ جس کو عبور کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے

528۔ جس نے قدم اگیرے دَھریا سویو سَڑیا سَڑیا
پر ایتھے سڑ مرن حیاتی اینویں گل نہ اڑیا

جس نے عشق کی طرف قدم آگے کیا تو وہی اس کی آگ میں جلنے سے بچ نہ سکا لیکن اس کی آگ میں جلنا کوئی عام بات نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔

2058۔ بعضے عاشق ہن تک زندے دُنیا اُتے وَسدے
خاصاں تائیں ظاہر دِسدے عاماں بھیت نہ دَسدے

بعض سچے عاشق اب بھی ہیں اور اس دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں لیکن صرف خاص لوگ ہی اُن کو پہچان سکتے ہیں وہ عام بندے کو اپنا راز ظاہر نہیں ہونے دیتے۔

2191۔ جس دل اندر عشق سمانا اوس نہیں پھر جاناں
توڑے سوہنے مِلن ہزاراں ناہیں یار وٹاناں

جس دل میں عشق کی دولت سما جاتی ہے پھر وہ کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا اگرچہ مائل کرنے والی ہزاروں شکلیں سامنے آجائیں وہ اپنے محبوب ہی کی طرف مائل رہتا ہے۔

2199۔ جس سر سِر عشق دا اوتھے شہوت مُول نہ وسدی
جس دِل حُبّ سجن دی اس وِچ حُبّ نہیں ہر کس دی

جس کو عشق کا بھیت میسر آ گیا پھر وہاں پر نفسانی اور شہوت پرستی کی سوچ ختم ہو جاتی ہے ۔جس دل میں محبوب کریم ﷺ کی محبت گھر کر جائے پھر وہاں کسی غیر کی محبت کی گنجائش نہیں رہتی ۔

2202۔ کامل عشق خدایا بخشیں غیر وَلوں مُکھ موڑاں
ہکو جاناں ہکو تکاں ہکو آکھاں لوڑاں

اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کامل عشق عطا فرمانا کہ غیر سے مکمل توجہ ہٹ جائے پھر ایک ہی محبوب کی طرف کُلی طور پر متوجہ ہو جاؤں ۔

2203۔ آوے مستی جاوے ہستی بھُلے شکل پرستی
پیر اکسیر گھتے ہو سونا ایہہ کُٹھیالی جَستی

جس کو عشق کی مستی نے مست کر دیا پھر اُسے شکل پرستی سے نجات مل جاتی ہے ۔جب کامل پیر بھٹی میں سے ناقص جسم کو گزارتا ہے تو پھر نفسانی آلائشیں دور ہو جاتی ہیں اور بندہ خالص سونے کی طرح قیمتی ہو جاتا ہے ۔

4795۔ عشق کہیا میں بنھ بنھ کھڑیاں تدھ تھیں بھلیاں بھلیاں
مائی بابل پٹ پِٹ تھکے واہاں مول نہ چلیاں

عشق کہتا ہے میں نے تجھ جیسی کئی شخصیات کو ہاتھ ڈالا ہے تو پھر اسے میرے پیچھے چلنا پڑا ہے ۔کسی کی ماں یا باپ کی آہ وزاری پھر اسے روک نہیں سکی ۔

384۔ جس دل اندر ہووے بھائی ہِک رَتی چنگاری
ایہہ قصہ پڑھ بھانبڑ بن دا نال ربے دی یاری

جس دل میں ایک رتی بھر بھی عشق کی چنگاری ہو گی تو اس قصہ کو پڑھ کر وہ چنگاری (آگ کا ایک شعلہ بن کر) ایک بھانبڑ کی طرح بھڑک اُٹھے گی ۔

باب چہارم:

تعلیماتِ احادیث مبارکہ کے اشارے

اس باب میں چند اُن موضوعات کے اشعار کو جمع کیا گیا ہے۔جن میں احادیث مبارکہ کی تعلیمات کی طرف اشارے ہیں ۔اس باب میں احادیث مبارکہ کے مفہوم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب سیفُ المُلُوک سے چند متعلقہ اشعار پیش کیے گئے ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿جے اِک آہ درد دی مارن﴾

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور محبوب اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ
پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور بَرا ابن مالک رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ بھی انہی میں سے ہیں۔" (المستدرک جلد 4 صفحہ 34، کشف النور صفحہ 22)

ایسے خاص بندوں کی پہچان اور شان میں حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کلام میں کافی سارے اشعار مرتب فرمائے ہیں۔

485۔ حال اوہناں دا کس نوں معلم پھردے آپ چھپایا
دل وِچ سوز پتنگاں والا چہرہ شمع بنایا

ان کا حال کس کو معلوم ہے کہ وہ تو اپنا آپ چھُپا کر رکھتے ہیں۔ جن کے دل میں پتنگوں کی طرح سوز اور بظاہر چہرہ شمع کی مانند (چمکدار) بنایا ہوتا ہے۔

486۔ باہروں دِسن میلے کالے اندر آب حیاتی
ہوٹھ سُکے ترہایاں وانگر جان ندی وِچ نہاتی

باہر سے بظاہر میلے کالے مگر باطن میں آب حیاتی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ہونٹ پیاسے کی طرح سوکھے ہوئے مگر جان ندی میں نہاتی (ندی میں غوطہ زَن) ہوئی ہوتی ہے۔

500۔ وِچوں آتش باہروں خاکی دِسدے حالوں خستوں
جے ہک نعرہ کرن محمدؔ ڈھین پہاڑ شکستوں

اندر سے آگ اور باہر سے خاکی اور ظاہری خستہ حال ہوتے ہیں مگر جب وہ کوئی نعرہ (بات) منہ سے نکالتے ہیں تو ان کے اس نعرہ کے اثر سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گرتے ہیں۔

501۔ جے ہِک آہ درد دی مارن ہوندا ملک ویرانی
کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندیئیں رہے نہ پانی

اگر وہ دردِ دِل سے ایک آہ بھرتے ہیں تو مُلک ویران ہو جاتا ہے اور کوہ قاف (پہاڑ) کے سبزے سَڑ جاتے ہیں اور ندیوں میں پانی خشک ہو جاتا ہے۔

502۔ واوٗ وانگ پھرن سبھ مُلکیں ہرگز نظر نہ آون
چُپ رہن کستوری وانگن فیر خوشبو دُھماون

ہوا کی طرح تمام ملکوں میں گھوم پھر سکتے ہیں اور نظروں سے اوجھل بھی ہو جاتے ہیں اور کستوری کی طرح خاموش رہ کر گرد و نواح میں اپنی خوشبو سے پہچانے جاتے ہیں۔

504۔ راتیں دینہاں سوز سجن دے رہن ہمیشہ سڑدے
راتوں دینہ پچھانن ناہیں نہ لہندے نہ چڑھدے

وہ رات اور دن چوبیس گھنٹے اپنے محبوب کے غم میں جلتے رہتے ہیں۔رات اور دن اور مشرق و مغرب کی پہچان ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

544۔ نالے لاغر لِسا تھیسیں نالے زور تواناں
نالے عاقل دانا ہوسیں نالے مست دیواناں

صاحب حال لوگوں کے کچھ احوال کا مزید ذکر فرمایا ہے کہ ایسے لوگ بظاہر کمزور اور ناتواں نظر آئیں گے۔لیکن وہ روحانی طور پر طاقتور ہوتے ہیں اور صاحب شعور ہونے کے ساتھ وہ اپنے حال میں مست ہوتے ہیں۔

3039۔ سچے مرد صفائی والے جو کجھ کہن زبانوں
مولیٰ پاک منیندا اوہو پکی خبر اسانوں

سچے مرد باطنی صفائی کے حامل جو کچھ بھی اپنی زبان سے کہتے ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پورا فرما دیتا ہے یہ ہمیں معلوم ہے۔

﴿طہارت کے فوائد﴾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان"

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الطہور، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۲۳)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طہارت کی اہمیت اور فوائد کو بیان فرمایا ہے۔ جس کو حدیث مبارکہ میں نصف ایمان کا درجہ دیا گیا ہے۔

2661۔ پر ہک لیکھے آدم ڈاہڈھا پتہ تسانوں دیواں
ظاہر باطن پاکی ہووے پیش نہیں پھر دیواں

لیکن یہ تجھے بتاتا ہوں کہ ایک وجہ سے اولادِ آدم طاقتور ہے۔ اگر اس کا ظاہر و باطن پاک وصاف ہو تو پھر دیو (جنات) غالب نہیں آسکتے۔ (اشارہ ہے کہ نفس غالب نہیں ہوسکتا)

2662۔ ظاہری پاکی جُسے جامے جے بندے نوں ہووے
ظاہر دے جن بھوت نہ پوہندے جتھے جا کھلووے

اگر بندے کو ظاہری طہارت حاصل ہو جائے تو ظاہر کے جنات و بھوت (شیطانی جنات اور اُسکی ذُریت) سے حفاظت ہو جائے گی۔ جہاں بھی ہو گا۔ اُسے شیاطین کے حملوں سے حفاظت ہو جائے گی۔

2663۔ باطن پاک ہووے جس نیت اندر وِچ صفائی
ویری دیو ابلیس لعینے پیش نہ جاندی کائی

جس بندے نے اپنی باطنی طہارت کرلی اور اپنی نیت کو دُرست کر کے اپنے قلب کو نفس کی آلائشوں سے پاک کرلیا تو پھر اُس کے خلاف لعین ابلیس جو کہ کھُلا دشمن ہے اس کا حملہ کارگر نہیں ہوتا اور شیطان لعین ناکام واپس لوٹتا ہے۔

﴿تشبیہہ مردِ مومن﴾

حضرت سیدنا عرباص بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن نکیل والے اُونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے باندھ دیا جائے تو ٹھہر جاتا ہے اور اگر چلایا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر کسی پتھریلی جگہ پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔(سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 32،مَکَارِمُ الاخلاق للطبرانی صفحہ 19)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی ایک سچے طالب کو نکیل والے اونٹ کے ساتھ تشبیہہ دی ہے جس کی اپنی مرضی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے مالک کی مرضی سے چلتا ہے۔

236۔ کی مجال میری جے آکھاں اِنج کرو گل میری
گل میری ہتھ تیرے سائیاں ساہم پیا نت تیری

میری کیا مجال(ہمت) کہ میں کہوں کہ میری بات اس طرح سے ہو بلکہ میری تو تمام تر بات ہمیشہ سے میرے صاحب کے ہاتھ میں ہے وہی مجھے سنبھالنے والے ہیں۔

434۔ اتنی رمز پچھانو یارو بہت کہاں کے گلاں
میں کرئیوں ہتھ واگ بلوچے جدھر چلاوے چلاں

اے دوست میں زیادہ باتیں نہیں کرتا بلکہ اتنا راز سمجھ لو کہ میں ایک اونٹ کی مثل ہوں جس کی نکیل اس کے مالک کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جس طرف چاہتا ہے اس کو چلاتا ہے۔

2737۔ عشق مہار پھڑی ہتھ پکی وَتے جھل چراندا
نک نکیل نہ ہٹن دیندی مَناں جو فرماندا

عشق نے میری مہار کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے جہاں اور جیسے چاہتا ہے لے جاتا ہے۔میرے ناک کی نکیل مجھے کسی دوسری طرف جانے ہی نہیں دیتی۔(بلکہ فرمانبرداری کرنے پر مجبور ہوں)۔

﴿مومن کی فراست﴾

مومن کی فراست کے بارے میں حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ'' مومن کی فراست و دانائی سے ڈرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (معجم الاوسط، باب الباء، من اسمہ بکر، ۲/۲۷۱، الحدیث: ۳۲۵۴)

ایک مرتبہ بیان کے دوران ایک آتش پرست مسلمانوں کے بھیس میں حاضر ہوا اور حضرتِ سیّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیث کی وضاحت چاہی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ:

"مسلمان کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔"

یہ قول سن کر آپ نے فرمایا کہ: ''اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تجھے مسلمان ہونا چاہیے۔

اس کرامت سے گرویدہ ہو کر وہ مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیا مترجم، ص 62)

5179۔ نور یقینوں روشن ہوئے چمکے نال صفائی
صَقل ہوئے تاں سبھ کجھ دِسے نظر کرے ہر جائی

مومن کا دل یقین کے نور سے اتنا صاف وشفاف اور روشن ہو جاتا ہے کہ وہ ایسے ہو جاتا ہے کہ جیسے شیشے کو صیقل کیا جاتا ہے تو اس میں سے ہر چیز نظر آتی ہے اسی طرح مومن جس طرف نظر کرتا ہے اسے سب کچھ دکھائی دیتا ہے۔

5180۔ گگن پتال نہ چھپن دیندا چیز تکے ہر وَل دی
دوربین انگریزی لاکھاں اُس اِک نال نہ رَلدی

آسمان اور زمین کی تہہ میں ہر چیز کو وہ ایسے دیکھ لیتے ہیں۔کہ لاکھوں دوربین وہاں نہیں پہنچ سکتیں۔

5181۔ دلبر نوں کوئی تنگی پہنچے عاشق دا دل کھُسدا
توڑے سے کوہاں پر ہووے پتہ نہ آوے اُس دا

عاشق اگرچہ سینکڑوں میل دور ہو پھر بھی اسے اپنے محبوب کی تکلیف کا احساس ہو جاتا ہے۔ (کسی کی طرف سے اطلاع دیئے بغیر)۔

﴿مومن مومن کا آئینہ﴾

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" مومن مومن کا آئینہ ہے۔مومن مومن کا بھائی ہے۔ جہاں بھی ملے اُسے نُقصان سے بچاتا اور پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔"

(سُنن ابی داوٗد جلد 4 صفحہ 365، رقم 4918، مکارم الاخلاق صفحہ 46)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام سے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی تعلیمات واضح ہو رہی ہیں۔

3944۔ عاشق لوک ایویں فرماندے عشق شیشہ روحانی
ایس وچوں تک لیندے عاشق جو وَرتی سِر جانی

عاشق لوک اسی طرح سے فرماتے ہیں کہ عشق ایک روحانی شیشہ ہے جس سے عاشق لوگ محبوب کے حال و احوال کو دیکھ لیتے ہیں۔(ان کے درمیان کوئی بھی پردہ حائل نہیں ہوتا۔)

5177۔ عاشق کامل مرد اللہ دے خاصے لوک حضوری
ظاہر آکھ سناندے بھائی ایہہ گل پکی پوری

عاشق کامل مرد جو خاص مقام حضوری سے سرفراز ہوتے ہیں۔ظاہری بات بتا دیتے ہیں یہ بات بالکل مُسَلَّم ہے۔

5178۔ دل مومن دا شیشہ بنیا اک دوئے دے کارن
پَر جے سان عشق دی دَھر کے خوب زنگار اُتارن

مومن کا دِل ایک دوسرے کے لیے شیشے کی طرح صاف اورشفاف ہے۔اگر ہر مومن اپنے دِل کے زَنگ کو اُتارنے کے لیے عشق کی سان کے پیمانے کو رکھ کر صاف شفاف کر دے۔

امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں" کہ مومن ایک چہرے کی طرح ہوتا ہے جس کا پچھلا حصہ (گدی) نہیں ہوتا چنانچہ وہ جدھر سے بھی چاہے دیکھ سکتا ہے کیونکہ دل کے آئینے کا کوئی پہلو نہیں ہوتا چنانچہ اسی بناء پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تجلی کا مقام ایسا ہے جس کا کوئی پہلو بھی نہیں ہوتا۔" (الجواھر والدّرر صفحہ 155)

﴿حیا ایمان سے ہے﴾

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار ﷺ نے ایک انصاری کو ملاحظہ فرمایا:

”جو اپنے بھائی کو شَرم وحیا کے مُتَعَلِّق نصیحت کر رہے تھے (یعنی کثرتِ حَیا سے مَنْع کر رہے تھے) تو فرمایا: اسے چھوڑ دو، بے شک حَیا ایمان سے ہے۔“

(سُنن اَبی دَاوٗد، کتاب الادب، باب فی الحیاء، ۴/۳۳۱، حدیث: ۴۷۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہ ایمان کی شاخیں ساٹھ سے کچھ زیادہ ہیں اور ”حیا“ ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔“ (بخاری شریف، ج۱، کتاب الایمان، ص۶)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مردِ مومن کی تعریف میں حیا کا جزو لازم قرار دیا ہے اگرچہ بظاہر شکل وصورت میں مرد ہو یا عورت۔

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔“

(مسلم شریف، ص ۱۳۸۷، الحدیث ۶۵۴۳، بحوالہ مکاشفۃ القلوب صفحہ 120)

6434۔ نور حیا ہدایت والا بُرقع گرد جنھاں دے
سو کیوں ناریں گنیئے بھائی مرد ایمان تنہاں دے

جن کے گرد حیاء اور ہدایت کے نور کا پردہ ہے انہیں ہم عورتوں میں شمار نہیں کرتے بلکہ ان کے ایمان تو مردوں والے ہیں۔

6435۔ کی ہویا جے چہرہ ساڈا ہو گیا مرداواں
جس دی نیت مرداں والی سوئیو مرد سچانواں

اگر ہمارا چہرہ مردوں والا ہوگیا ہے تو اس سے کامل مرد کی تعریف میں نہیں آتے بلکہ کامل مرد تو وہی ہے کہ جس کی نیت کامل مردوں والی ہے۔

﴿شراب حرام ہونے کی وجہ﴾

ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دُنیا میں شراب پیے اور اس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔“ (صحیح مسلم الحدیث: 73 صفحہ ۱۱۰۹، بحوالہ بہار شریعت حصہ نہم صفحہ 385)

حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں۔ سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔“ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ص ۱۱۳)

ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نور سید عالم ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چار خصلتیں پسند ہیں۔ حضور نے حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔ (تفسیر خزائن العرفان سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ تحت آیت نمبر 219)

حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، نے شراب کے حرام ہونے کی وجہ کو بیان فرمایا کہ اس سے انسان کے حواس برقرار نہیں رہتے اور یہ عقل کو زائل کر دینے والی ہے۔

6526۔ ویکھ شراب شرابی تائیں سَٹ سَٹ کے مُنہ بھَن دا
تاہیں نام حرام دھرائیوس پاک شئیں دا بَن دا

دیکھو شراب کو جو بھی پیتا ہے یہ اُسے مُنہ کے بَل گراتا ہے اسی وجہ سے تو اس کو حرام کہا گیا ہے ورنہ یہ پاکیزہ چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔

﴿حُسنِ ادب﴾

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہے۔" (المستدرک للحاکم جلد 1 صفحہ 329، رقم 435، مکارم الاخلاق صفحہ 20)

جو تعلیم مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے خوش اخلاقی سے متعلق ملتی ہے۔ حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام سے بھی ہمیں خوش خُلقی اور حُسن ادب کا درس ملتا ہے جس سے آپس میں اتفاق، اتحاد اور محبت کا ماحول بنتا ہے۔

5645۔ ناں ملیے تاں ملیے ناہیں جے ملیے تاں ہس کے
مِٹھا بول اندر وَڑ لَیّئے عاشق دا دِل کھَس کے

اگر کسی سے ملنا ہے تو مسکرا کر مِلو ورنہ (بد اخلاقی) سے ملنا ہو تو نہ ملنا بہتر ہے۔

5369۔ جے سجناں توں ہَس ہَس مِلدوں ہو جاندوں اتفاقی
تاں مینوں بھی چنگا لگدا جگ پر جیون باقی

اے دوست اگر آپ مجھے مسکراتے ہوئے اتفاق (ہم آہنگی) سے ملتے تو پھر مجھے بھی جہان پر جینا اچھا لگتا۔

6071۔ باہجھ بُلائے بولن ناہیں مجلس وِچ سیانے
ناہیں قُرب اوہناں نوں جیہڑے سُخن کرن اَن بھانے

مجلس کے آداب میں سے ہے کہ جب بولنے کو کہا جاتا ہے تو پھر وہ اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں بغیر دعوت سُخن محفل میں خُود سے بولنا نہیں شروع کر دیتے اور ان کو اس بندے سے قرب نہیں ہے جن کا کلام دل کو بھانے والا نہ ہو

7517۔ سیف الملوک شہزادہ ادبوں بیٹھا کر سر نیواں
پچھن تاں گَل کرے زبانی شوخاں وِچ نہ تھیواں

سیف الملوک شہزادہ ادب سے سر نیواں کر کے ادب سے بیٹھا اور بات پوچھنے پر ہی بیان کرتا۔ اس میں کسی قسم کی شوخی، تکبر نہیں تھا۔